

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ

طالبتين احسن كونه هو كماله ائمه جمال حمديه وصدق رسالت محمد رسال

بشارت

بشارت

بشارت

حسب من الشرائع جناب مصنف مولانا مولوي رحيم الله رحمتا من كلور عظم فاضله

مطبعة انوار محمد سعيد طبع

دعوت عام

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 الحمد للہ و سلاطین علیہ السلام علیہ السلام و آلہ و اصحابہ و سلم
 کہ در چند روزہ و آخر کار ایامی آمدن پشیمانہ ہر نفس کو ضرور ہوتا ہے اس میں ہر ایک کی
 کو سلطانِ حق ایسا تصور کرے کہ جس کی باطنیت میں اور ظاہر میں اور اس کی
 اور اس کے لئے کہ راہ حق کو چھوڑ دینا اور نہایت فاقہ پیش کرنا اور اس کے لئے
 علیہ وسلم کی جانب باطن میں قبولِ ذمہ و رسالت و صیانت و توحید و وحدانی اور
 راہِ کبریا اور حق تک پہنچ جائیں اور وہ راہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے اور رسالتِ شاہِ دو عالم کی آپ سے کہ خیرات و برکت و انوار و ہدیہ و احکام
 و احوال سے احوال سے ہر طرف سے اللہ کے رسول و مبعوث و مہدی و مہدی و مہدی و مہدی
 و درمیانِ آفتاب اور شمس کی ایک طرف سے اور دوسری طرف سے اور دوسری طرف سے
 سلطانِ کبریا کے کہ یہ بات بیک وقت اور یکساں ہو اور ہر طرف سے سلطانِ کبریا
 سے لیکن اس کے طریقہ خاص و شہادت و رسالت و رسالت و رسالت و رسالت و رسالت
 ایک رسالت کا اثبات کر کے اس آیت سے جو کہ ہے اور قرآن مجید اور احادیث
 میں ہی اس طریقہ اثبات رسالت کا جائز و کبیر آپ سے رسالت و رسالت و رسالت
 (مذہب از خود اسے) بذریعہ اس رسالت کہ حجۃ اللہ کی مشیت یا احاطہ ہے۔
 امید ہے کہ آپ صاحبِ حق کتب الہیہ و انوارِ علیہ السلام و علیہ السلام و علیہ السلام
 ہو کہ اس رسالت کو دیکھیں اور سچے منو و سچے منو و سچے منو و سچے منو و سچے منو و سچے منو
 دیکھیں اور نامِ آیت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاہِ دو عالم سے
 زندگی ادبی حاصل کریں و ما علینا الا البلاغ رباعی و ما علینا الا البلاغ رباعی
 روزگاری و دینِ اسیر و دیم گزنیاد بگوشت و پستان و زرد و زرد و زرد و زرد و زرد

بسم الله الرحمن الرحيم

احمد الله العلي العظيم الذي لم يتخذ صاحبة ولا ولدا ولا شريكا في ملكه ولم يكن له كفوا
 احد او اصلي واسلم على رسوله وصبيه الذي بشر به في التوراة والانجيل وعرفه اهل العلم
 بمعرفة الانباء والارباب وتاويل اعني شفيعنا ونبينا وسيدنا محمد احمد بن المصطفى محمد بن
 صلى الله عليه وسلم الى يوم الدين وعلى اله واصحابه الذين اختارهم الله لعصبة بنيه الخليل
 وبشرهم ايضا في كتب اصفياء الله الخليل اور بعد حمد و صلوة سكره واضمحضوه اس
 حاكسار زره بمقدار ناصر الدين محمد رحم الهى بن سيد شتار على بن سيد بهادر على
 بن سيد غالب على بن سيد عباس خان عفى الله عنهم اجمعين ساكن قصبه شنگاو
 ضلع بهار بنو بنى ايك وقتين ابني استاوسله الله سنا نها كه عالم روحيا مين
 سيدنا محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم في مجبوس فرمايابه كه ميرى بشارت كهلم
 كه لاتير مومنين آيت مين هر مگر بهر ظالم نتي نئين ليس ايك روز مينى اس خواب
 كه تذكيره حامي مين نبوى اخوى سيد حافظ قاضى محمد عنایت على صاحب سوكيا
 آيتى فرمايهم در ابني ارشاد كه مصداق نبيل من هوگا اور اوسى بالانشكر كه ناچارا بهر

موافق ارشاد جناب موصوف کی اس قصہ سی مثنوی مطالعہ پہل کا شریعت کیا اور کتبہ
 و اسانہ الائمہ بشارت مدوحہ کاسعہ اور بشارات ہنوی محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
 کی نشان پاکر یہ رسالہ مسمیٰ بہ برامین رحیم فی اثبات الرسالۃ الحمد للہ علیہ الملقب بفتح اللہ
 معروف بہ بشارات محمدی . تالیف کیا اور مضمون آیت کریمہ الذین یؤمنون بالکتاب یہود و نصاریٰ
 انہا یکم مفضل او کی فضل اور تائید سی ثابت کر کے دکھلا دیا مقدمہ ۱۰۰۰۰ میں
 تین فصل ہیں فصل اول اس بیان میں کہ واسطی ثبوت نبوت مثنوی اللہ
 رسول اللہ کی سرسری بشارت کی ضرورت نہیں ہر اس بیانیہ بشارات اور اخلاق جو خلیج
 قوت عامہ بشری سی او کی ذات بابرکات میں پای جاتی ہیں وہی ثبوت نبوت اور تائید
 کی لائق کافی اور وافی ہیں اور اگر بالفرض ضرورت ہی تو فرمائی کہ حضرت نوح اور حضرت
 ابراہیم علیہما السلام کی بشارت کو انسی ہی حالانکہ باتفاق نبی ہیں اور موسیٰ
 علیہ السلام کی بھی بشارت نہیں ملتی تو ریت سی پہلی کوئی کتاب ہی بیل میں نہیں ہے
 پہر بشارات کہان ہوتی اور نیز در صورت ضرورت خود رو یا تسلسل لازم آئیگا
 اور چونکہ مخدور و راوس عبارت میں جو سیدائش کی سپر رہوین اور پچاسویں باب
 میں ہی اور او کو شاید کوئی بشارت موسوی کہی لازم آتا ہی پس وہ اس مخدور کی
 وجہ سی بشارت موسوی نہیں ہو سکتی اور وہ عبارت یہ ہی باب ۵ اور س ۱۲
 حسب اقتاب غروب ہونی لگی تو ابرام پر ربی نیند غالب آئی اور دیکھہ ایک ہولناک
 مار کی اوس برائی ۱۱ اور اوس فی ابرام سی کہنا کہ یقین جان کہ تیری اولاد ایک ملک
 میں جو انکا انشین رہی ہوگی اور وہ ان کی لوگوں کی غلام بنیں گی اور وی چار سو
 برس تک او نہیں دیکھ دینگی ۱۴ لیکن میں او سے قسم کرتا ہی جس کی وی غلام
 ہوگی عدالت کرونگا اور وی بعد اوسکی بڑی دولت دینگی نکلیں گے ایضا باب ۵ و س ۱۲
 ۴ اور یوسف فی البنی بہائیون سی کہان میں ہر ماہوں اور خدا انکو یقینا یا د کرے اور انکو

اوس سے بہت دور ہی جسکی بابت اوسنی ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب سے کہتا ہے
 کہ ان کے پاس ۱۲۵ اور یہی بتانی بنی اسرائیل کی قسم کی کہ خدا تعالیٰ تمہیں پادشاه
 کرے گا اور تم میری بادشاہ بنو گے یہاں الہی نبیوں اور ملاوہ و دوسرا اس عبادت نشینوں کے
 ذکر سے کہ ان میں سے ایک اگر شخص نبی کی وجہ سے بشارت کہتا ہے اور دوسرے کسی یا نہیں
 اور نیز اس میں بتایا کہ ان کے ہاں شریک پاکہ پیار سو برس تک وہی نبیوں اور دوسرے
 نبیوں میں بھی کہ وہ نبیوں پر پیار سو نہیں برس تک کہ کسی کتاب میں ہے اور اس ۱۲
 اور بنی اسرائیل جو مصر کی پاشائی تھی ان کی بود و باش چار سو نہیں برس تک
 تھی ۱۴ اور چار سو نہیں برس کی آخر میں یہہو کہ ٹیک اوسی ان خداوندی مبارک
 فوجین زمین سے کسی نکل گئے پس یہہو پشین گئی یہی صحیح نبوی اور صحیح موعود
 اور خستین پیل کی نزدیک مدت اقامت بنی اسرائیل کی مصر میں اہای سو برس
 میں والدہ اعظم اور اگر کہو کہ گونہ کی لئی بشارت کا ہونا ضروری نہیں بلکہ شفیع کی
 لئی ضروری ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری نزدیک شفیع میں
 پس جو ایسا اسکا یہہو کہ وہ حال سے خالی نہیں ہے کہ ضرورت بشارت بنی اسرائیل
 کی یا نفس شفاعت کی لئی ہے اور یا اسطی عقیدہ شفاعت اوس شفیع کی شت
 اول ظاہر سلطان ہے اسکا یہہو کہ شفیع ہونا کسی کا اوسکی کمال ذاتی پر موقوف ہوگا
 بہ بشارت بنی اسرائیل پر اوسکو اس سے کیا علاقہ اور شق ثانی یہی ضرورت
 نہیں ہے کہ اس صورت میں قول اوس شفیع بنی کا عقیدہ اوس شفیع کی
 لئی کافی اور ذاتی ہوگا ہاں اگر دعوی شفاعت کا کسی ایسی ذات پاک کی لئی
 کیا جائے کہ قول اور تکالیف جو کسی دعوی علی قول کی بموجب فرمان الہی معتد نہ ہے
 البتہ وہ ضرور دوسری نبی کی قول سے اوس دعوی کا ثابت کہ نابہرہ گواہ اہل
 بکفیتہ الاشارہ اور مثال اسکی ہماری مذہب کی موافق یہہو کہ اطفال مؤمنین

اپنی بابا کی شفاعت کے لئے ان کی لیکن یہ عقیدہ اولیٰ قول سے نہیں ہے بلکہ یہ بشارت
 سید المرسلین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و دوسری قصص میں اس بیان
 میں کہ مسیح علیہ السلام خاتم النبیین نہیں ہیں بلکہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم خاتم النبیین ہیں اور اس دعویٰ کو حیدر شاہدین شہداء اول آپ کی نزدیک قرار
 مسیح علیہ السلام کا رتبہ دوسری علیہ السلام سے بڑھ کر ہے اور وہ رسول ہیں اور نیز محمد
 صلی اللہ علیہ وسلم علیہ السلام کی انبیاء و حق کا ذکر بھی اگر نبوت ختم ہو چکی تھی تو وہ رسول
 اور پیغمبر نبی کیسی ہوتی اور وہ دوسرے جن میں ان انبیاء کا ذکر بھی نہیں ہے کتابا بحال
 باب ۱۱ اور ۱۲ اول و ثانی کئی ایک نسخے پر و سلم صلی اللہ علیہ وسلم آئی اور ان میں کو
 ایک نئی روح کی ہدایت سے ظاہر کیا کہ تمام مملکت میرے کمال ٹیڑھ کا ہو فلو ویوس قیصر کی قوت
 میں واقع ہوا شاہد و وہم انجیل یوحنا کی پہلی باب میں ہے اور ۱۹ اور یوحنا یعنی
 حضرت مسیح کی گواہی ہے کہ جب یہودیوں نے بر و سلم صلی اللہ علیہ وسلم کا نبوت اور لا ولون کو پہچا
 کہ اوس سے یوحنا کہہ رہے تھے تو کون ہی اور اوسنی اقرار کیا اور انکار کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں
 مسیح نہیں ہوں تب انہوں نے اوس سے یوحنا کیا تو الیاس ہی اوسنی کہا کہ میں نہیں
 ہوں پس آیا تو وہ بھی ہی اوسنی جواب دیا نہیں ۲۰ تب انہوں نے اوس سے کہا کہ تو
 کون ہے تاکہ ہم اوس کو چہوں نے ہمیں پہچانی کوئی جواب دین تو ابینی حق میں کیا
 کہتا ہے ۲۱ اوس نے کہا میں جیسا بستیہ میں فی کتابا بیان میں ایک یکار فی والی
 کی آواز ہوں کہ تم خداوند کی راہ کو درست کرو ہم مگر یہ قریبیوں کی طرف سے
 پہنچی گئی تھی اور انہوں نے اوس سے سوال کیا اور کہا کہ اگر تونہ مسیح ہی نہ الیا
 نہ وہ مٹی پس کیوں بستیہ میں آیا ہو خانی جواب میں کہا میں پانی سے بستیہ میں
 ہوں یہ تمہاری راہ بیان ایک گہرائی جسے تم نہیں جانتے یہ وہ ہے جو میری پیروی
 والا تھا اور مجھے مقدم تھا جسکی جوتی کا شہدہ میں کہوں گی کی لاف نہیں ہوں اور انہوں

مسالہ نمبر ۱۱ باب تین: مسیحی انجیل کی پہلی درس ۱۲ اور لوگوں میں اوسکی بابت مسیحی
 علماء تھے بعضی کہتے تھے وہ نیک آدمی ہے اور کتنی کہتے تھے کہ نہیں بلکہ وہ لوگوں کو
 گمراہ کرتا ہے اور ۱۳ تب اوان لوگوں میں سے بہترینوں میں سے کہ کہا کہ فی الحقیقت
 یہ وہ نبی ہے ۱۴ اور ان کی کہا مسیح ہی پر بعضوں نے کہا کہ مسیح جلیل ہے (تاناہی)
 کہ اگر کیا ہوں تو میں یہاں نہیں کہ مسیح داؤد کی نسل سے اور بیت لحم کی بستی سے جو داؤد
 داؤد کا تاج اور انبار اس شاہ کا یہ ہے کہ اگر مسیح علیہ السلام پر نبوت ختم ہو چکی ہے
 تو یہ وہ نبی ہے جس سے سوال کیا کہ وہ نبی کی کیا کیا اور جو اسے دیا گیا کہ میں وہ
 نہیں ہوں بلکہ ان سے آج سے معلوم ہو کہ بشارت عظیم کی باقی ہے کہ وہ ان میں سے
 مشہور ہے کہ بچائی نام کی اشارہ ہی کافی تھا اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 ہیں اور آپ ہی واسطی موافقت محاورہ مذکور کی آنحضرت ابوتی ہیں پس قبل
 بعثت آپ کی نبوت کسی ختم ہو جاتی البتہ آپ کی بعثت کی بعد قصرت طیار و کل
 ہو گیا اور نبوت ختم ہو گئی تنبیہ ترجمہ ہند میں طبعہ ۱۸۷۱ء میں ان دونوں
 جہاں لفظ اشارہ وہ پر انبار ہوین باب استثنائی بشارت مشلیہ کی طرف اشارہ کیا
 ہے اور یہ ترجمہ بڑی کوشش سے بہت سی امریکہ کی پاورین کی جہاں ہی پس
 اونی اشارہ سے معلوم ہوا کہ وہ بشارت اوان کی نزدیک ہے عیسیٰ علیہ السلام کی
 نہیں بلکہ ایک اور نبی کی ہے مثلاً ہر سیدوم صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام کی کیا لکھتے
 باب ۲۷ درس ۱۲ میں ہے اور میں نے پوسلم کو ایک بشارت دینی والا بخشا اور اس
 درس میں بشارت عیسوی ہے اور یہ درس ثابت کرتا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام
 کا وصف پیش از مبعوثی باقی نہیں بعد اس کے اچھے اور یہ وصف شافی خاتمت کو
 پس دونوں مثالی آپ کی ذات پاک میں جمع ہوئی سوال انجیل میں کی گیا ہے
 بابائیں ہی درس ۱۳ میں ہے جو بیرون سے خبر دار ہو جو تمہاری پاس بہترینوں کے

[illegible]

[illegible]

پیرمان حضرت یحییٰ علیہ السلام کی معرفت نسبت کر رہے ہیں
 اور شاید ایسی مثال کی کتاب کی مصنف بھی موسیٰ علیہ السلام کو ہی بتلاستے ہیں اور اب
 دعویٰ اس امر کو ہیں کہ تمام سبیل میں ایک حروف کو زیادہ کسی زمین پر جیسے مصنف نے لکھا تھا
 ویسا ہی ہے اور حالانکہ انہیں کتابوں کی بائیں میں کتاب میں یہ نسبت اشارہ اب ہم میں یہ بیان
 ہی دس دس سو خداوند کا منہ موسیٰ خداوند کی حکم کو موافق جواب کو سر زمین میں مر گیا
 اور اوستے اوسے جواب کی ایک وادی میں بیت خور کے مقابل کا رابر آج تک کوئی اور
 قبر کو نہیں جانتا اور موسیٰ اپنے مرتبہ کے وقت ایک سو برس کا تھا کہ نہ اس کی آنکھیں نہ ہڈیاں
 اور نہ اس کی تازگی جاتی رہی سو نبی اسرائیل موسیٰ کو لے کر جواب کو سید انور میں تیس دن
 تک رو دیا کئے اور ان کے روئے پیش کے دن موسیٰ کو لے کر آخر ہو کر دس سال تک
 ہی اسرائیل میں موسیٰ کے مانند کوئی نبی نہیں اڑھا جس پر خداوند متعال منیٰ اشیائی کرنا
 اور یہ عبارت یقیناً محض ہے محرف کوئی کیوں نہ ہو اور عہد قدیم میں بدھ سے مراد راجن
 پر مدار احکام بھی پانچ کتاب میں ہیں حالانکہ یہ ہی محرف لکھیں اور بعد ان کو لیسوع علیہ السلام
 کی کتاب ہے اور ان کی کتاب کے ہی چوبیسویں باب میں اس کے انتقال کا حال لکھا ہے
 باب ۲۴ دس ۲۹ اور ایسا ہوا کہ بعد ان باتوں کو نو کا بیٹا لیسوع خداوند کا منہ جو
 ایک سو دس برس کا تھا رحلت کر گیا اور وہوں نے اوسے کی میراث کو سوائے تین ہفت سہ
 میں جو کہ جس کا اور طرف ہے اوسے دفن کیا ابی آخر باب اور بعد لیسوع کے کتاب کے
 مضمون کی کتاب ہے اور اس میں ابجد لیسوع کا حال مذکور ہے اور بعد اس کے دس
 کا قصہ اور ان دونوں کتابوں کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف سے دلیل نسبت
 کرتے ہیں اور درحقیقت اس قصہ روٹ کا بل میں داخل کرنا بہت بڑی دلیل تحریف
 کی ہے اور بعد اس کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دو کتاب میں ہیں اور پہلی کتاب کی چوبیسویں
 باب کا شروع یہ ہے اور یہ جو کل مر گیا اور ساری اسرائیلی جن تہہ کے اوپر روئے

کتاب پر اور اس سے وہ درجہ شریف جیسی برہان میں نقل ہو چکا اور
 بعد ازاں پیر سیاح علیہ السلام کی کتاب اور نو حدیثی اور بعد ازاں حضرت علیہ السلام
 اور دانیل علیہ السلام کی دو کتابیں ہیں اور ان سب کتابوں میں اکثر ذکر خرابی
 نیز کہ بعض کہ جو آوردہ خود سنائی تھیں ہی بنا کچھ جیسی برہان سے ثبوت اس امر
 کا ظاہر ہے ان کے بعد اور انبار کی پیر سے جو کچھ صحیفہ میں اور ساتھ عدم عصمت
 بتلیق کر تمام انبار علیہم السلام مشہور ہیں اب تمام عمدہ عقیدتوں وغیرہ مندرجہ ظاہر ہوا ہے اور
 کا حال سنو انجیل میں باب ۱۱ میں جو ایون کی نسبت حضرت مسیح علیہ السلام کا ارشاد
 یہ مذکور ہے ورس تمب شاگردوں الکلیسوس پاس آ کے کہا ہم کیوں اور کون
 نکال سکے ہم لیسوس فرماؤ نہیں کہا ایسی بے ایمانی کی سبب کیونکہ میں نہیں سچ
 کہتا ہوں کہ اگر تمہیں راجی کے دانے کے برابر ایمان ہو تا تو اگر تم اس سے بہار سے کہو
 کہ یہاں سے وہاں چلا جا تو وہ چلا جاتا اور کوئی بات تمہاری ناممکن نہ ہوتی اور حیثیت
 جو ایون کا یہ حال تھا تو انیسویں کا کیا کچھ نہ ہو گا اور ایسے شخصوں کی تحریر کا کیا اعتماد
 اور پھر لیسوس مسیح پر اور یہود اہل اسکر لوطی جیہ درجہ لیکر اپنے اراک کو سولی دلانے
 والا ہے اور لیسوس بھی لاعن مسیح پر حاصل کلام یہ ہے کہ اس تقریر سے بھی میل غیر
 مستور ہو گیا وہو المطلوب سوال جوقت میل ہی مستور نہیں ہر شرت کا کیا اعتبار
 جواب اس میل میں تین قسم کے مصنفوں میں ایک وہ کہ خود مطلقاً محال ہیں مثل خدائی
 و نسبت حضرت مسیح علیہ السلام و جو از کتاب فی التبلیغ و نسبت تعمیر بتحا نہ بالسیماں
 علیہ السلام و یقیناً دروغ اور یکتیوں الکتاب باید ہم میں سے ہیں اور قرودہ
 اعلیٰ الذی عزوجل نے کلام اللہ شریف میں فرمائی مثلاً تکذیب قصہ صلیب مسیح علیہ السلام
 میں فرمایا و قتلوه و ما صلیبہ و لکن شیعہ ہم و کذا و دوسرے وہ ہیں کہ جنکی تصدیق
 شریعت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوگی مثل تصدیق رسالت نبی ابوبی عیسیٰ و

علیہ السلام وعلیہ السلام اول بشارت اچھدی کہ کتاب پیداایش باب ۲۰ اور ۲۱
 اسماعیل کو حق میں چلی تیری سنی ہو کہ میں اوسی برکت دوں گا اور اوسے بہت بڑا دین گا
 اور اوس سے بارہ سو بار پیدا ہوں گا اور میں اوسی تیری قوم بناؤں گا انتہی اس بشارت
 سے کہی وجہ سے اپنا مدعا ثابت کرتا ہوں پہلی وجہ اسماعیل علیہ السلام کو حق میں ابراہیم
 علیہ السلام نے دعا کی اور گواہ اوس کا یہ حملہ اور اسماعیل کے حق میں بننے تیری سنی ہو
 اور قبولیت دعا کی یہ سند دی گئی اور ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا اوس وقت کی
 تھی کہ اوس کو اسحاق علیہ السلام کی بشارت الہیہ الفاظ سے ملی تھی کتاب پیداایش باب
 ۱۷ اور ۱۸ اور خدا نے ابراہیم سے کہا تیری جوڑ دوسری جو ہے تو اوس کو سب سے بہت
 ایک دوسرے ہی یعنی یکم ۱۷- اور میں اوسے برکت دوں گا اور اوس سے بھی بھی ایک
 بیٹا بخشوں گا یقیناً میں اوسے برکت دوں گا اور وہ تو مون کے ماہوگی اور ملکوں کے
 بادشاہ اوس سے پیدا ہوں گے اب ابراہیم منہ کے بل گرا اور میں نے کہہ دین کیا کیا
 سو نہیں کی کے سرور کیا پیدا ہو گا اھ کیا سرور جو نوزی برس کی پہنچے گی اہ- اور ابراہیم
 نے خدا سے کہا کاش کہ اسماعیل تیرے حضور جیتا رہے ۱۹ اب خدا نے کہا
 بیشک تیری جد و سرور تیرے لڑ بیٹا بنی گی تو اوس کا نام اسحاق رکھا اور میں اوس سے
 اور بعد اوسکی اوسکی اولاد سے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہی قائم کروں گا ۲۰- اور اسماعیل
 کو حق میں تیری سنی الخ اور اس برکت مذکورہ درس ۲۱ سے باتفاق نبوت انبیاء و رسل
 مراد ہے لہذا فی ما نحن فیہ اور اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے باتفاق محمد رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم پہلے ایسا ہی جیسا یہ بشارت ہو سکی کوئی مبعوث نہیں ہوا اور نہ آپ کی بعد ہو
 پس جو یہ نبوت تمام خاص نبوت سید المرسلین ہو وہو المطلوب- دوسری وجہ اس بشارت
 میں اسماعیل علیہ السلام کے حق میں فرمایا کہ میں اوسے برتی قوم بناؤں گا اور میں نے کہی
 خرابی بابل میں جو بحیثیت ابدی ہو فرمایا کتاب پر سیاہ باب ۱۷ اور ۱۸ میں ہم جسطرح

خدا نے سدوم اور غمورہ اور اوسکی لواحق کے شہروں کو اولے دیا خداوند بکثرت سے
 اسی طرح کوئی آدمی وہاں نہ رہی گا نہ آدم زاد و سہیل نہ رہیگا۔ ۷۱۔ دیکھ ایک قوم میں
 ایک بڑے کردہ اوتیر سے اوزگی اور ہتیر کی بادشاہ زمین کی سرحدوں سے برابر اوزگی
 اور بڑی قوم اور بڑے کردہ ہردیم منی بن اور حضرت داؤد علیہ السلام نے ان خراب
 کرنے والوں بابل کو مبارک فرمایا زبور ۱۳۷ اور ۸۔ اسی بابل کی ٹھنی جو غارت گریست
 مبارک وہ جو تپست اوس ملک کا جو تو نے مجھ سے کیا اشتقاق کیوے ۹ مبارک وہ جو تیری
 لڑکوں کو پکڑے پتھروں پر ٹھکانا دیو سے اور خرابی بابل حثیت ابدی وحیثیت بہت شکست
 کہ جسکو جہاں پتھروں پر ٹھکانا دیو سے وحیثیت مثل جلال و جلال و جلال و جلال و جلال و جلال
 کرے ہر زمانہ خلافت نبوت یعنی خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں ہوئی پس
 حضرت عقیلہ بن خنیس و مبارک اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و سید المظاہرین
 تیسری وجہ اس بشارت میں اپکا نام پاک محمد کا بیان کیا ہے مگر یہ پردہ اسبجہ
 خوشتران باشد کہ سرور لہ ان بکفته آید در حدیث دیگر ان بجا و ما و اور لغوی حذول
 میں نام پاک ابکا محمد اصل کتاب میں مذکور ہے اور منہی میں بجا و ما و کا (ترجمہ بہت
 بڑا و لنگا) اور ترجمہ لغوی حذول کا بڑی قوم بناؤ لنگا و اور غن غسانی میں جسم کی جگہ
 ہے اور اوسکے تین غزوے جاتی ہیں اظہار الحق میں ہر امام قرطبی نے اپنی کتاب
 کی دوسری قسم کے پہلی قسم سے ذکر کیا ہے بعض طباع نے جو زبان عبرانی سے
 واقف تھے اور یہودی کشائیں بھی پڑھیں نام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ جب
 عبارت مذکورہ سے لطیفتر اسجد و استعمال یہودی لکالا ہے اول جہا جہا سے یہ کلمہ
 ترجمہ بجا و ما و کا ہے اور اوس کلمہ کے غزوہ ۹ میں لکھنے کا احاد میں باورد و لغت
 اور دوال میں اور حاصل جمع انکا بارہ ہے اور عشرات میں دو سیم اور انکا حاصل
 جمع انسی ہے اور دونوں کا حاصل جمع بانوین میں اور ایسے آپ کے نام پاک محمد

میں احاد کے عدد بارہ اور عشرات کے انسی اور مجموعہ ادھکار ہی بالوین کا ہے
 بیان احاد میں ذکر غلیظہ اثنا عشر کر دیا جیسا کہ الفاظ میں ذکر کرنا چاہیے اور حضرت
 کریم مبارک میں وہی رعایت رہی اور دونوں جگہ خلافت خلفاء اربعہ کے طرف
 بھی اشارہ بحرف ذال فرما دیا دوم شعب کبیر ترجمہ منوی عدول کلمہ عبرانی کا ہے اور
 غنیم کے تین عدد بھی لکھا کہ اس بولی میں جم نہیں ہے جم کی جگہ غنیم ہی مستقل ہے
 اور اس میں احاد کی بائیس عدد اور عشرات کے عشر اور مجموعہ ادھکار وہی بانوی علیہ السلام
 عالم یہود نے جو زمانہ سلطان مرحوم بایزید بن شریف باسلام ہوا ایک رسالہ
 سہمی یا رسالہ الزہار یہ تصنیف کیا ہے اور ادھمین او سننے بیان کیا ہے بیشک
 اکثر دلیلین علمای یہودی کی جبل کبیر کے حروف سے تین اور وہ حروف ابجد میں
 ایس تحقیق علمای یہود جو وقت میں کہ سلیمان علیہ السلام نے بیت المقدس بنایا ہے
 وہی اور ادھمین نے لفظ ترات کو حساب کر کے کہا یہ عمارت چار سو دس برس
 رہی اور پھر خراب ہو جائیگی اور ادھمین نے ذکر کیا ہے کہ یہود نے اس دلیل ابجد پر
 اس طرح اعتراض کیا ہے کہ باجد واد میں نفس کلمہ کی نہیں ہے بلکہ حرف صلیہ نہیں
 اگر نکال جائے اس سے اسم صحیح حاجت ہوگی ساتھ ایک اور یا کو واین ذلک جواب
 اس شبہ کا دیتے یہہ دیا ہے کہ قاعدہ عام اُن کے یہاں جاری ہے کہ وقت جمع ہونے
 دو یا کی جبین ایک جزو کلمہ ہو اور ایک زائد صلیہ کر کے ہو یا کو کو حذف کر دیتے ہیں اور
 یا نفس کلمہ کہ باقی رہتی ہیں اور یہ قاعدہ ان کو یہاں اثنا عشر ہو کہ حاجت مثال دیکھنی ہو
 ایس بیان ہی حقیقت میں دو باتیں ایک حرف صلا اور دوسرے جزو کلمہ یا حرف صلیہ
 کہ حذف کر دیا اور جزو کلمہ کو باقی رکھا ایس اب حاجت اور یا کی نہیں رہی یہاں کہ
 عید السلام کا کلام تھا یہ امام نے فرمایا قول تحقیق تصریح کی علمای نے اس کے
 ناموں رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے باوجود اور شقار قاضی جیاض رحمہ اللہ

یہ تصریح موجود ہے انہی میں کہتا ہوں تحقیق کلام اللہ شریفین دعا ہی ابراہیم علیہ السلام
 میں ہی پہلی بار سجدہ نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر فرمایا ہے سنا و البعد
 فہم سجدوا منهم تلو انہم اذ بان و بولام الکتاب و ذکرہم انک انت العزیز العظیم
 یکلم لو کہ نام پاک محمد کے حمد و بھار میں اجادین را اور پاک وہی بارہ عدد ہیں اور عزت
 میں دو یا اور ایک کاف اور ایک میم کی وہی انہی حاصل ہیں وہی بانو سے سوال کلام مجید
 میں اندازاً سجدہ کہاں لکھے گئے ہیں کہ تو نے یہاں دلو جو اب ترجمہ سے پہلے ہی ایک
 عالم سلطنت روم نے فتح مصر میں جو سلاطین روم اس سلطنت عثمانیہ میں ہوئی حدود
 ایک کلہ کی لیکچر شارت فتح مصر دی تھی اور وہ مطابق واقعہ کنکلی اور معترض خاموش
 ہوئی اور اس جگہ میں تو خاص شاہ عبدالقادر صاحب نور اللہ فرقدہ سے مینہ ترجمہ
 ایت کریمہ سنا انک کلم ما کفی و صا العین میں لکھا ہے ظاہر میں دعا کی سنا
 اولاد کی واسطے اور ولہین دعا منظور تھی بغیر آخر الزمان کو پس میری اور شاہ صاحب
 گرفتار و اختیاری اور افتخار پر وہ لفظی رنگ کیا۔ پانچویں وجہ (جملہ اوہ سے
 بارہ سرور پیدا ہوں گے) ہے پس واقعہ ہو کہ اس قریت کی کتاب پیدائش کند ہوں
 باب میں مصداق اسکا فرزند ان ابا عیسیٰ علیہ السلام کو قرار دیا ہے اور اسی لئے اسی
 باب کے جس ۵ امین یہ عبارت برپائی ہے اور یہ انجو امتوں کی بارہ رئیس ہیں اور
 حاشیہ اس فقرہ میں اشارہ بہ اسی شارت کے کیا ہے لیکن یہ مصداق الیہا جو
 کہ نہ کہ قلب سلیم مصداق الامن اتی اللہ قلب سلیم قصدیق اسکی نہیں کر سکتا اسلئے
 کہ ریاست اور امن کو حکومت اور نبوت لازم ہے اور دونوں معقول پس اب محض
 صحیح قابل سلیم قلب سلیم میں گذارش کرتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حدیث شریفین
 وار و صحیحہ میں درجی الاسلام فی اثنتی عشر خلیفہ کلمہ میں قریش یعنی حکام اسلام کے
 بارہ خلیفہ قریشیوں تک محدود کی اور قریش کی اسماء علیہا ہونے میں کیا کلام ہے

اور خلافت میں گویا جزو نبوت ہے کہ ناموں میں میں لکھی لکھیں اور کسی کسی روایت میں
اوسکی طرف اشارہ فرماتے ہیں اور کاموں خلفاء کو اپنی ذات کی طرف نسبت کرتے
ہیں اور اپنے کاموں کو اونسے سپرد فرماتے ہیں پس فیہ تہدیر مقدمہ ہذا میں سے
تذریک ان بارہ سرداروں مذکورہ درس مذکور سے یہی بارہ خلیفہ مراد ہیں اور اب
میں اس کلام کے یہ ہو کہ اول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسماعیل علیہ السلام
کے آل نسل سے مبعوث ہون گئے اور بعد اونسے بارہ خلیفہ بخلافت نبوت اور
خلافت ملکی کا کیا ذکر ہے اور یہ خلفاء بارہ منہ خلفاء اقیام قیامت پر سے ہو جائے
اور اگر با اعتبار قوت اسلام و قرب زمانہ نبوت لکھی تو پوری ہو چکے والحمد للہ فائدہ
خلاصہ صولۃ الفیض میں ان بارہ سرداروں قریمہ اثنا عشر رضوان اللہ علیہم اجمعین مراد
لکھی ہیں مگر سیرت تذریک اسوجہ سے کہ اگرچہ سب ائمہ اثنا عشر قطب طین ہیں لیکن
خلیفہ قطب سیمین میں اور بیان لفظ سردار واقع ہو جاتا ہے سیدنا اور سرداری کو
حکومت لازم ہے ائمہ اثنا عشر مراد ہیں و نیز زندان اسماعیل میں کیوں نہ مراد ہوں ان
اگر قطب عموم مجاز لیا جاوے تو تینوں قسم کے سرداروں کو شامل ہو کر تیسرے و سری دلیل بشارت
فومیسیر و مہمبہ پیدایش باب ۲۰ درس ۴ اور سرہ فی دیکھا کہ ماخوذ مصری
کا بیجا چودہ ابرہام سیرتی شیعہ مارتا ہے۔ اتب اونسے ابرہام سے کہا کہ اس
لو ندھی اور اسکی بیٹی کہ نکال دے کیونکہ اس نے ندھی کا بیٹا میری بیٹی اصفیٰ کے
ساتھ وارث نہو گا۔ ۱۱۔ پر اپنی بیٹی کے خاطر یہ بات ابرہام کی نظر میں نہایت
ہرچ معلوم ہو جو ۱۲ پر خدا نے ابرہام سے کہا کہ وہ بات اس لڑکی اور تیری
لو ندھی کی بابت تیری نظر میں میری نہ معلوم ہو یہ ایک بات ہے کہ میں جو سرفرو
سجھو گی اوسکی آواز پر کان رکھ کیونکہ میری ذل اصفیٰ سے نکال لی ہو۔ اور اس
لو ندھی کی بیٹی سے بھی میں ایک قوم پیدا کروں گا اسلئے کہ وہ بھی تیری نسل سے ہے

سب ابراہیم نے بیچ سویر ہی اوشکر روٹی اور پانی کی ایک مشکلی اور باجرہ کو
 اوس کا گنہی پر ہر کردی اور اس لڑکی کو بی اور اوس شخصت کیا اور وہ روانہ ہو کر اور
 یہ سب کے بیابان میں پہنچتے پہنچتے تو وہ اند اور جب مشک کا پانی چک گیا تب اوس نے
 اوس لڑکی کو ایک جھاڑی کے نیچے ڈال دیا ۱۶۔ اور آپ اوس کے سامنے ایک تیر کی ٹیپی
 پر دروڑ جا بیٹے کیونکہ اوس نے کہا کہ میں لڑکی کا فرمانہ دیکھوں سو وہ سامنے بیٹھی اور
 چلا چلا کے روٹی، آب خدا نے اوس لڑکی کی آواز سنی اور خدا کے فرشتے نے آسمان سے
 باجرہ کو لپکارا اور اوس سے کہا کہ اسے باجرہ تجھ کو کیا ہواست ڈر کہ اوس لڑکی کی آواز
 جہان وہ پہاڑ سے خدا نے سنا ۱۷۔ اڑتھ اور لڑکے کو اوٹھا اور اپنے ہاتھ سے سنبھال
 کہ میں اسکو ایک بڑی قوم بنادوں گا و آج جو کہ سپا بشارت نسبت اسماعیل علیہ السلام کو اسط
 دعای ابراہیمی ان الفاظ سے کہ میں اسے بڑی قوم بناؤں گا اور بشارت ہذا بھی نسبت
 اسماعیل علیہ السلام کی ہو مگر بلاد اسطہ اور کلمہ بڑی قوم یہاں ہی موجود ہے اور تفسیر اسکی
 علی باقہ ام محمد یہ ہو وہو المطلوب تینیہ مصداق احتجاج اب اوتا ہوا ہے شروع ہو گیا
 کیاب اسکی تیر میں آیت ہے اور میں اس لونڈی کی ٹیپی سے ہی ایک قوم پیدا کروں گا
 اسلئے کہ وہ ہی تیری نسل ہو اور قوم اور بڑی قوم است محمدیہ کے سوا اور کون ہے
 اور اسی امت کا ساتھ برکت اسحاقی کے مقابلہ صحیح ہو سکتا ہے نکتہ بعد گزرنے
 تیر میں سن نبوت کے ہجرت ہوئی سے اور اوس وقت سے لفظ قومیت اہل اسلام
 برصادق آیا پس اسلئے تیر میں درس میں اس مضمون کو ادا کیا اور سن اٹھارہ نبوت میں
 اہل اسلام ایک بڑی قوم بن گئی پس اس سطرے اس مضمون کو اٹھارہ میں درس میں ادا
 فرمایا والد اعلم اور انتشار البہ دلائل کثیرہ آئندہ اس نکتہ کا یقین حاصل کروں گے تینیہ
 آخر اس بشارت میں تجلیت بھی ہوئی ہے اور وہ بیان عمر حضرت اسماعیل علیہ السلام
 کے ہیں چہ بخت کہ آپ زمین شام کی کثیرہ لفظ کو روانہ ہو کر دیکھیں اس دعویٰ کے خود اقرار

مدعا علیہ ہے اور صورت اوسکی یہ ہے کہ اسی پیدائش کے ستر سوین باب میں
 نبی ابراہم نے اپنے بیٹے اسماعیل اور اپنے سب خانہ زادوں اور اپنے سب زرخیز
 بیٹے ابراہم کے گھر کو لوگوں میں جتنی مرد تو ہو سکویا اور اسی روز ان کا ختنہ کیا جس طرح
 خدا نے اوسکو فرمایا تھا ۱۴ جو وقت ابراہم کا ختنہ ہوا وہ ننانوے برس کا تھا ۱۵
 اور جب اوسکو بیٹے اسماعیل کا ختنہ ہوا وہ تیرہ برس کا تھا ۱۶۔ سو اسی روز ابراہم اور
 اوسکو بیٹے اسماعیل کا ختنہ ہوا ۱۷ اور اوسکے گھر کے مرد کیا کر کی پیدا کیا پر دسیوں
 خریدے سب کا اوسکے ساتھ ختنہ کیا ان درسون سے معلوم ہوا کہ جو وقت حضرت
 ابراہیم کی ننانوے برس کی عمر تھی حضرت اسماعیل تیرہ برس کے ہو اور اب آگے
 سننے باب ۱۲ درس ۱۵۔ اور جب اوسکا بیٹا اسحاق اوس سے پیدا ہوا تو ابراہم تیرہ
 برس کا تھا تو اب حضرت اسماعیل کی چودہ برس کی عمر ہوئی اور رخصت حضرت اسماعیل
 و حضرت ماجرہ علیہا السلام کی پیدائش اسحاق علیہ السلام کو بسبب شہر مارنے
 اسماعیل علیہ السلام کی ہوئی پھر پس لایہ عمر حضرت اسماعیل علیہ السلام کو دفعت رخصت
 کے چودہ برس سے زیادہ ہو اور اس بشارت قومہ سیزدہم میں ہو درس ۱۵۔ اور
 جب مشک کا پانی چاک کیا تب اوسنے اوس لڑکے کو ایک جھاڑی کے نیچے ڈال دیا
 ۱۸ درس ۱۶۔ اور لڑکے کو اوٹھا الخ ان درسون سے معلوم ہوتا ہے کہ
 اسماعیل علیہ السلام دفعت پہونچے مکہ معظمہ کی عمر شیرخوار گاہین تھی پس صحت ان
 دونوں عبارت کہ بچہ تسلیم و حیرت عدد چودہ اور دو گزین بتی مان لو کیا ہرچ
 آخر مسئلہ تکلیف میں تین اور دو اور ایک تین باوجود مباہلہ حقیقہ کی بہر و حیرت
 حقیقی کی قائل ہو گئی ہوتیہ آخر اسی درس ۱۷ اس کے بعد ہی درس ۱۷ پر خدا نے اوسکی
 انکسین کہو لیں اور اوسنے پانی کا ایک کنڈہ ان دکھا اور جا کر اوس مشک کو
 پانی سے بہر لیا اور لڑکے کو بلایا اور یہہ درس ۱۸ ظہور آب زعفران کی بطور ارہا صابن

اسد اصلا کی خبر دی ہے تنبیہ احترام درس کے بعد ہی درس، خدا اور اس کے لکھنے کے ساتھ
 تھا اور وہ بڑا اور بیان میں رکھیا اور تیر انداز ہو گیا اور یہ درس اسماعیل علیہ السلام کی
 نبوت کو اور مشنوں قدامت سنت تیر اندازی کو مثبت ہے تنبیہ احترام درس کے بعد ہی
 اور وہ غار ان کے بیان میں راہیہ حبلہ بیان کرے ہے کہ مکہ و خطہ کے ناموں سے
 غار ان ہی ہے اس حبلہ کے بعد ہی اور اس کا مانی ملک مصر سے ایک عورت اس کی بیاضیہ کی
 نظاں بیان تخریفات ہو اسلئے کہ حدیث صحیح بخاری شریف میں قبیلہ حرم کو آپ کی شہسوار
 بیان کیا ہے اور وہ عرب کریم و الحنفیہ نہ مصر کی فائدہ اس بشارت میں آیا ہے کہ تیری نسل صحابہ
 کہاں گئی اور خطاب حضرت البرہم علیہ السلام کو ہے اور یہ فقرہ ابلا بنو حرم کا البرہم علیہ السلام کا ال اسماعیل

دل اکبر ابرہیم علیہ السلام خارج ہوا اسلئے اس فقرہ کے معنی بیان کرنی ضرور ہوگی پس ظاہر ہے
 کیا اسماعیل علیہ السلام ابرہیم علیہ السلام سے پیدا ہوئے اسلئے کہ سولہویں باب میں پیدائش
 کی ہے اور سری ابرام کی جو رو کوئی لڑکا نہ جانی اور اس کی ایک عورت لوندھی تھی جس کا نام ماجرہ
 تھا ۲۔ اور سری فی ابرام سے کہا کہ دیکھ خداوند نے مجھے جنم سے باز رکھا آپ سری لوندھی
 کے پاس جائے شاید کہ اس سے میرا گہرا دھووی اور ابرہام نے سری کی بات سنی ہو
 ابرام کی جو رو سری نے بعد اس کے ابرام کنعان کی زمین میں ذاتیں پیس رہا تھا
 اپنی منسری لوندھی لی کی اپنی شوہر ابرام کو دی کہ اس کی جو رو ہو ۴۔ اور وہ ماجرہ
 پاس گیا اور وہ حاملہ ہوئی اور جب اس نے معلوم کیا کہ میں حاملہ ہوں تو اپنی
 بی بی کو حیر جانا تب سری فی ابرام سے کہا کہ انصافی جو مجھے پر ہوئی تیرے ذمہ
 زمین نے اپنی لوندھی تجھ دی اور اب جو اس نے اپنا آپ کو حاملہ دیکھا تو میں اس کی
 نظروں میں حقیر ہو گئے میرا اور تیرا انصاف خداوند کرے ۵ ابرام نے سری سے
 کہا کہ تیری لوندھی تیرے ہاتھ میں ہے جو تیری نگاہ میں اچھا ہو سو اس کے ساتھ کہ
 ۶۔ سری فی ابرام تیری کی اور وہ اس کے ساتھ سے بھاگ گئی ۷۔ اور خداوند کے

مرے ہر آدمی میدان میں بانی کے ایک چٹائی کے پاس پایا میز اوس چٹائی کے پاس
 جو سوڑکی راہ پر ہے یہ اور اوس نے کہا اسی سر کی ٹونڈی ہاجرہ تو کہاں سے
 آئی اور تو کہہ جاتی ہے اور وہ بولی میں اپنی بی بی سر کی کے سامنے سے بیہاگی ہوں
 ۹۔ اور خداوند کے فرشتے نے اوس سے کہا کہ تو اپنی بی بی کے پاس پہر جا اور اوس کی
 تابع رہو ۱۰۔ اور خداوند کے فرشتے نے اوس سے کہا میں تیرا اولاد کو بہت بڑھاؤں گا
 کہ وہ کثرت سے گنتی نہ جائے اللہ اور یہ خداوند کے فرشتے نے اوس سے کہا تو جا
 جو اور ایک بیٹا جنی کی اوس کا نام اسماعیل رکھنا کہ خداوند نے تیرا کہہ سن لیا وہ وحشی آدمی
 ہو گا اوس کا نام سب کا اور سب کے ہاتھ اوس کے پر خلاف ہوں گے اور وہ اپنی سب
 بھائیوں کے ساتھ بوجہ وراثت کرے۔ لہذا پس نفی آل اسماعیل کی ال ابراہیم سے ممکن نہیں
 البتہ نفی فضل و فخر کریں تو ممکن بالذات مگر بوجہ بشارات متنبہ البتہ بشارت اجدید گذر گئی
 اور اس باب میں بشارات رسالہ مستند کر اس جگہ کہ ساتھ اؤکا ہتھ سب کے اؤس کے ہاتھ
 اوس کے برخلاف ہوں گی اور یہ جلیلہ و جبر رسالہ اسماعیل علیہ السلام پر دلالت کرتا ہے
 و یا یہی آقا آل کے نسبت بھی یہ خبر دیتا ہے کہ قیامت تک شریعت اؤکی علیہ ہوگی
 اور کوئی رسول بنی اصحاق اؤکی طرف بیعت نہوگا بلکہ رسالہ رسل بنی اسماعیل اؤس کے
 کے ساتھ ہی خاص ہوگی اور ایسے ہی ظہور اوس کا ہوا اور اس بشارت میں تحریف و تحریف
 کر کے کہ یہ معنی کہتے کہ اؤن کی اولاد رہن ہوگی انصاف کی گردن ماری ہے اؤ
 وجہ اؤسکی یہ ہے کہ اس بشارت میں اولاد بالذات بیان حال مشربہ یعنی اسماعیل
 علیہ السلام ہے پس اگر اؤس کے یہ معنی ہوں تو یہ وصف رہن بنی اؤس کے اؤ پر اولاد
 بالذات صادق آنا چاہیے اور یہ صدق محال ہے کہ پیدائش کے اکیسویں باب
 میں نسبت آپ کے یہ مذکور ہی درکس ۷۰ اتب خداوند نے اوس کی لہجہ کی اواز سنی
 اور خداوند کے فرشتے نے اسماعیل سے ہاجرہ کو لکھا اور اوس سے کہا کہ اسی ہاجرہ

چھو گیا جو امت دُر کہ اوس لڑکی آواز جہان وہ پیرا چھو جس نے سنی ورس ۲۰ اور
 خدا اوس لڑکی کو ساتھ تیار دے پیرا اور سیا بان میں رہا گیا اور تیرا نہ ہو گیا پہلے درس میں
 بیان ابراہم رسالہ اسماعیلیہ ہے اور اس درس میں آپ کے رسالہ کا بیان ہے اگر
 رسول ہادی کو رہن کہو کہ تو مسل خود سمجھ لے گا اور نیز اظہر من الشمس و اہن من اللہ
 ہے کہ یہ بشارت بیان بزرگی و کرامت حال ماجہ علیہ السلام ہے زبان انقض و عیب قائمہ
 جلیلہ اسوجہ ہے کہ حق پوش اہل کتاب غنی خدا کو یہ کاتے ہیں اور بشارت اسحاقیہ کو ظاہر
 کر کے نبوت انبیاء اسر ایل پیرا استدلال کرتے ہیں اور بشارت اسماعیلیہ کو دہرہ
 خریف چھپاتے ہیں اور بشارت مطلقہ کو حنین ال اسماعیل علیہ السلام بطریق اولیٰ داخل
 ہیں گو اور سیون ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اس سب سے کہ آپ نے اونکو اپنی زندگی
 میں خارج کر دیا اور نیز کوئی بشارت بھی ان کے حق میں نہیں خارج ہوں بشارت
 اسحاقیہ تبارقی میں یہ مناسب معلوم ہوا کہ بشارت مطلقہ علیحدہ اور بشارت اسحاقیہ
 علیحدہ اور بشارت اسماعیلیہ علیحدہ کر کے افضلیت و مساوات و کمی بشارت ابراہیم
 اور اسحاقی میں گفتگو کیجاوے تاکہ ناظر کو حق پوشے حق پوشوں کے معلوم ہو
 بیان بشارت مطلقہ کتاب پیدایش باب ۵ اور ۸ اور ۱۱ اوسی دل خدا
 نے ابراہم سے عہد کر کے کہا کہ میں تیری اولاد کو یہ ملک و ولگا مصر کی ندی سے
 لیکر برہی ندی تک جو فرات کی ندی ہے ایضا باب ۷ ورس ۲۔ اب میں اینو
 اور تیرے درمیان عہد کرنا ہوں کہ میں تجھ نہایت بڑا و ولگا۔ ۳ تب ابراہم موندہ
 کے بل کر اور خدا اوس سے ہم کلام ہو کر بولا کہ دیکھ میں جو ہوں میرا عہد تیری ساتھ
 ہے اور تو بہت قوموں کا باپ ہوگا اور تیرا نام میرا نام نہ کہلا سکے گا بلکہ تیرا نام
 ابراہم ہوگا کیونکہ میں نے تجھے بہت قوموں کا باپ بنایا اور میں تجھے بہت بڑا
 کرتا ہوں اور تو میں تجھ سے پیدا ہوگی اور بادشاہ تجھے نکلیں گے اور تیرا

یہ بشارت ہے
 اسحاقیہ
 اسماعیلیہ
 ابراہیمیہ
 مطلقہ
 تبارقیہ
 حنینیہ
 اولیٰ
 دہرہ
 خریف
 چھپاتے
 ہیں
 اور
 بشارت
 مطلقہ
 کو
 حنین
 ال
 اسماعیل
 علیہ
 السلام
 بطریق
 اولیٰ
 داخل
 ہیں
 گو
 اور
 سیون
 ابراہیم
 علیہ
 السلام
 کی
 اولاد
 اس
 سب
 سے
 کہ
 آپ
 نے
 اونکو
 اپنی
 زندگی
 میں
 خارج
 کر
 دیا
 اور
 نیز
 کوئی
 بشارت
 بھی
 ان
 کے
 حق
 میں
 نہیں
 خارج
 ہوں
 بشارت
 اسحاقیہ
 تبارقیہ
 میں
 یہ
 مناسب
 معلوم
 ہوا
 کہ
 بشارت
 مطلقہ
 علیحدہ
 اور
 بشارت
 اسحاقیہ
 علیحدہ
 اور
 بشارت
 اسماعیلیہ
 علیحدہ
 کر
 کے
 افضلیت
 و
 مساوات
 و
 کمی
 بشارت
 ابراہیم
 اور
 اسحاقی
 میں
 گفتگو
 کیجاوے
 تاکہ
 ناظر
 کو
 حق
 پوشے
 حق
 پوشوں
 کے
 معلوم
 ہو
 بیان
 بشارت
 مطلقہ
 کتاب
 پیدایش
 باب
 ۵
 اور
 ۸
 اور
 ۱۱
 اوسی
 دل
 خدا
 نے
 ابراہم
 سے
 عہد
 کر
 کے
 کہا
 کہ
 میں
 تیری
 اولاد
 کو
 یہ
 ملک
 و
 ولگا
 مصر
 کی
 ندی
 سے
 لیکر
 برہی
 ندی
 تک
 جو
 فرات
 کی
 ندی
 ہے
 ایضا
 باب
 ۷
 ورس
 ۲۔
 اب
 میں
 اینو
 اور
 تیرے
 درمیان
 عہد
 کرنا
 ہوں
 کہ
 میں
 تجھ
 نہایت
 بڑا
 و
 ولگا۔
 ۳
 تب
 ابراہم
 موندہ
 کے
 بل
 کر
 اور
 خدا
 اوس
 سے
 ہم
 کلام
 ہو
 کر
 بولا
 کہ
 دیکھ
 میں
 جو
 ہوں
 میرا
 عہد
 تیری
 ساتھ
 ہے
 اور
 تو
 بہت
 قوموں
 کا
 باپ
 ہوگا
 اور
 تیرا
 نام
 میرا
 نام
 نہ
 کہلا
 سکے
 گا
 بلکہ
 تیرا
 نام
 ابراہم
 ہوگا
 کیونکہ
 میں
 نے
 تجھے
 بہت
 قوموں
 کا
 باپ
 بنایا
 اور
 میں
 تجھے
 بہت
 بڑا
 کرتا
 ہوں
 اور
 تو
 میں
 تجھ
 سے
 پیدا
 ہوگی
 اور
 بادشاہ
 تجھے
 نکلیں
 گے
 اور
 تیرا

کہنے سے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہے کرنا ہون کہ
 ۱۰۔ نہ راہوں گا اور میں شہنشاہ اور تیرے بعد تیری نسل کو پانچاں کا تمام ملک جس میں
 تو بروہی ہے دیتا ہوں کہ ہمیشہ کے لئے ملک ہو اور میں اول کا خدا ہوں گا ۹ پھر
 خدا نے ابراہم سے کہا کہ تو اور تیری نسل تیری نسل پشت در پشت میری عہد کو نگاہ رکھیں
 ۱۱۔ اور میرا عہد جو میرے اور تیرے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان
 ہے جسے تم یاد رکھو سو یہ ہے کہ تم میں سے ہر ایک فرزند نریمہ کا ختنہ کیا جاوے
 ۱۲۔ اور تم اپنے بدن کی کباڑی کا ختنہ کرو اور یہ اوس عہد کا نشان ہو گا جو میری
 اور تمہاری درمیان ہے ۱۳۔ تمہاری پشت در پشت لڑکی کا جب ۶۰ اٹھ روز کا ہو گا
 ختنہ کیا جائیگا کیا گہر کا پیر کیا پر دلی سے خیرا ہو جو تیری نسل سے نہیں ہوا
 لازم ہے کہ تیری خانہ زاد اور تیری زر خرید کا ختنہ کیا جاوے اور میرا عہد تمہاری
 جسموں میں عہد ابدی ہو گا ۱۴۔ اور وہ فرزند نریمہ جس کا ختنہ نہیں ہوا وہی
 شخص پڑ لوگوں میں سے کٹ جائے کہ اوس نے میرا عہد توڑا ایضاً باب ۸ اور ۱۵
 ۱۶۔ اور خداوند نے کہا یہ جو میں کرتا ہوں کیا ابراہم سوچتا ہے کہ ۱۷۔ ابراہم تو
 یقیناً ایک بڑی اور بزرگ قوم ہو گا اور زمین کی سب قومیں اوس سے برکت
 پادین کے ایضاً باب ۲۲ ورس ۱۵۔ اتب خداوند کا فرشتہ نے دوبارہ آسمان
 پر سے ابراہم کو لکھا اور کہا کہ خداوند فرماتا ہے اس لئے کہ تو نے ایسا کام کیا اور
 انبا بیٹا ان اپنا اکلوتا بیٹا بھی دریغ نہ کہا میں نے اپنی قسم کھائی کہ میں تیرے
 دیتے ہی تجھی برکت دوں گا اور پڑھائی تیری نسل کو آسمان کے ستاروں اور
 دریا کے کناروں کی ریت کو مانند بنائوں گا اور تیری نسل انچو دشمنوں کے دروازہ پر قابض
 ہو گی اور تیری نسل سے زمین کی ساری قومیں برکت پادین گی کیونکہ تو نے میری
 بات مان لی پس یہ جباروں کا زمین ابراہیم علیہ السلام کے عہد کا آکسٹریٹ ٹی

اور کسی کی آیت
 است دارد ہوتی ہیں اور کسی کے اولاد کی انہیں حصہ نہیں ہے اور جب سب
 اسکے کبرا اسم علیہ السلام نے اپنے زندگی میں اور جرموں کی اولاد کو ملحدہ کر دیا
 تھا وہ بلا اتفاق خارج ہوئے فقط حضرت باجرا اور حضرت سارہ علیہما السلام کی
 اولاد باقی رہی اور انہیں کرنا تہ یہ وعدہ یوری ہوئے رسالہ اور نبوت اور
 سلطنت اور کثرت انہیں میں ہوتی اور زمین کنعان بھی انہیں کے قبضہ میں ہی
 پیدا اسحاق علیہ السلام کی اولاد کی اہمیت کے قبضہ میں رہی اور اب اسماعیل علیہ السلام
 کی اولاد کو اہمیت کے قبضہ میں ہے اور بیت بجالانے اس امر کے شرط ہے
 کہ کبھی اقرار رسالت یا خزانہ علیہ السلام کی وسلم کی وہ زمین جس میں شہر و شہادت ہے
 انشا اللہ انہیں کے قبضہ میں قیام قیامت تک رہے گی اور اللہ جل شانہ کے
 نزدیک اسی طرف دنیا کی زمین کی کچھ قدر منزلت ہے اور سلطنت اسی طرف کی
 زمین کے قابل فخر و فائز ہے۔ یہاں بیان بشارت اسحاقی قریہ کتاب پلیر
 باب ۵۰ احباب آفتاب غروب ہونے لگا تو ابراہیم پر بڑی نیند غالب ہوئی اور
 دیکھا ایک بڑے بولدا کا تاریکی اور کس پر آئی ۱۴ اور اس نے ابراہیم سے کہا کہ
 یقین جان کہ تیری اولاد ایک ملک میں جڑاؤنگا انہیں پر دلیسی ہوں گے اور وہاں کے
 لوگوں کے غلام بنیں گے اور وہی چار سو برس تک انہیں دیکھ دین کے ۱۵
 لیکن میں اس قوم کی ہی چکر دو غلام ہوں گے عدالت کروں گا اور وہی
 بعد اس کے بڑی دولت مند بنیں گے ایضا باب ۵۱ اور خدا
 نے ابراہیم سے کہا پتھر بھرو جو سے تو اسکو سری ہمت کیا کہ بلکہ
 اسکا نام سرہ ہے یعنی بگم ۱۶ اور میں اس سے برکت دوں گا اور اس سے
 بھی بڑا ایک بیٹا بخشوں گا یقیناً میں اس سے برکت دوں گا اور وہ قوموں کی ان
 بڑی اور ملکوں کے بادشاہ اس سے پیدا ہوں گے ۱۷ تب ابراہیم مونہ

مومنوں کو بل کر اور انہیں کو دلیس کہا کہ کیا تم لوگ میرے سرور کی پیروی نہیں کرتے اور کیا سرور جو نوحیہ
 میں کی کر چوکی ۱۸۔ اور ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ تیری کہانی میں سے جو تصور جتنا بھی
 ۹ تب خدا نے کہا کہ بیشک تیری جو دوسرے تیرے لئے ایک بیانیہ تھی تو اس کا نام
 اشفاق رکھنا اور میں اوس سے اور نبیوں کے اوسکی اولاد سے اپنا عہد ہمیشہ
 عہد ہے قائم کروں گا ۲۰۔ اور اسحاق علیہ السلام کے حق میں میں نے تیری سنی دیکھ لی اور سے بہت
 دوں گا اور اوس سے برومند کروں گا اور اوس سے بہت بڑا دوں گا اور اوس سے بارہ سردار
 پیدا ہوں گے اور میں اوس سے بڑی قوم بنادوں گا ۲۱۔ لیکن میں اشفاق سے سب کو دوسرے
 سال اس وقت میں بن سرچرگی اپنا عہد قائم کروں گا۔ پہلی بشارت میں ذکر خدمت
 کر دینی اسرائیل کا مصر میں کی ہے اور اس کی سبب تہذیبی کے تعبیر کیا ہے اور یہ خدمت
 بنی اسرائیل کے ساتھ جو اشفاق کے ہیں خصوصیت رکھتی ہے اور دوسری اخیر میں بنی
 اسرائیل کے مصر سے نکلنے کا ذکر ہے اور نبوت اور رسالت وغیرہ کا مطلقاً ذکر نہیں اور دوسری
 بشارت میں گوسایق عبارت اشفاق علیہ السلام کو واسطے ہے مگر کئی درسون میں ذکر
 اسماعیل علیہ السلام و آل اسماعیل علیہ السلام ہی ہوا چنانچہ بشارت ابجد یہ میں اوسکی تشریح
 مذکور ہوئی اور اس بشارت اشفاق میں کہیں نبوت اور رسالت کا ذکر نہیں اور اگر لفظ
 برکت سے استدلال ہو گا تو وہ دونوں جگہ موجود ہے اور واسطے اوس شخص کے
 کہ اس حکم کو جاننے والا ہے قوم سے کٹ جائی گا و عید مذکور ہی حالانکہ اس جگہ معنی
 ابدیت تمہاری نزدیک اپنی موقع پر نہ ہی فکدانہ یا محض فیہ اور باوجود ان سب امور
 کہ انہیں دو بشارت سے استدلال نبوت انبیاء بنی اسرائیل پر کرتے ہیں۔
 بیان بشارت اسماعیلیہ کتاب پیدائش باب ۱۷ اور میں ۱۰ اور خداوند
 کو فرشتوں نے اوس سے کہا کہ میں تیری اولاد کو بہت بڑا دوں گا کہ وہ کثرت سے
 گئی تجاوی ۱۸۔ اور خداوند کے فرشتوں نے اوس سے کہا تو حاملہ ہے اور ایک بیٹا جنم لے گا

اور سکنا نام اسماعیل رکنا کہ خداوند نے تیرا کہہ سن لیا ۱۲ اور وحشی آدمی ہو گا
 اور سکنا ہاتھ سب کو اور سب کو ہاتھ اور سب کو خلاف ہوں گے اور وہ اسے سب سے بڑا
 کرے گا۔ نے بدوہ باش کر دیکھ ایسا باب ۲۱ اور ۱۲ خدا نے ابراہیم کو کہا کہ وہ باز
 اس لڑکے اور تیری بیٹی کی بابت تیری نظمیں بھرتی نہ معلوم ہو ہر ایک بات کی
 حق میں جو سرور و منتج کو اور سب کو اور ہر کان رکھ کیونکہ تیری نسل امتحان سے کہلائی گئی ۱۲
 اور اس لڑکی کی بیٹی سے بی بی بن ایک قوم پیدا کروں گا اسلئے کہ وہ بھی تیری نسل
 ہر ایضاً درس ۱۱ اتب خدا نے اوس لڑکی کی آواز سنی اور خدا کے فرشتے نے
 آسمان سے ہاجرہ کو پکارا اور اوس سے کہا اے ہاجرہ تجھے کیا سو امت ڈر کہ
 اوس لڑکی کی آواز جہان وادہ پیارے خدا نے سنی ۱۱۔ اوٹھ اور لڑکی کو اوٹھ
 اور اوسے اپنے ہاتھ سے سنبھال کہین اور سکو ایک بیٹی قوم بناؤ گا ۱۹ ہر خدا فی
 اور سکی انہیں کہولین اور اوسے پانی کا ایک کنواں دیکھا اور جا کر اوس مشک کو پانی
 سے بہر لیا اور لڑکی کو پلا ۲۰۔ اور خدا اوس لڑکی کے ساتھ تھا وہ بیبا اور بیبا بن
 میں رہا کیا اور تیرا انداز ہو گیا۔ ۲۱۔ اور وہ فاران کے بیبا بن میں رہا اور اوس
 مانی ملک مصر سے ایک عورت اوس کے پاس گئی کوئی ایضاً باب ۲۱۔ اور ۲۰ اور
 اسماعیل کے حق میں میں تیری سنی دیکھ میں اوسے برکت دے گا اور اوسے برومند کرے گا
 اور اوسے بکستہ بڑاؤنگا اور اوسے بڑاؤنگا اور میں اوس سے بیٹی قوم بناؤنگا ایضاً باب ۲۱۔ اور ۲۰
 تب ابراہیم نے اپنی بیٹی اسماعیل اور سب خانہ زادوں اور اپنے سب زر خریدوں
 کو لینے ابراہیم کی کہہ کہ لوگوں میں جتنے مرد تھے سب کو لیا اور اوسے روز و لڑکا
 خستہ کیا جس طرح خدا نے اوسکو فرمایا تھا جو وقت ابراہیم کا خستہ ہوا دینا لوسی میں
 کا تھا اور جب اوسکی بیٹی اسماعیل لکھ خستہ ہوئے تب وہ تیرا برس کا تھا کیسے اراک
 مطلقہ سے قلعہ نظر کر کے نثاراں اسحاقی و اسماعیلی کو میزان عدل میں رکھ کر

انظر والی اور دیکھئے کہ کس کا بلکہ ہماری سبب بشارت اسحاقی میں ہے جن اوسے
 برکت دون کا اور بشارت اسماعیلی میں ہے دیکھئے میں اوسے برکت دین کا
 اور برومند کردن کا الخ اس بیان برکت میں بشارت اسحاقی میں عموم برکت
 کو اپنے عموم پر چھوڑا اور بشارت اسماعیلی میں اوس برکت کو بذات پاک محمد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلیفوں انا عشر کے سبب ان مخصوص
 کیا کمابینا ہ اور وجہ اوسکی یہ ہے کہ اولاد اسحاق علیہ السلام میں انبیا بکثرت
 پیدا ہوئے والے تھے پس کس کس کا نام لیتے اور بیان فقط پیدائش ایک رسول
 عظیم باعث ایجاد کل سید رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مقتدر تھی اور آپ کے خلیفہ انا عشر
 بھی بہرہ ور نور نبوت سے مثل ستاروں کے ہیں اس سبب سے آپکا اور آپ کے
 خلیفین کا ذکر فرمایا اور بشارت اسحاقیہ میں ہے میں اپنا عہد اوس سے اور
 اوسکی نسل سے جو ہمیشہ کا عہد ہے قائم کروں گا میں اس کے یہ نہیں ہو سکتی
 کہ اسحاق کے آل میں ہمیشہ نبوت رہی اسلئے کہ اوسکی بعد موجود ہے کہ اسماعیل
 حق سینے تیرنی مسہنہ دیکھئے میں اوسے برکت دون کا الخ اور اس بشارت میں
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام پاک محمد بھی مذکور کرتا ہے بشارت میں ہونا
 ختم نبوت کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسماعیلی قیداری پر ثابت ہے بلکہ حضرت
 اسحاق کی اولاد میں کس طرح نبوت ہمیشہ رہ سکے پس یا تو فقط ہمیشہ اسے معنی
 مسترور یہ نہیں ہے بلکہ یعنی مدت کثیر تھی اور یا فقط عہد سے نبوت مراد نہیں
 ہے بلکہ نسبت محمد ایمان نبی اخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جو بک ذکر
 صحت انبیا علیہ السلام میں بہت جگہ ہے اور یعقوب علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام
 نے اپنی وفات کے وقت آپکو ساتھ بنی اسرائیل کو جمع کر کے وصیت فرمائی اور
 سیدنا مسیح علیہ السلام نے وقت فرما دیا اور ساتھ آپکی اور قرآن شریف میں

[illegible]

یعنی سبط الصوملین بھی نبوت ہوئی جائیگی پس ان دونوں کی اطا سے سبط اصغر کو منقذ
کیا یعنی اولیٰ اولاد کو اولاد کا رخانہ نبوت عطا کیا اور سبط اکبر کو منقذ اولیٰ اولاد کی حکم نسخ احکام
خانہ ان سبط اصغر دیا و موعین الصواب ہوا الٰہی برای سبط اکبر کی مقتضی اس امر کی تھی کہ اولیٰ اولاد
میں نہیں بکثرت ہوں آپ ایک ذات یا کہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا ہے اس پر ہوا جواب سبط اصغر
رخا تم انہیں اور ناسخ تمام او یاں ایک ہی رسول ہو سکتا ہے اور چونکہ انبیاء کی غناطت میں ہے
ہی کسی تہی خداوند کریم رضاطت قرآن شریف اور دین احمدی کی تہی و مہل اور اجماع است
ہی قایم مقام ایک ہی کے ہر اور نہیں مگر کیا قیامت تک اللہ کی فضل سے زندہ ہو سوال
علامہ امامت نماز الکو عہدہ امام نہیں ہے اور نیز غلام کسی شی کا مالک نہیں ہوتا خافقہ عالمہ
ہو سکتا نکاح وغیرہ تصرفات حریت بذات خود نہیں کر سکتا اور حکم اولاد کا مثل اولیٰ اولاد
اور ہوتا ہے پس البتہ خود سب سے نیچو حضرت باجرہ نوٹھی حضرت سارہ کی ہیں اور ان کا حضرت سارہ
کی نوٹھی ہوتا ہے عند الفرقین سلم النیوت ہے اور حکم فرغ کا مثل اصل کو ہوتا ہے یعنی اگر اصل غلام ہے تو
غلام اور اگر آزاد ہے تو آزاد اور یہاں اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کی اصل غلام نکلی تو فروغ میں
یہی یہ خلائی سلطنت کرتی اور تمام حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد کو غلام اور باندی سارہ اور ان کی
اولاد کا کردی گئی نبوت تو نبوت لائق امامت نماز و خلافت وغیرہ چھوڑی اور تمام حق پرستی
کو کہو گی جواب اولیٰ اولاد کے فرض جب وارد ہوتا ہے کہ باجرہ بگاندی اصطلاحی ہوتا ہے بے تردد
سلم جو بگاندی میں ہے کہ باجرہ تو ایک سیر کی مٹی ہیں اور اس خطاطی انکو بھی مثل سارہ کو چھوڑ دیا تھا مگر حضرت
المی ہوا پیش سلطان لعین و محفوظ ترین اور وہ اسیر قانونہ یا سکتا تھا اور وقت نصرت کرنا
انکو بھی آپ کی ساتھ کر دیا کہ وہ خطاطی کے نزدیک مثل انکو سارہ معلوم ہوتی تھیں اور ناسخ سمرقندی میں
مذکور ہے کہ حضرت اسحاق علی نبینا علیہ السلام نے ایک عربیہ حضرت اسماعیل کو کوئی کلمہ حقاقت فرمایا
تھا اس وقت ہی کہ یہ یہ کل قصہ انہیں منکشف ہوا اور حضرت شریف میں اٹھ رہا ہوا حجتہ وار ہوا
اور اس لفظ مبارک کو عیدیت اصطلاحی لازم نہیں آتی نہیں تو یہاں لفظ علامی صریحہ کو کہہ

اور ان کیلئے جو چاہے کہ جو بزرگ بابتین کتاب پیدائش کی ہر دس ۱۲ سوایر اسمی جو در مسودہ فی
 اور کہ اگر ہم کنعان کی زمین میں نہیں رہیں ہاتھ انہی مصری لہجہ میں لکری شہر ابراہیم کو دی کہ وہی
 جو وہ جو اس میں سے ثابت ہو کہ سارہ علیہا السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت ہاجرہ
 اگر دین میں ملکیت سارہ علیہا السلام و شہد گئی اور اگر یہ نہ ہوتا تو ہم سب ہی ممکن تھی نہ بغیر نکاح نہ نکاح
 لکری لکری لکری صحبت ہائے زمین ہر ایک ہر ایک اور نیز لکری ہی لکری ہی حقیقت یہ کہ انہیں اللہ تعالیٰ
 کہہ کہ حضرت سارہ نے پہلے یہ کہہ دیا اور پھر حضرت ابراہیم نے حضرت ہاجرہ کو اور ان کا اور ان کا اور پھر نکاح
 کیا تو ہو سکتا ہے اور ترجمہ فارسی میں ہر دس ۱۲ دس اور ان ابراہیم ہاجرہ مصری کہیں کہ خود را بعد از آنکہ
 ابراہیم ۱۲ سال گذران بصرہ و بعد گریختہ اور ابراہیم در نکاح و در دور و دور حضرت ابراہیم علیہ السلام
 کا بن چل ہاجرہ علیہا السلام حضرت سارہ سے یہ کہہ سنا کہ ہاجرہ میری لونڈی ہے جو چاہے اور ہے
 کردہ باعتبار اصل کہ یہ اور نیز ہو جب بل جبر الاحسان ایا انسا کہ اس کے یہ قول اور حقیقتی معنی پر
 محمول نہیں ہو سکتا کہ بعد از ان کی پہنچائی کی کوئی وجہ نہیں پائی جاتی پس یہ اعتراض کہ حضرت ہاجرہ
 علیہا السلام کی اولاد سارہ علیہا السلام کا غلام ہوئے اصل میں ان کے کہہ کیا اور ان کی آزادی بھی
 مستحق تھی اور ان کی اولاد میں باہمت اور خلافت جانتی ہو فلکذا الرسالہ والنبوة اور بعد جواز
 رسالہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی اولاد کی بشارات ہو ایک رسول عظیم کا ان کی اولاد میں پیدا ہونا بعد
 اسما خلیل کہ واجب ہو گیا اور دلیل جواز رسالہ الہی حق یہ ہے کہ مقبوع ہو کہ بلعہ اور زلفہ سے چارہ
 ہن اور یہ دونوں بانیان دین اور ان کی اولاد و خاندان اساطیر عشر پرورش اور ان کی مکرم و
 ظلمت و تاریکی اور ان کی نسبت نبی کو کہی ہو یہ سب بجا تاہا کا گذشتہ نبی اپنا اور حضرت یوسف علیہ السلام
 مشہور و معروف ہو اور فیہا ہے باطنی میں تو حضرت ہاجرہ و شاید حضرت سارہ بھی اگر قدم رکھتی ہیں اور
 کتاب پیدائش سے یہ لفظ ہر سوال کہ ہاجرہ علیہا السلام بوجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ملک ہو کر اور
 آزاد ہو کر سارہ علیہا السلام کے ساتھ دم مساوات بہرے بلکہین مگر اصران پر لفظ غلام سے تو
 حامل ہو گیا جواب لفظ غلامی ان پر کیا بطور پیش گوئی تمام اولاد نبی اسد اہل پر

اور ان کیلئے جو چاہے کہ جو بزرگ بابتین کتاب پیدائش کی ہر دس ۱۲ سوایر اسمی جو در مسودہ فی
 اور کہ اگر ہم کنعان کی زمین میں نہیں رہیں ہاتھ انہی مصری لہجہ میں لکری شہر ابراہیم کو دی کہ وہی
 جو وہ جو اس میں سے ثابت ہو کہ سارہ علیہا السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت ہاجرہ
 اگر دین میں ملکیت سارہ علیہا السلام و شہد گئی اور اگر یہ نہ ہوتا تو ہم سب ہی ممکن تھی نہ بغیر نکاح نہ نکاح
 لکری لکری لکری صحبت ہائے زمین ہر ایک ہر ایک اور نیز لکری ہی لکری ہی حقیقت یہ کہ انہیں اللہ تعالیٰ
 کہہ کہ حضرت سارہ نے پہلے یہ کہہ دیا اور پھر حضرت ابراہیم نے حضرت ہاجرہ کو اور ان کا اور ان کا اور پھر نکاح
 کیا تو ہو سکتا ہے اور ترجمہ فارسی میں ہر دس ۱۲ دس اور ان ابراہیم ہاجرہ مصری کہیں کہ خود را بعد از آنکہ
 ابراہیم ۱۲ سال گذران بصرہ و بعد گریختہ اور ابراہیم در نکاح و در دور و دور حضرت ابراہیم علیہ السلام
 کا بن چل ہاجرہ علیہا السلام حضرت سارہ سے یہ کہہ سنا کہ ہاجرہ میری لونڈی ہے جو چاہے اور ہے
 کردہ باعتبار اصل کہ یہ اور نیز ہو جب بل جبر الاحسان ایا انسا کہ اس کے یہ قول اور حقیقتی معنی پر
 محمول نہیں ہو سکتا کہ بعد از ان کی پہنچائی کی کوئی وجہ نہیں پائی جاتی پس یہ اعتراض کہ حضرت ہاجرہ
 علیہا السلام کی اولاد سارہ علیہا السلام کا غلام ہوئے اصل میں ان کے کہہ کیا اور ان کی آزادی بھی
 مستحق تھی اور ان کی اولاد میں باہمت اور خلافت جانتی ہو فلکذا الرسالہ والنبوة اور بعد جواز
 رسالہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی اولاد کی بشارات ہو ایک رسول عظیم کا ان کی اولاد میں پیدا ہونا بعد
 اسما خلیل کہ واجب ہو گیا اور دلیل جواز رسالہ الہی حق یہ ہے کہ مقبوع ہو کہ بلعہ اور زلفہ سے چارہ
 ہن اور یہ دونوں بانیان دین اور ان کی اولاد و خاندان اساطیر عشر پرورش اور ان کی مکرم و
 ظلمت و تاریکی اور ان کی نسبت نبی کو کہی ہو یہ سب بجا تاہا کا گذشتہ نبی اپنا اور حضرت یوسف علیہ السلام
 مشہور و معروف ہو اور فیہا ہے باطنی میں تو حضرت ہاجرہ و شاید حضرت سارہ بھی اگر قدم رکھتی ہیں اور
 کتاب پیدائش سے یہ لفظ ہر سوال کہ ہاجرہ علیہا السلام بوجہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ملک ہو کر اور
 آزاد ہو کر سارہ علیہا السلام کے ساتھ دم مساوات بہرے بلکہین مگر اصران پر لفظ غلام سے تو
 حامل ہو گیا جواب لفظ غلامی ان پر کیا بطور پیش گوئی تمام اولاد نبی اسد اہل پر

ایک ایسے کتاب پیدائش باب ۱۵ اور ۱۶۔ جب انا بن عرب ہوئے تھے
 تو ابراہیم پر جو بری تھیں غالب ہوئی اور دیکھ لیا کہ بری ہو گیا تاکہ تاریکی اور سپرانی ۱۳
 اور اوسے ابراہیم سے کہا یقین جان کہ تیری اولاد ایک ملک میں جو ان کا زمین پر دیسی
 ہوئے گئے۔ اور وہاں کے لوگوں کے غلام بنیں گے اور وہ چار سو برس تک
 اوہیں دکھ دیں گے یہ ذکر خدمت فرعون کا ہے جو بنی اسرائیل نے مصر میں رہ کر
 کی اور انہیں غلامی بیان موجود ہے اور اب بوجہ غضب پر غضب معاملہ برعکس ہوا
 اور بشارت میں اسکا بھی ذکر ہے تیسری دلیل بشارت شلیہ کتاب استشنا
 باب ۱۸ درس ۵ خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیری ہی
 بہائون میں سے میری مانند ایکابی برپا کرے گا تم اسکی طرف کان دہر لو ۱۷ اور
 سب کے مانند جو تو نے خداوند اپنے خدا سے جمع کے دن مانگا اور کہا کال
 نہو کہ میں خداوند اپنے خدا کی اور پھر فرعون اور ایسی شہرت کی آگ میں پھر فرعون
 تاکہ میں مر نہ جاؤں خداوند نے مجھے کہا اور نہوں نے جو کچھ کہا سوا چہا کہا ۱۸
 میں ادنکے لئے اور انکے بہائون میں سے تجھسا ایک بنی برپا کروں گا اور اپنا کلام
 اوسکے منہ میں ڈالوں گا اور جو کہ میں اوسے فرماؤں گا وہ سب ادا نہی سکے گا
 ۱۹۔ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری بات نہ کو نہیں وہ میرا نام لیکر کہے گا نہ سنے گا
 تو میں اوسکا حساب اوس سے لوں گا ۲۰ لیکن وہ بنی اسرائیلی گستاخی کرے کہ
 کوئی بات میری نام سے کہو جسکے کہنے کا میں نے اسی حکم نہ دیا اور مجھ کو نام سے
 کہے تو وہ بنی قتل کیا جاوے ۲۱۔ اور اگر تو اپنے دل میں کہے کہ میں کیونکہ جانوں
 کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں ۲۲ تو جاوے کہ کہہ کر یہ بنی خداوند کے نام سے
 کہے اور وہ جو اوسے کہا ہے واقع نہو یا لور انہو تو وہ بات خداوند نے نہیں
 ہی بلکہ اوس نے گستاخی سے کہی تو اوس نے مٹ ڈرا متی اور اس بشارت ہی

اپنا زمانہ ثابت کرنے کے لئے چند شاہد پیش کرتا ہوں شاہد اول قول بطریق
 مسیح علیہ السلام کے جواری کا ہوا اور ان کا قول تمام نصرائیوں کے لئے کافی ہے
 کتاب احوال باب ۳۰ ورس ۲۰ اب ای ہدائتوں جانتا ہوں کہ تم نے یہ نادانی ہی
 کہا جیسا تمہارے سرور دن (زہبی ہرچن باتوں کی خدا نے اپنی سب بیوں کی
 زبانی آگے سے خبر دی ہے کہ مسیح دیکھ اور ٹھٹھا دلیگا سو پوری کین ۱۹ ایس تو بکرہ
 اور متنبہ ہو کہ تمہاری گناہ مٹائے جاوین تاکہ خداوند کے حضور سے تازگی بخش
 امام آپنا اور سیوخ مسیح کو پہنچے جسکی منادی تم لوگوں کے درمیان آگے سے
 ہوئی ۲۰ قدر سے کہ آسمان اوستے لئے رہو اوستے تک کہ سب چیزیں ضیقا ذکر
 خدا نے اپنی پاک بیوں کی زبانی شروع کیا اپنی حالت پر آوین ۲۱۔ کیونکہ موسیٰ
 نے باب داوون سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے تمہاری بیٹیوں میں سے
 تمہاری لئے ایک بنی میری مانند اور ٹھٹھا دلیگا جو کچھ وہ تمہیں کہنے اوس کی سب بند
 اور ایسا ہوگا کہ جو اوس بنی کی نہ سے گا وہ قوم سے کٹ جائیگا ۲۲ بلکہ سب بیوں
 نے سوئیل سے لیکر پچھلون تک اندون کی خبر دی ہے ۲۵ تم بیوں کی اولاد ہو
 اور اوس عہد کے ہو جو خدا نے باب داوون سے باندھا جیسا ابراہام سے کہاتیری
 اولاد سے دنیا کی ساری گہرائی برکت پاوینگی ۲۶ تمہاری پاس خدا نے اپنے بیٹی
 لیخوع کو اور ٹھٹھا کی بھیجا کہ تم میں سے ہر ایک کو اسکی بیوں سے پیر کی برکت دی
 اس شاہد نے چند امر بیان کیے پہلی یہ کہ مسیح علیہ السلام کی بشارات میں تکلیف
 اور ثنائی مسیح علیہ السلام کا ہی بیان کیا ہے اور دیکھ اور ٹھٹھا اور شے ہے اور حبیب
 اور شئی دوسری یہ کہ تازگی بخش ایام آنے والے میں ۱۰۰۰ دن ہیں کہ مسیح علیہ السلام
 پہنچنا ملے ہوں اور پھر حضرت احمطہ کرنے جمیع نوع انسان کو کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
 کی ہے کما ورد فی الحدیث تیسری یہ کہ آپ آسمان پر ہیں اور آسمان جو محض زمین

چوتھی یہ کہ زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمانہ اعتدال ہوگا اور پہلی شریعت
 میں جو دو آئین تلخ سبب بغیر مزاج کے ملائی گئیں تھیں یعنی احکام سختی مقرر
 تھے وہ موقوف ہو جاویں گی یا سچوں یہ کہ اس اعتدال سے اعتدال شریعت
 مراد اور نبی منظر اور موصوم ہوتی ہیں خود تھے یہ کہ موسیٰ علیہ السلام کی آیات بشارت
 بنی اسرائیل کی وہی تھی کہ خداوند ابراہیم و اسماعیل سے ایک بنو میری مانند اور ہمارے دیکھا
 ساتویں یہ کہ سوای موسیٰ علیہ السلام کہ سہوئل سے بچا ہی بیون تک سہوئل کی زمانہ اس
 نبی کی خبر دی کہ اسٹوین یہ کہ وہ عہد جو خدا نے ابراہیم سے کیا تھا کہ تجھے دنیا کی ساری
 گھڑائی برکت پاویں گے وہ اس بنی کے وقت میں پورا ہوگا توین یہ کہ وہ بنی اب تک
 نہیں ہوئی دسویں یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پہلی ان بنی سے واسطے تصفیہ
 باطن بنی اسرائیل کو آئے تھے کہ اس بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو وقت میں کہیں بنی ادبی
 سے ہلاک ہو جاویں اور مشیت ہی ایک جزو اسی تعلیم کا ہو گیا رہوین یہ کہ بشارت
 موسیٰ میں جملہ تمہاری بہائون میں سے ہے اور جملہ تیری درمیان نہیں ہو اگر وہ تو شریعت
 بابرہ پس ان امور سے بدعامیر استی زائد ثابت ہو گیا والحمد للہ اور یہ شاید ہی ایک
 بشارت ہو اور نام اسکا بشارت بطرس یہ ہوا سوال بنی عیسیٰ اور بنی ایذا اخیر البقیہ
 علیہ السلام ہی بنی اسرائیل کو بہائی مثل بنی اسماعیل کو بنی اور اس شاید ہی پیدا ہونا
 اویں یہ بنی کا کسی ایک کی اولاد ہو یا تخصیص بنی اسماعیل کی ثابت ہوا اور عاقبت ثابت اویں
 بنی کا یہ تخصیص بنی اسماعیل کی جو اب تخصیص اور آیات سے ہو گئی جو بنو عیسیٰ اس
 عموم سے بوجہ معوضیت اور تنافی انقض و تکلیف جہونی اور سند معوضیت کی تمہاری
 رسول پوس کا قول ہو رویمون کا نوان خط ورس ۱۲ حبیب الگہا ہر کہ میں نے یعقوب
 سے محبت رکھی اور عیسیٰ سے عداوت اور نیز بوجہ رجحان و انہی حصہ نبوت کو جو
 بوجہ بڑائی آپ کو حاصل تھا یعقوب سے کہ ہاتھ اور تسکین شری کا یہ ہی کتاب

پیدائش باب ۲۵ درس ۲۹۔ اور یعقوب نے لپٹی لکائی اور عیسو جلستہ آیا اور
 وہ ماندہ ہو گیا تھا۔ ۳۰۔ اور عیسو نے یعقوب سے کہا اس لال لال بن سے بھیجی کچھ
 کھانے کو جسے اسلئے اوریکا نام ادا دیا ہوا۔ ۳۱۔ تب یعقوب نے کہا آج ہی اپنے
 پہلوٹی ہونیکا حق میرے باقیچہ ۳۲۔ عیسو نے کہا دیکھ میں تو مرنے جاتا ہوں
 پہلوٹا ہونا میرے کس کام آوے گا ۳۳۔ تب یعقوب نے کہا آج ہی مجھے پاس قسم
 کہا اوس نے اوس پاس قسم کھائی اور اوس نے اپنی پہلوٹی ہونیکا حق یعقوب کے
 ہاتھ پر ۳۴۔ یعقوب نے عیسو کو روٹی اور مسور کی دال دی اوس نے کھا یا اور چا اور
 اوٹھ کر چلا گیا سو عیسو نے اپنی پہلوٹی ہونیکا حق ناچیز جانا اور نیز بسبب اڑا لیتا
 یعقوب علیہ السلام کے حق بالیقی عیسیٰ علیہ السلام کو اسحاق علیہ السلام سے اور سدا
 اس امر کی یہ ہے کہ کتاب پیدائش باب ۲۴۔ ۲۵۔ اور یونہی کہ جب اشحاق بوڑھا ہوا
 اور اوسکی آنکھیں دھندلا گئیں اب کہ وہ دیکھ نہ سکتا تھا تو اوسنے برسی بیٹی عیسو
 کو بولایا اور کہا ائی میری بیٹی وہ بولا دیکھ میں حاضر ہوں ۳۶۔ تب اوسنے کہا اب دیکھ
 میں بوڑھا ہوا اور میں اپنے مرنے کا دن نہیں جانتا ۳۷۔ سو اب میں تجھ سے منت
 کرتا ہوں کہ اپنے بیٹا راہبا تر کش اور اپنی کمان لے جنگل کو جا اور میرے لئے شکار
 کر۔ اور میرے لئے لذیذ کھانا جیسا کہ میں چاہتا ہوں تیار کر اور میرے آگے
 لاکھ میں کھائوں تاکہ میں جی سے اپنے مرنے کے آگے تجھے برکت بخشوں ۵۔
 اور جب اشحاق اپنی بیٹی عیسو سے باتیں کرتا تھا تہا رفقہ نے سنا اور عیسو جنگل
 کو گیا کہ شکار مارے اور لے آوے ۳۸۔ تب رفقہ نے اپنی بیٹی یعقوب سے یہ کلام ہو کر
 کہا کہ دیکھ میں نے تیرے باب کی بات سنی کہ تیرے بہائی عیسو سے یہ کلام
 ہو کر کہا کہ ۳۹۔ میرے لئے شکار لا اور میرے واسطے لذیذ خوراک لیا کر تاکہ میں
 کھائوں اور باقی مرنے سے پیشتر خداوند کے آگے تجھے برکت بخشوں ۸۔ سو اب

اب میرے بیٹے اوس تک کہ مطابق جو میں بھی دیتی ہوں میری بات کو مانو اب کئی
 میں جاسکے وہاں سے کہتی کی دو اجبی اجبی کہ میرے پاس لا اور میں میرے باپ
 کے لئے اوس سے لڑی کہانا جیسا کہ وہ چاہتا ہے لکھا تو گئی ۱۰۔ اور تو اوس سے
 اپنے باپ کے پاس لا بیو تاکہ وہ کہاوی اور اپنے سر سے سے پیشتر تیرے برکت بخشے
 ۱۱۔ تب یعقوب نے اپنے بار بقیہ سے کہا کہ دیکھ میرے بہائی عیسو کے بدن پر بال
 ہیں اور میرا بدن صاف ہے ۱۲۔ شاید میرا باپ مجھ پر چھو دی اور میں اوس پاس
 دعا باز سا بھڑوں اور برکت نہیں بلکہ لعنت ۱۔ اپنے اوپر لوں ۱۳۔ اوس کے مانی
 اوس سے کہا کہ تیری لعنت تجھ پر ہووے اسی میرے بیٹی تو صرف میری بات مان
 اور جاسکے میرے لئے اور میں لا ۱۴۔ اب وہ گیا اور اد نہیں اپنی مان پاس لے آیا
 اور اوسکی مانی لڑی کہانا جیسا کہ اوسکا باپ چاہتا تھا لکھا یا ۱۵۔ اور بقیہ نے اپنے
 برٹھو عیسو کی نفیس پوشاکیں جو کہ میں اوس پاس تھیں لیں اور چھوٹی جی یعقوب کو
 پہنائیں ۱۶۔ اور بکری کے بچوں کی کہاں اوس کے ہاتھوں اور اوسکی گردن پر جھان بال
 نہ تو لکھو ۱۷۔ اور اوس لڑی کہانا نے اور روٹی کو جو اوس نے طیار کی تھی اپنی جی یعقوب
 کے ہاتھ دی ۱۸۔ اب اوس نے اپنے باپ پاس آئے کہا اسے باپ میری وہ بولا دیکھ
 میں ہوں تو کون ہے میری بیٹی ۱۹۔ یعقوب اپنے باپ سے بولا کہ میں عیسو ہوں
 تیرا بیٹا جیسا تو نے مجھے کہا میں نے ویسا کیا اور میری شکار میں سے
 کچھ کھائے تاکہ توجی سے مجھ پر برکت بخشے ۲۰۔ اب اضحان نے اپنی بیٹی سے کہا کہ یہ بونکر
 ہوا کہ تو نے ایسا جھلایا ہے اسے میری بیٹی وہ بولا اسلئے کہ خداوند تیرا خدا میری
 اسے لایا ۲۱۔ اب اضحان نے یعقوب کو کہا کہ اسے میری بیٹی دیکھ ویک آمین تجھ پر ہوں
 کہ وہ میرا بیٹا عیسو ہے کہ نہیں ۲۲۔ اور یعقوب اپنے باپ اضحان کے پاس گیا اور
 اوس سے اوس سے چھوٹے کہا آواز تو یعقوب کی ہے میرا بہتہ عیسو کے من ۲۳۔ اور

اور اوس نے اوسے پہچانا اسنے کراوسکے ہاتھوں پر اوسکی بہانی عیسو کی طرح
 بال تو سوا اوسنے اوسے برکت دی ۲۴ اور کچھ تو میرا وی تیشا عیسو پر وہ بولا کہ میں ہی
 ہوں ۲۵ تب اوسنے کہا کہ تو میری پاس لاکھ میں اپنی بیٹی کے شکار سے کچھ لیا ہوں تاکہ جی نہ
 سچے برکت دون سو وہ اوس پاس لایا اور اوس نے کہا یا اور وہ اوسکے لڑخی لایا اور
 اوسنے بی ۲۶ پھر اوسکے باپ اضمخاں نے اوسے کہا کہ ای میرے بیٹے اب نزدیک آ
 اور مجھ پر دم ۲۷ اور وہ نزدیک گیا اور اوسے چو ماتب اوسکے لباس کی پاس
 پائی اور اوسے برکت دی اور کہا کہ دیکھ میری بیٹی کی بیچ اوس کہیت کی بیچ کی مانند جہین
 خداوند نے برکت بخشی ۲۸ خدا آسمان کی اوس اور زمین کی چکناچی اور راج اور
 می کی زیادتی تجھ بخشی ۲۹ تو میں تیری خدمت کریں گرو میں تیرے کسے جہین تو اپنے بہا
 کا خداوند ہو اور تیری مان کی بیٹی تیری اگی ختم ہو دین ہر ایک سے جو تجھ پرست کہہ لیں ہوں
 مگر وہ جو تیرے لڑی برکت چاہے مبارک ہو دے ۳۰ اور یوں ہوا کہ جون اضمخاں لیسو
 کو برکت دی چکا اور یعقوب اپنے باپ اضمخاں کے حضور سے اکر چلا وہ نہین اوسکا بہانی
 عیسو اپنے شکار سے پھر ۳۱ اوسے بھی لڑید کہا نا پکا یا تھا اور اوسے اپنے باپ
 پاس لایا اور اپنے باپ سے کہا کہ میری باپ اٹھیں اور اپنے بیٹے کا شکار کہائے
 تاکہ آپ جی سے مجھے برکت دیوں ۳۲ اوسکے باپ اضمخاں نے اوس سے پوچھا
 کہ تو کون ہے وہ بولا میں عیسو تیرا پہلو ٹھاٹھا ہوں ۳۳ تب اضمخاں لبت کا بنا اور وہ
 بولا وہ کون تھا اور کہاں ہے جو شکار کر کے میرے پاس لایا اور میں نے سب
 میں سے تیرے آئی سے آگے کہا یا اور اوسے برکت دی ہاں وہ مبارک
 ہو گا ۳۴ عیسو اپنے باپ کی باتیں سنتے ہوئے شدت سے چلا چلا اور
 یخوت پہنٹ کر دیا اور اپنے باپ سے کھا مجھ پر برکت دیجو ۳۵ وہ بولا کہ تیرا بہانی
 دعا آیا اور تیری برکت لگیا ۳۶ تب اوسنے کہا کہ اوسکا نام یعقوب ہے اب نہین کہ اوسے دوبارہ

اورنگ آباد سے میری بیوی کو بھوکا حق لے لیا اور دیکھا اب دسویں میری برکت لونی
 پھر دسویں کو لے لیا تو کئی برکت نہیں رکھتی چوری ۱۷۳۵ - اصحاق کی
 عیسو کو بچا دیا اور کہا کہ دیکھتے تیرا خدا دیکھا اور اس کے سب بہائیوں کو اس کی
 مبارکزی میں دیا اور راج اور می اور بخشی اب میری بیٹی تیری لئے میں کیا کروں ۱۷۳۵
 تب عیسو نے باب سے کہا کیا آپ پاس ایک ہی برکت تھی اسی میری باب بھی مجھ پر بھی
 دیکھتے اسی میری باب اور عیسو جلا چلا کر رو دیا ۱۷۳۵ تب اس کے باب اصحاق کی جواب دیا
 اور اس سے کہا کہ دیکھتے میں کی چکنائی سے اور اوپر کے آسمان کی اوس سے
 تیرا قیام ہو گا ہم - اور تو اپنی تلوار سے زنگانی لبر کرے گا اور اپنے بہائی کی خدمت
 کرے گا اور یوں ہو گا کہ جب تو تردد میں پڑے گا تو اس کے جواب اپنی گردن پر سے
 توڑ کر پھینک دے گا ۱۷۳۵ - اور عیسو نے یعقوب سے اس برکت کی سبب جو او
 باب کی اوسے بخشی کہ نہ رکھتا اور عیسو نے اپنے دلیں کہا کہ میری باب کی غم کو دن بھر
 میں تب میں اپنی بہائی یعقوب کو مار ڈالوں گا ۱۷۳۵ - اور رلیفہ کو اس کی بیوی عیسو کی
 بہن میں کہی گئیں تب دسویں اپنی بیوی یعقوب کو بلا بھیجا اور اس سے کہا کہ دیکھتے تیرا بہائی عیسو
 تیری لڑکی اس کی گتہا کہ سختے مار ڈالی ۱۷۳۵ سوا سلی اسی میری تو میری بات مان لو
 حاران میں تیرا بہائی لابن کو پاس بہاگ جاہم - اور تیرے دن اس کے ساتھ رہتے کہ تیری
 بہائی کی جنجالا ہٹ جاتی نہ ہے ۱۷۳۵ اور تیری بہائی کا غصہ تیرے نہ پھرے اور جو تو اس
 کیا سو پہل جاؤ تب میں تجو وہاں سے بلا بھیجوں گی میں کیوں ایک ہی دن تم دونوں کو کہو
 کہیں بیابان خنزیر و غصب کہ حضرت عیسیٰ ان غم سے خارج ہوئی اور اور دلا دیا ہم
 علیہ السلام کی توجہ خراج ابراہیم علیہ السلام کی خراج یسین پس یسین دلائل کو اس
 لفظ عام سے وہی خاص نبی اسماعیل ہے مراد ہونی وہاں دلا دیا وہ دوسرا
 شہا مارا خلیل پوٹا پہلا باب ۱۷۳۵ - اور یو جہا کی گواہی یہ کہ جب یہود یونان

ہر دو مسلم کا ہمنون اور لادریوں کو بھیجا کہ اوس سے پوچھیں کہ کون سے ہے اور اوس سے اقرار
 کیا اور انکار کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں مسیح نہیں ہوں ۱۲ تب اوتھون نے اوس سے پوچھا کہ
 تو ایسا کہتے اوس سے کہا میں نہیں ہوں پس آیا تو وہی بنی سے اوس سے جواب دیا نہیں
 الخ یوحنا حشر ۲۲ بن اور یہودیوں کے یہی سوال کئے سوال اول دعویٰ مسیحیت
 تھا اور دوسرا سوال دعویٰ الیاسبت ہوا اور ان دونوں سے حضرت بھی نے انکار کیا۔
 تیسرے کے ایک بنی سے سائنہ لفظ ہی کہ سوال کیا اور یہ لفظ حضرت سے کہ وہ بنی ابن کتاب
 میں مشہور تھا اور اوس سے ترجمہ ہند یہ مطلب ہے امیر کہ میں اس لفظ ہی پر اسی بشارت مشلیہ کی
 طرف اشارہ کیا ہے پس حضرت یحییٰ اور علما ہی یہود اور پادریان امیر کہ کے نزدیک ہشہ
 بشارت مشلیہ ایک رسول غیر مسیح ہے اور وہ سوای محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
 کون ہے اور تیسرا سوال یہود کا باوجودیکہ نبوت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بنی اسماعیل
 اور بنی قریظہ اور مکہ معظمہ میں ہیں اور مشہور ہے اوس کے زعم باطل کے موافق تھا کہ وہ بنی ہم
 میں پیدا ہون گئے اور آیات اللہ کی مخالفت سے ادا کو کیا عرض متی حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کہ یہی بشارتیں کتاب الہی میں موجود تھیں مگر ایمان نہ لائے اور آیات اللہ کی مخالفت ہو
 نہ ڈرے یا استخانا سوال کیا کہ اگر یہ دعویٰ کریں گے کہ میں یہ بنی ہوں تو اون بشارت
 سے جن میں مقام پیدائش اور زبان پیدائش اور قومیت اوس سے بیان ہے ان کی کذب
 کرینگے تیسرا شاہد اس بشارت میں ایک کلمہ میری مانندہ ہے اور یہ کلمہ اس امر کو بیان
 کیا ہے کہ یحیٰ بن موسیٰ علیہ السلام کو مثل ہون گئے پس اظہار اس شاہد کا یہ ہے کہ موسیٰ
 علیہ السلام کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک بنی اسرائیل میں ہی انبیاء ہی گذرے اور
 بنی اسماعیل میں سوای ذات مطہرہ کوئی ایسا بنی اول و آخر نہ ہوا بنی اور یہ انبیاء موسیٰ
 علیہ السلام کے مثل ہو چکے بنی بنی کے کذاب کو متبوع سے کیا نسبت اور نہ کوئی اسکندری
 رچ ذات پاک سمیعنا عیسیٰ علیہ السلام سوکار خانہ عیسوی اول سے آخر تک کا یہ نام موسیٰ

بر خلافت ہی شلیت کا کیا ذکر دیکھتے ہو عیسیٰ علیہ السلام یہ باب پیرا ہوئے ہیں اس کے
 نزدیک مصلوب ہو کر آپ کے رسول پولس کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اسٹے
 عند رحمت ثابت ہے اور نیز آپ کے نزدیک تین روز تک دوزخ میں رہے اور وہاں
 آپ لوگوں کے واسطے نکلیے اور ثانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سزا و جزا کے لئے
 ہیں اسے پھر آپ شریف عیسیٰ بن حواری ایک دو حکم کے بہار و رسول پولس نے
 کوئی حکم باقی نہیں چھوڑا حکم ختم کر کے کی نسبت قید و اہدیت لگی ہوئی ہے اور یہ بھی کتاب
 الہی میں مذکور ہے کہ جو اس حکم کو سنا لاوے گا و اپنی قوم کے کٹ جائیگا تمہارے
 رسول پولس نے ایک سخت موقوف کر دیا آپ نے نکاح نہیں کیا اگر آپ کی امت و اولاد و خاندان
 کہا آپ سے کوئی منجھڑ جس سے دریا کا پانی نہیٹ جائے یا کم ہو جائے یا سو کہ جائے نہیں ہو
 بطور منجھڑ آب نے کسی مٹی سے بانی جاری نہیں کیا آپ نے منجھڑ منقلہ نہیں کی اگر آپ کی امت
 میں کوئی فرعون نہ تھا آپ پر بدترین کوئی خلیفہ نہیں ہوا انتقال سے پہلے آپ کو
 کوئی زمین نہیں دکھلائی گئی کہ آپ کی وفات ہوگی وہاں کوئی گھر نہیں ہوگا آپ جہاں سارے زمین
 کو رہتا تھا آپ کے یہاں بھڑا عجائز نہ تھا آپ کے یہاں دشمن سے قتل ہونے کے بعد انتقام
 لینے کی صورت نظر نہیں آتی اور بارگاہ موصوہ میں تمام کارخانہ اس کے خلاف ہو اس لئے کہ
 کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام آپ سے پیدا ہوئے کہ مصلوب ہوئے اور نہ بنو بن
 عند رحمت دوزخ میں داخل ہیں ہر سے صاحب سزا و جزا ہے ہزاروں حکم شریفیت
 موسوی میں اور کتاب اخبار میں یہ احکام منقول ہیں حکم ختم شریفیت موسوی میں
 باقی ہے اور یہود اس حکم کو سب جلاتے ہیں آپ نے نکاح کیا اور آپ کی اولاد ہی ہوئی
 اور اس پر جس تک ظاہر ہو نکاح شریف علیہ السلام کی خدمت میں رہی آپ کی
 امت نے اگر عید اللہ ہی پر کہا کہ خدا اس میں توبہ میں آپ کی نسبت نہیں ہے
 آپ کے خداوند نے موسیٰ سے کہا ایک میں سے نبی ہے فرعون اس کے لئے خدا سامی یا

اور تیرا پہلانی بارون تیرا پیغمبر مگر اس دس میں باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون
 کا خدا بولا اور آپ کے لئے پیغمبری بارون علیہ السلام کی ثابت کی مگر عیاں اس کے وجود
 نے پوجہ محال ہوئے معنی حقیقی اور کمال حقیقی کے اوس لفظ کو معنی بجا پیر چل گیا جیسا کہ
 لفظ اس امر کی طرف پیشرو اور ان نادانوں کی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل ایک
 بے باب پیدا ہوئی وجہ سے ایک خدا کا بیٹا قرار دیا اور رحمان کے غضب سے نہ در
 نہ معلوم کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام قتل ہوا تو باب پیدا ہوئی سبب سے خدا کے پیغمبر
 پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام جنکی نہ مال سے نہ باب اور انکو اپنی بات پر اللہ فرمایا اور فرمایا
 اپنی روح پہونکی کیا تیریں کی کچھ شق قلمزم اور خشکی راہ قلمزم مشہور ہے اور حجر موسیٰ
 سے پانی کا جاری ہونا بھی طشت از بام و ایک فرعون مشہور ہے اور کل فرعون موسیٰ
 ضرب الشل تو اور آپ نے ہجرت مدین کی طرف بستیب اس کے می کے تو حضرت یوشع
 علیہ السلام آپ کے بعد خلیفہ ہوئے وقت رحلت زمین شام آکھو دکھانی گئی کہ آپ کی
 امت کو شہر طاعت یہ زمین عطا ہوگی کتاب استننا باب نمبر ۳۰ اور موسیٰ
 مواب کو میدانوں سے جو کی پہاڑ پر بسک کی چوٹی پر چویر جو کی مقابل جو چڑھ گیا اور
 خاوند فرساری زمین حلاوت لیکے دان تک اوسکو دکھانی جن بن قلمزم شک ہوا
 اوسکو خشک کر نیکی واسطے آپ کو لئے ہوا مسخر ہوئی اور سلوی ہی ہوا ہی لاتی ہو
 پر اور تہہ میں ابرسا کی رہتا تھا مدین سے دس برس کے بعد اگر فرعون سے انتقام لینا
 شروع کیا فارون کو حکم موسیٰ زمین نکل گئی آج صبی بارگاہ موسیٰ میں یہ امور
 موجود ہیں بواسطہ اسی مملکت کی جسکو کلمہ میری مانند بیان کر رہی بارگاہ احمدی میں
 بھی موجود ہیں آنحضرت دو بندوں سے پیدا ہوئے اور ذکر صلب و رضح و روض و روض
 جو ہمیں اللہ جلے شریعت احمدی میں سنرا و جزای انار رسول اللہ بالسیف زبان فی رحمان
 اسرار شادی کتب فقہ میں حکام دیکھ لو اکثر حکام کا سیسی اس حکم میں سی شریعت کی کر رہی

اور جو ملاقات و رمی باطل سے متعلق ہیں بتنا ہی چند مقررہ اور اس مسئلہ سے متعلق
امام المسلمین کے تفسیر میں اس کے بعد کہ بحال قرآن میں متقدمہ نیکو حدیث النکاح من
سنی من رخصت عن سنی فایس منی وادھر اور پھر نکاح ہی کو اور آپ کر آل شریفین
اور بعد ان اسے موجود ہے اس شہد ان لا الہ الا الہ و شہد ان محمد عبدہ و رسولہ مبارک علیہ
اور انت کہ ایسی پرچارے جان کر مملو کی اور تنگی پر یا اور جاری ہو یا پانی کا شہد ثری عادت
اسے کہ ایک اور ملازمین جعفری جو خلافت صدیق مصلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہو اور وہ کوسلیہ
پھر ہی ہو اور میری سوا کسی بھی کہ خوار ذلت حضرت صدیق میں بعد انتھان مندرین ہوا و کہ
نکاح تحریر کر دیا اور فرما کر کہ اگر آپ غیبت میں ہوں تو میری آپ پر عارض ہوتی نبوت
کو خدائی سمجھتے تھے اور بعد از تادم و موصوفہ جو انکا جو دار الاسلام تھا مواضع لیا حضرت صدیق
صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد از ملاع پانچ حضرت علماء ابن جعفری کو کہ سالانہ مقرر کر کے لشکر
اوس طرف روانہ فرمایا ایک روز اس سفر میں وقت قیام لشکر کو جو قمریہ میں تھا انہوں نے
اس اسباب و اسباب دازنہاگ کو لشکر کو بہت تکلیف دے کر آخر حضرت علماء ابن جعفری نے
اس طرح کا طوطی افتاب تک مشغول بد عارض ہوا پھر مہر تہا وینے باز و منہ خیمہ جاری یا غیب
سویک زمین پر پانی موجود ہوا علی اختلاف الروایین اور اس سے سب کو گونہ و
ایا اور اونٹ بھی مع سامان و اسباب کی اگر ایک تو یہ کہ راستہ مثل حجرہ موسیٰ علیہ السلام
جاری ہوئی بانی کے تہہ ہر غریب عصا یا شہرین اور سلوی کے ہوتی اور دوسری کہ راستہ
بہت دور گزرتی وہ پر فتح پائی وہ نہاگ کہ ہوش و این میں مقیم ہوئی حکم سالار نے
لشکر فرمایا کیا راستہ میں درامی عمیق پڑا لاس کشتی میں خوف بہاگ تھا ہر کھانا
کا ہوا اس حضرت علامہ نے اسکا کھڑا اور یامین دالدا اور یہہہ سے لگے یا الرحمن
یا رحیم یا کریم و یا خدا یا صمد یا حمی یا قیوم لا الہ الا انت یا ربنا انا عجب کرنے فی سبیلک اغنی
لنا سبیل اللہم ذریا کا پانی اتنا بھی نہا کہ جانور دن کو کہہ ہی ہیگ حواہن اسطرح

تمام لشکر دریا سے باز دیا اور پھر فتح پا کر اور نہ یا کو اسی طور پر عبور کر کے اپنے مقام پر
 آکر رہا گیا اور حضرت علیؑ کی شیعہ جلیفہ ان کے سامنے سے یہ خبر سن کر بہت اور نہ یا جلیفہ
 سونے علیؑ کے ساتھ اپنے بیٹے کی طرف سے ان کے پاس آ کر وقت میں پہنچ کر ان سے کہنے لگی اور ان
 سے یہ بھی پوچھا کہ حضرت علیؑ کی شیعہ جلیفہ نے ان کے پاس سے یہ خبر سن کر بہت اور نہ یا جلیفہ
 آویس بن مہزیار کے پاس سے یہ خبر سن کر بہت اور نہ یا جلیفہ نے ان کے پاس سے یہ خبر سن کر بہت اور نہ یا جلیفہ
 اور ان کے پاس سے یہ خبر سن کر بہت اور نہ یا جلیفہ نے ان کے پاس سے یہ خبر سن کر بہت اور نہ یا جلیفہ
 نبیہ خلیفہ عبید اور ان کی قیامت انشا اللہ تعالیٰ حضرت علیؑ کی شیعہ جلیفہ نے ان کے پاس سے یہ خبر سن کر بہت اور نہ یا جلیفہ
 سامیہ کی شیعہ جلیفہ نے ان کے پاس سے یہ خبر سن کر بہت اور نہ یا جلیفہ نے ان کے پاس سے یہ خبر سن کر بہت اور نہ یا جلیفہ
 اور ان کے پاس سے یہ خبر سن کر بہت اور نہ یا جلیفہ نے ان کے پاس سے یہ خبر سن کر بہت اور نہ یا جلیفہ
 رہتا تھا اور آپؐ کی بہن عمارتیں بنا رہی تھیں وقت دیکھ کر آپؐ کی شیعہ جلیفہ نے ان کے پاس سے یہ خبر سن کر بہت اور نہ یا جلیفہ
 ہجرت ہو دیں آپؐ کو کہہ کر ان کے پاس سے یہ خبر سن کر بہت اور نہ یا جلیفہ نے ان کے پاس سے یہ خبر سن کر بہت اور نہ یا جلیفہ
 سوچا مثلاً ان کے پاس سے یہ خبر سن کر بہت اور نہ یا جلیفہ نے ان کے پاس سے یہ خبر سن کر بہت اور نہ یا جلیفہ
 مخالفت کا رخ کر دیا اور عیسائی کے پاس سے یہ خبر سن کر بہت اور نہ یا جلیفہ نے ان کے پاس سے یہ خبر سن کر بہت اور نہ یا جلیفہ
 کہ عیساؤ اللہ خدا یا ابن خدا اور منبر میں کیا نہا سب سے پہلے ان کے پاس سے یہ خبر سن کر بہت اور نہ یا جلیفہ
 کا بیسواں درجن ہے لیکن وہ بھی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات سہرا نام سے کہے جسکو
 کہتے ہیں ان کے پاس سے یہ خبر سن کر بہت اور نہ یا جلیفہ نے ان کے پاس سے یہ خبر سن کر بہت اور نہ یا جلیفہ
 اس دور کے نظریات پر مبنی تھا کہ یہاں پر حق سلام اللہ علیہم جنہیں پر ہمارے طور پر
 حمل ہو سکتا ہے مگر وہ ان کے پاس سے یہ خبر سن کر بہت اور نہ یا جلیفہ نے ان کے پاس سے یہ خبر سن کر بہت اور نہ یا جلیفہ
 باوجود ان کے پاس سے یہ خبر سن کر بہت اور نہ یا جلیفہ نے ان کے پاس سے یہ خبر سن کر بہت اور نہ یا جلیفہ
 حمل نہیں ہو سکتا اور بصورت تحقیق ہمارے نزدیک بھی حمل نہیں ہو سکتا ہے اور
 اصل حمل پر بصورت فرض کوئی فائدہ اسکی ذکر کا نظر نہیں آتا اولیٰ اشیاء کلام

الہی میں کیا ابتدا پس ان جو جو اس میں ابتداء رکھیں وہ اللہ کے کلامیان ہوں
 اور جو نہ ابتداء نہیں کرتے ان کے لئے زیادہ دیر کیا جوتہ وہ کہ کہ بعض رسالت عہد
 رسالت کے لئے بنائے اور وہ رسالت مقدسہ ہر ایک علیہ السلام کی بشارت کی تھی کہ جو
 کہ بتا رہا تھا انہوں نے انہی خدای اور روح قدس کے خدائی کا دعویٰ کیا اور اپنی اور
 روح القدس کی طرف دعوت کی اور روح القدس کے نام سے جو کہ کہا کہ اپنی روح خود اللہ
 میں ہر القول فی ہر پٹی شہر اور ہر مقام پر ہر کبرہ قتل بھی کر دیتے تھے وہ اللہ ہی پورا کر دیا
 آپ کیا شہید آپ کو قتل کیا میں باقی رہتا ہے پس وہ لو اس میں کہ مطالبہ بھی ہر حق سے
 نہ ہو اور کوئی نیا دعویٰ علیہ السلام کے مثل ہو نہیں سکتا پس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ہر شہر بشارت ہر شہر ہی وہو المطارب سوال بالتحقیق اور ہر شہر بشارت ہر شہر
 علیہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول حق میں ہر وقت اللہ کے حق میں واسطہ صدیقہ کلام اللہ
 میں نازل ہوا اور روح القدس ہر وقت ہر مقام پر اللہ کے لئے بنائے ہیں اور انہوں نے وہ دعویٰ
 انہی خدائی کا کیا اور نہ روح القدس کی طرف دعوت کی بلکہ اللہ ہی کے ہر حق میں
 شروع کیا انی عبد اللہ انانی الکتاب وخلقنی نیا وخلقنی مبارک انیما کنت وادعانی
 بالصلوٰۃ والاکوۃ بادمیت چتا اور نہ مصلوب ہو بلکہ بل رفوہ اللہ انیما کنت چتا میں
 قرآن شریف میں نازل ہوا اور نہ انہوں نے انہی کو خدا کا بیٹا کہا بلکہ بشارت ہر ماہ میں
 برائے کوئی اس دعویٰ کو جو جو وہ اور کلام اللہ شریف میں سورہ مائدہ کا رکوع اخیر
 لاف قال اللہ یسعی ابن مریم اسی نزات میں نازل ہوا اور صدا جگہ کلام اللہ شریف
 اور احادیث میں بشارت کی ثابت ہوا لہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک
 ہر اکام یہ بھی تھا کہ یہ عقیدہ باطل ہے جو اس میں ہے علی تحقیق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 کی حق میں یہ در میں نہیں ہو سکتا تو اس لئے کہ کمال سبب اور کیوں یہ در میں
 نہ ہو یا کیا جو اب حسب قول شہور ہر جگہ محل است فارست ہر جگہ محل است خدا

ہمیشہ مقابلہ حق و باطل میں ضرور ہوا کیونکہ الباطل کان زہو تھا ایسی ہی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانہ میں مقابلہ حق و باطل تھا باطل نے بھی اپنا سامان
 و سردار کیا کہ مقابلہ کیا اور آخر ملاک ہوا سردار اس لشکر باطل کو مسیلہ کذاب اور اسو
 عیسیٰ تھی اور انہوں نے شروع شروع میں بہت کچھ زور شور کیا اسو عیسیٰ نے حکام
 علیہ تھا آخر زمانہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بعد از ندا دعویٰ نبوت کیا اور شاہین نے اسکو
 سامنے کر کے مقابلہ کیا اور بہت کچھ شہید بھی ظاہر ہوئے اور بعض الناس کا لانا نام نہ اسکی
 اطاعت قبول کی اور سات سو آدمی جمع کر کے لڑائی شروع کی اور تہوہ و زمانہ میں ملک
 میں لڑ لیا پس اسی اثنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے کہ فرماں واجب ہے
 لکھا کہ اسکو قتل کرنا چاہیے چنانچہ فیروز اور قتیبہ اور داؤد نے اسکو دارالبواہرین میں پہنچایا
 اور ہر چند شیطان نے ساتھ دیا مگر اللہ کو سامنے کیا پیش جاوے چند بار انکو ارادہ سو
 خبر دی اور جب وقت نقب پکڑا و سکی کہ میں گھس گھس بھی اوسو جکا دیا مگر وعدہ الہی پورا
 ہونا تھا کیونکہ کہتے ہیں اور سب اسکا سر کشتی ہو تمام لشکر باطل حبسو اوسو اپنا سپہ سالار بنا
 لیا اور گیا اور آوازہ حق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بلند ہوا حق یعلو ولا یغلب علیہ سب کچھ
 سو مقام عقربار میں لڑائی ہوئی اور حضرت حال خلدہ الدہنی دارالخلو و سر لشکر اہل
 یحییٰ اول باطل نے بہت کچھ زور مارا مگر حق کب لڑ سکا آخر حق نے علو پایا اور باطل مغلوب
 ہوا اور مسیلہ کذاب کو جہاں میں مطلع کر غلام وحشی ابن حرب نے اپنے سانگ و زخمی
 کیا اور سبکال ابن خراشہ نے سرور سے قتل کر دیا پاک سے جدا کر کے وار جہم کو پہنچایا کہ
 دس ہزار یا اکیس ہزار کا علی اختلاف الروایتیں جو اس لڑائی میں کفار و کائنات پہنچے
 او لکھا سردار غی میں یہ دوسرا وہن کا بیان حال یہ تاکہ تمہیں حق و باطل میں جو جاد
 اور مسیلہ کی پیشین گوئی تھی کہ چار املاک عراق یمن پہنچے گا کتب پہنچے گا سب سے
 دوزخ میں گیا اور چند کلمہ خرق عادت میں جن پہنچے کہ سرور پر ہاتھ پیر کی

زبان باہر نکل کر کسی کوئی نہ کر لیا کسی کو قتل نہ کیا ایک شخص کی انکھ میں درد تھا برکت ہاتھ
 مبارک سے بہت لگوا ایک درخت سنیر کو بچے اٹھو و خود کو خشت ہو گیا اور مختار ہی جو
 بنی نہا لبد زمانہ خلافت نبوت ہوا اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی
 تھی یہی نتیجہ ماکیا بنی اہدق من اللہ قیلا سوال اس ورس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی سرجون قتل
 نہیں ہوتا اور ہو تو وہ مسئل نبوت پر جواب دل مطابقت قبل مع دعوت الی
 غیر الہی نہ فقط قتل جواب دوم بیان بنی بنی رسول اور کوئی رسول قتل نہیں ہوا
 اور نہ ہی کسی اللہ بعض نبی پر حق شہید نہیں ہوا مال مالہ لا متیاد شہادت بنی رسول
 میں کیا شی ہے کہ اول جائز ہو اور دوسرے ممنوع جواب شبہ حقیقت شریعت و عدم سب قتل
 رسول اللہ سے شبہ پرتا ہے اور قتل نبی کو جو تابع شریعت ہے شبہ نہیں پڑ سکتا اور سوای
 ذیل عقلی کی استقراء تمام اور تمام فرقان مجید میرے اس دعویٰ کی دلیل ہے سوال پانچویں
 باب سبیل یوحنا میں ہے ورس ۷۸ کیونکہ اگر تم موسیٰ پر ایمان لائی تو مجھ پر ہی ایمان لائی کہ
 اوس میرے حق میں لکھا ہے ہم لیکن جس حال کہ تم اوسکی نوشتہ نکلوتین کہ کرو کہ تو میری
 باتوں کو کیونکہ یقین کرو کہ جواب یہ بشارت بقول پطرس اسکا مشار الیہ نہیں ہو سکتی
 اور مشار الیہ اسکا بشارت طلوعی ہے اور وہ استغنا کی باب تیسویں میں اس طرح مکتوب
 ہے اور یہ وہ برکت ہے جو موسیٰ مرد خدا نے اپنی مرضی سے اکی بنی اسرائیل کو بخشی اور اوسنی
 لکھا خداوند سینا سی آیا اور میرے طلوع ہوا اور فالان کی ہی پہاڑی وہ جلوہ گدہا اور
 انہیں جملہ میرے طلوع ہوا میں بیان رسالہ سچی کام اور یہ قول موسیٰ ہے جو جملہ میرے
 حق میں لکھا ہے کہ غائب ہو چوتھی دلیل بشارت تیری قوم یہ کتاب خروج باب ۳۲ اور
 تب خداوند موسیٰ کو کہا اوتر جا کیونکہ تیری لوگ جنہیں تو مصر کا ملک سے حیر لایا خراب
 ہو گئے ہیں وہی اوس راہ سے جو میں نے انہیں فرمایا جلدیہ کہ میں انہوں نے انہوں کو
 دبا لایا جو حیر لایا اور اوسے یوحنا اور اوسکی قربانی ذبح کر کے کھا لے گی اسرا ئیل میں

[illegible]

دہانی فافلو تم عرب کو میدان میں رہو فارسی آیت در باب غریبی کار و ادنیای ویدانی
 بوقت شام منزل کیند عربی البتہ فی اللرب وینی قید رو عندی اسکن میں انباب
 شفع مسافرانی طریق وادان تہمہ ہندی مشہورہ راہ نورشت اعورس ہم ابانی لکڑ
 میانی کا استقبال کرد و اوی تہا کی سر زمین کرمانشہ و رزمی لکڑ بیا گئی و الی کی لکڑ کو کھانہ
 کیونکہ وہی تلوار دیکھی سامنے تو لکڑ اور کھنچی ہوئی گمان تو اور چاہی کہ شدت جو ہمار
 میں ہا خنب زاونڈر چھریون فرمایا ہنوز ایک برس ہاں جز دور کی شیک ایک برس
 میں قید اسکی ساری حشت جاتی رہی اور تیرا زون کو جو باقی رہی قیدار کہ سہل دور لو کہ گشت
 کہ خداوند اسیر لکڑ خدا زون فرمایا ہستی یہ بشارت سید الرسول محمد رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی بہت بڑی ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام کو رسالت کی ہی اسمائیں بشارت
 تو اور دلیل ان دعوی کی یہ ہے کہ سنی کی انجیل کہ انیسویں باب میں یہ قصہ مذکور ہے اور جب
 کہ وہ یہ کہہ رہا تھا کہ سامنے کی ہستی میں باور و ہاں ایک گدی اور اوکو ساتھ بچہ پاؤ کو
 کھول کر میری پاس لاؤ اور اگر کوئی تلو کہ کچھ ہو تو کہہ دو کہ خداوند کو یہ درکار میں کہ وہ او سید
 او نہیں سمجھتا کہ ہم رہے ہیں کچھ ہونا کہ جو بی کی کہانتا پورا ہو کہ سمجھوں کہ بی تلو کہ
 دیکھتے تیرا شاہ فروتنی سے گدی پر بلکہ گدی پر کچھ بی سوار ہو کر تجھے پاس آتا ہستی اور
 اس سے معلوم ہوا کہ کب ہمارا کیسا یہ کتب انبیاء نبی اسرائیل علیہم السلام حضرت مسیح
 علیہ السلام کی خبر ہی اور سمجھوں کہ کبھی علامت بتلائی گئی تو اور اسی لکڑ حضرت
 مسیح علیہ السلام فراموش گدی اور اوکو کچھ کو منگو ایات و اب بیان ہی و میں کب ہمارے
 وہی ذات فیض آیات ہمارے ہوگی اور خواب بشارت ہوگی نہ اضنا حلام تہر و دوسری
 شتر سوار ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ مقابلہ اور سامنے کچھ ذات الطہر سیدنا محمد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کون ہے اور میری اللہ البتہ فی اذوم الخ میں لکڑ
 نبی تم میں سے حضرت یونس کو پیش تمام رسولان کو کچھ قصص بیان ہمارے اور میری واسطے تمہاری امت کے ناز

[illegible]

اسی بشارت راکب الحمار یا تصریح کی اور فرمایا النبوة فی اووم وایل سابقہ الذریٰ ختم
 نبوی یعنی راکب الحمار رسول الہی حضرت مسیح علیہ السلام مراد ہیں اور یہی سواری کو راکب
 الہی خواص سحر اور ورس سہ النبوة فی الرب یعنی قیدار میں تصریح الہی راکب الحمار
 کی فرمائی یعنی وہ رسول الہی ہیں جو عربی مولد اور قیداری نسب یا ہونے اور قیدار
 ایک خزند اسماعیل علیہ السلام کا نام ہے اور آپ کو بارہ بیڑہ سہتہ اور بشارت مصطفائی میں
 بیان اور نکاہوگا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عربی قیداری ہیں عربی ہونا معلوم
 ہے اور نبوت قیداریت کی یہ نسبت سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا انشاء الہی کے بقول
 ہوگا اور اس تقریر پر آپ لفظ نبوت کو معنی نبوة اور رسالہ الہی کہے یا خبر فرمائی الیک ان
 درسون سوطع لغزائی اور اگر بالفرض قطع فرمائے گا تو فقط عبارت بخط ہو جائیگی
 اور یہی نام محمد صلی کا ہے یا دنیا در صورت ہونے نبوت کے بمعنی خبر لغزائی ہوگا مگر
 ہمیں کچھ نظر ہوگا اسلام کہ در سن النبوة فی العرب دینی قیدار کے قبل وہی حالات سید
 صلی اللہ علیہ وسلم کی اور بہت مذکور ہیں اول یہ کہ زمین و رس میں یہی بابل افتاد
 الخ اور یہ خبر خزانہ بابل زمانہ اولیٰ کے ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ لفظ افتاد اس بات پر
 دلالت کرتا ہے کہ وہ بالکل نسبت و نالو و مہو جاویں اور کچھ کہی آباد نہ ہو جیسا کہ اور جگہ
 مصر ہے اور بابل کی ایسی خبری زمانہ خلیفہ ثانی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میں ہوئی
 اور ایسی ہی جملہ و مہر اشکال تائیدش بر زمین ریزہ ریزہ مشہد اس بات پر دلالت کرتا
 کہ بہر تہا یہی بابل کی موجودان الہی تھے اور وہ بہت شکنی کو وہاں کار فرما ہیں اور تمام
 اوسکی نبوت کو ٹوڑ دالا جاویں اور یہ صفت خجریں بابل ہے سوای حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 کہ اور کسی میں نہیں باقی جاتی اور نیزہ و حال سے ظاہر ہیں کہ بشارت دینی والی
 خزانہ بابل کی مسیح علیہ السلام ہیں اور یا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 شق اول بسبب قول مسیحی ہیں سزا اور خبر کی کہ نہیں آیا مسیح نہیں ہے لہذا

حسن چیری شمار ہو اگرین کہ تہیہ اس شہادت میں ہونے سے ہر ایک بہت اختلاف
 ہو کہ محل اصل مقصود نہیں ہے اور میں اس مقام پر اسکی اختلافات بیان کر نہیں کہ
 مطلب نہیں ہے تہیہ جسکی اس شہادت و بیعت بابل میں حضرت مسیح علیہ السلام سے ہونا
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی ایسی ہی فتح اسکندریہ میں حضرت مسیح
 علیہ السلام نے اپنے پیغمبر بن کر اسطولیوں و شاہ اسکندریہ کو نصیحت کی اور حکم اطاعت اسلام
 فرمایا و اقری میں ہی روایت ہے کہ باو شاہ اسکندریہ اسطولیوں نے کافی باقی اپنی رات
 درانجا لیکر وہ نگین تھا پس جب غرق ہوا وہ دریای خوار میں اور بندہ ہو گئیں انکسین اسکی
 دیکھا اور انہو خواب میں کہ سامنے آیا اسکی ایک شخص سرخ و سفید خوبصورت سیستہ کا
 چہرہ اور اسکو ساتھ ایک شخص اور بنی ظاہر خوبی اور باکیزگی کا بہت نور و الائنسین معیت
 نیک پیدائش فرانی صاحب ہیت بزرگی پس کھا اوس مرد سرخ و سفید فراسطولیوں
 سحر کای بادشاہین مسیح عیسیٰ مٹیا سرعم کا ہون اور یہ جو میر و پیلوین دی ہی عربی میں جنگی
 سینے شہادت دی تھی قبل مبعوث ہوئے محمد عربی سردار تمیز و نکی اور یوزا کہ مٹیا سے پیغمبر ہونا
 اگرین جو انیر ایمان لاوئے گا ہدایت پاویگا اور جو انکار کریگا اذ لکادہ مگر وہ ہوگا اور
 ہر ایک پر لگا اور تحقیق آئی میں ہم واسطے مدد دی او کو صاحب کار اور مقام ہمارا اوس قبہ میں
 جو برج پر ہی پس اگر تو میری امت سی ایمان لا تو ان ہر فرد سرخ و سفید شہادت
 مصطفیٰ علیہ کتاب بعباد باب ۴۲ دیکھو میرا بندہ میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے
 میں نے اپنی رخصت اوس پر لپی دے قوموں کے درمیان عزالت جاری کر ایسا کہ ۱۲۰۰
 نہ جلا مٹا اور اپنی جدا بلند کر لگا اور اپنی اوکڑ بازار زمین نہ کسنا و لگایم وہ مسلی ہوئی
 بیٹھے کو نہ تو لڑ لگا اور وہ چھٹی ہوئی تھی کو نہ بھجنا دیکادہ عزالت کو جاری کر ایما کہ
 دایم رہے ۳۰ - اوسکار نوال انہو کا اور نہ مسئلہ جاسکا حبیب تک راستہ کو زمین پر قائم نہ کر
 اور سب جی ممالک اسکی شہادت کی راہ تکمیل ۵ خداوند خدا جو اسمانون کو خلق کرتا اور

اور اوہ زمین تمام جو زمین کو اور اونکو جو اوس زمین سے لکھتے ہیں پہلا نام اور اون کو گون کو
 جو اوس زمین سانس تھا اور اونکو جو اوس جگہ میں روح سخت تالیون و نایا ہی زمین
 خداوند نے سمجھ خداوند کی لکھ لایا میں ہی تیرا ناتھ بکرونگا اور تیری حفاظت کرونگا اور
 لوگوں کی عہد اور اونکو کی نور کی لکھ لکھتی دوں گا کہ نواند ہونگی الگ ہیں کہوں اور پندرہ کو قید
 کرونگا لی اور اونکو جو اندہ میں ہی میں قید خانے سے چھڑاؤں سیوا میں ہوں میرا
 نام ہے اور اپنی شوکت دوسرے کو روں گا اور وہ ستائیں جو میرے لیے ہے کہہ دی مورفون
 کہ لکھ ہونی نہ روں گا ۹۔ دیکھو تو سابق پیشین گوئی ان برائین اور میں ہی باتیں تھلا تا ہوں
 اوس سے پیشتر کہ واقع ہوں میں تم سے بیان کرتا ہوں خداوند کے لیے ایک نیا گیت گاؤ
 اے تم جو ہمدرد پر گزرتے ہو اور تم جو اوس میں بستی ہو اسی سبجری محالک اور اونکو باندھو
 تم زمین پر ستر اسرو سکی ستائیں کرو اور ایسا بان اور اونکو سکی بستیاں قیدار کی آباد دیات
 اپنی آواز بلند کرنا سنے کی بسینوالی ایک گیت گا میں گئے اور سبجری محالک میں اوسکی
 شاخانی کہیں گے خداوند ایک بہادر کو مانند لکھ گا وہ جنگی مرد کا مانند اپنی عزت کو
 اوسکا لکھ گا وہ چلا لکھ گا وہ جنگ کے لیے بلا لکھ گا وہ اپنے دشمنوں پر بہادری کر لکھ
 گا میں بہت مدت سے چپ رہا اور میں خاموش رہا اور اکیس روں گے کیا یہ اب
 میں اوس عورت کی طرح جی در در وہ ہو چلا و لکھ اور ہاں تو لکھ اور زور زور سے ٹھنڈی
 سانس بھی لوں گا میں بہاروں اور ٹیلوں کو ویران کروں گا اور اونکو ستر
 زاروں کو خشک کروں گا اور اونکی ندیاں انہی کی لائق زمین بناؤں گا اور تالا بونکو کو
 ۱۰۔ اور اندھ کو اوس راہ سے کہ جی وی ہیں جاننے لکھ لکھ میں اوہ میں اون
 رستوں پر جی وی دیکھا کہ میں لکھ لکھ میں اونکو آگے تاریکی کو روشنی اور اونکی
 بچی جگہ کو میدان کروں گا میں اونکو یہ سلوک کروں گا اور اوہ میں ترک نہ کروں گا
 اور سچے میں اور نہایت پشیمان ہوں جو کہہ دی مورفون کا ہر دسار کہتے ہیں

اور دہلی ہونی تو نیکو کشتی میں تم ہمارے السہوہ اسنوای بہرہ و از ناگوار اندھو تاکہ
 تم دیکھو ۱۹۔ اندھا کون ہے مگر سیر امبہ اور کون ایسا بہرہ جیسا سیر رسول نبی
 بیچون گا اندھا کون ہے جیسا کہ وہ جو کامل ہے اور خندہ او نہ کر خواہم
 کے مانند اندھا کون ہے ۲۰ تو نہ بہت چیزیں دیکھی ہیں پر او نہ لحاظ نہیں رکھا اور
 کان تو کھلا رہے کہ نہیں سنا ۱۱ خداوند اپنی صداقت کے سبب راضی ہوا وہ شریعت کو
 بزرگی دیکھا اور اسی عزت بخش گیا ۲۱ لیکن یہ ایک گروہ ہے جو کوئی گئی اور غلت
 کی گئی و سب زندہ الفین بندہ ہوی اور قید خالون میں چھاپی گئی ہیں و عسکار ہو
 اور کوئی نہیں چھاپا و کوئی گئی اور کوئی نہیں کتا پیر و ۲۲ کون ہر تہارے درمیان
 جو اس پر کان دہری اور جی لگا دی اور آئندی میں سنا کر ۲۳ کس نے یقوب کو حوالہ
 کیا کہ غیبت ہو دین اور اسل کو کہ لو شیر دن کا ہاتھ میں پری کیا خداوند نے نہیں
 جسکے مخالف ہوگی او نہوں کی گناہ کیا کیونکہ او نہوں نے نچا لیا و سکی رامون چلین
 اور و اسکی شریعت کی تنوا نہیں ہوی ۲۵ اسلئے اسنے اپنے قہر کا شلہ اور جنگ کا
 غضب اید سیر دالا سوا دس میر گردا گرداگ لگی پروہ او سے دریافت نہیں کرتا
 وہ اوں پر حل جاتا پر خاطر میں نہ لانا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم واقعہ یہ کہ یہ بہت بڑی
 بشارت ہے یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور قبل میں کرنی اس
 دعوی کی چند امر واجب العرف میں اول یہ کہ یہ کتابیں یعنی مجموعہ میل حضرت ہو اور کوئی
 قول اسکا ہم حرجہ تمام نہیں ہو سکتا اور تفسیر و فصل مقدمہ رسالہ ہذا میں یہ دعوی
 نہ لال ہو چکا پس اب کوئی قول کسی خواری کی طرف منسوب ہوا قول پوروس کا کہ یہ بشارت
 مسیحی ہو علاوہ دلائل آخر کی جو انشاء اللہ اگی ذکر ہو گئے ہم یہ تمام نہیں دو سہری
 کہ اس بشارت میں کچھ تحریف بھی ہے مگر موجب بیان فصل اول مقدمہ رسالہ
 ہذا کے کہ اگر کسی بشارت میں دشمنوں نے تحریف بھی کی ہو لیکن مطلب اصلی خراب

ہندو اور تو وہ بشارت ساقط الاعتبار نہیں ہوتی یہ بشارت ساقط الاعتبار نہیں
 ہوسکتا ہے کہ نسل میں سوامی شریف کو ایک اور ایسا جملہ ہے کہ جس سے فہم اعلیٰ
 مطلب میں دقت ہوتی ہے اور وہ ناموں کا ترجمہ ہے یا عداوت سے حبس کہ اس
 رسل صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں مبارک میں یا سبب پہلے اور عداوت کے بیسیا اکثر اور
 مقاموں میں اور اس ترجمہ سے اصل مطلب غالباً غلط ہو جاتا ہے اور عین سہمی میں تو دقت
 برپا جاتی ہے کہ سوامی ذات کو عوارض شخصہ کا لحاظ کرنا پڑتا ہے اور برہمن اس دعویٰ
 کے بنی شمار ہیں بشارت اسجد یہ میں آباد مارا اور نوحی غار دل کا ترجمہ کر کے مطلب
 اصلی کو غائب کیا پیدائش کی باب ۲۲ کا درس ۱۲ ہے اور ابراہام نے اس
 مقام کا نام ہوا یوری رکھا چنانچہ یہاں جس کا کہا جاتا ہے کہ خداوند کو پہاڑ پر دیکھا جاسکا یہ وہ
 بری کا ترجمہ کر کے اصل معنی کا نام مٹا دیا پس اصل نام کا ترجمہ عین اسم کی جگہ پر اب یہ
 تہذیب ذکر برہمن ہے برہمن اول پہلا درس ہے میرا مذہب ہی میں سبھا نامیہ برکبذہ
 میرکبذہ ترجمہ ہے اور مصطفیٰ لقب خاص محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور میرا مذہب مشر
 نام عبد اللہ ہے چاہے آپ کو والد ماجد کا لقب اور نام ہے اور مقابلہ اسرائیل کو بلبلہ
 نبوت حقیقی کا ایسم علیہ السلام ہے یہ لقب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے ابراہان
 ووضوح بشارت مطور کی اسی درس کا دوسرا حوالہ ہے جس سے میرا حلی راہنی
 ہے اور وجہ اسلی یہ ہے کہ بعد حضرت یسیا علیہ السلام نبش اس بشارت کے بشرط
 رسالہ مسینہ اس بشارت کی جملہ شراعتوں میں بیچو لگا یہ وہ جملہ کسی پر صادق نہیں
 آتا کہ باتفاق بعد بشرہ کے رسول اللہ یا مسیح علیہ السلام میں یا محمد رسول اللہ
 صلی اللہ وسلم اور موافق قول پولیس کے مندرضا کی مسیح علیہ السلام کی واسطی ثابت ہے
 خلوط گلیتوں کی تیسری خط کا تیرموان درس ہے مسیح نے عین اصول لیکھتے
 کی نصت سے چیرا کہ وہ ہماری بدنی نعمت ہو کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی گامہ پر لکھا گیا

سوچتی ہے اور اس کے قول باطل کے رفع الہامی کے بعد دعویٰ رضای الہی کا محال
 ہو جس بعد ان اسکا ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی رہا اور اللہ عزوجل اس پر حتیٰ رضی
 ہر بلکہ آپ کے طفیل سے نو مین سے ہی رضی ہوا اور لفظ رضی اللہ عنہ الزمینی اخیر تک
 انجین نازل فرمایا وہو المطلوب برہان موعوم تیسرے درجے کا ایک جملہ ہے
 وہ عدالت کو جاری کر ایسا کہ دائرہ اور مصلحت اسکا ہی ذات پاک مسیح علیہ السلام
 اور ذات اطہر سید المرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی نہیں ہے
 اسکو کہ تمام انبیاء نبی المرسلین سوا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام تابع عبد اللہ یعنی شریعت
 مسیحی تو پس ان پر کہ اجرائی صادق نہیں آیا اور ہر دو ام کہاں پس شہاد اور مشہد
 صلوات اللہ علیہا باقی رہی لیکن خود خاصہ بشریت سنانی ذاتیت کو ہی اور دوسری
 فصل مقدمہ میں ثبوت اسکا گذر کیا اس سبب حضرت مسیح علیہ السلام ہی مصلحت اسکا نہ ہو
 اور حضرت سید المرسل شافع کل محمد رسول اللہ خاتم النبیین میں کہ لفظ دوام کی خبر دے
 اور گو اس دعویٰ کا ثبوت مجملہ گذر گیا مگر تفصیلاً انشاء اللہ اگر آتا ہے پس آپ ہی مصلحت
 اسکی شہری وہو المطلوب برہان چارم چوتھی درجے میں ہے اسکا نوال خبر کا اور
 نہ مسلا جا رہا جب تک راستی کو زمین پر قائم نہ کرے اور مصلحت اسکا نہ ہو
 یا مسیح علیہ السلام ہی یا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر مسیح علیہ السلام نہیں ہو سکتا
 اسکو کہ تہا رتو نزدیک تو مصلوب ہو چکا ہے نہ مسلا جا رہا کہ ان رہا اور تہا رتو نزدیک
 گو آپ کی شان پاک میں وہاں صلیوہ نازل ہو لیکن نوال رفع ہی جب قابل رفیع البین
 ہے صادق ہے اور بیان عدم نوال ہے ہر دونوں کس طرح جمع ہو سکیں اور
 یہ نوال شرط کو اور پیش پیر ہی ہوا اور وہ راستی کا قائم کرنا ہی کہ مشورہ سائنہ حکومت لوں
 شریعت کے ہوا اور نیز قیام شریعت عیسوی کما یستی کما تہ قتل مسیح کذاب اور یہود
 کی یہود کر ہے اور وہ اس وقت میں نہیں ہوا بلکہ اپنی وقت پر ہو گا پھر ہر صورت

صحیح علیہ السلام برہان میں ہے تو اب غیر ذات اس کے باقی نرہی اور آپ ہی
 اس کے مصداق میں اور آپ ہی کا نہ والی اور نہ مسئلہ کسی جب تک کہ راستی یعنی شریعت
 کو زمین پر قائم کیا اور اپنی دشمنوں یعنی کفار و فحش کو تین نکلیا اور اہل القریٰ مکہ کو قتل ہوا
 اور اسی باب میں ہرگز نصرازل ہوئی و اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز ہرگز
 اور نہ مسلمان کا جب تک کہ راستی کو زمین پر قائم نہ کرے ایک اور امر یعنی خلافت صدیقی کی
 جہودی ہو یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی مرض الموت ظاہری میں جب تک کہ راستی علی
 طرقتہ زید عدل یعنی راست اعمیٰ صدیق تم کو نماز لکھو اسطے جو اشارہ بیان خلافت ہے
 قائم کر لین کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چند بار درخواست امامت حضرت فاروق
 نے رد فرمادی کہ میں آپ جیسا کہ آپ کی عرض قبول نفرما کر اسکا حق کو نہ کر لین اور سقتہ
 تک آپ کی وفات ہونے کے بعد آپ کا حق کو اوسے مرض میں کیا اور آپ کی وفات ہوئی
 پس اس تقریر پر یہ دس بیان عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمادی ہے و اللہ سبحانہ
 اور سال مولد شریف اور حضرت ام قبل نسبت انشاء اللہ آگے ثابت ہو گا یا پھر
 بہر حال جو درس میں تیری حفاظت کرو لگا بہتاری قول کہ موافق آپ مصلوب ہو پس
 حفاظت کہاں ہوئی اور بہاری نزدیک کو محفوظ طور ہے مگر اور شرط مثل عدم ولای
 واجباری حکومت وغیرہ نہیں بانی جاتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو محفوظ طور ہے پس آپ ہی
 اسکی ہوئی و ہو المقصود جسے بہرمان نوبی لقب توصیفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ہو اور جملہ قوموں کی نوکریاں لکھے مجھے دو لکھائیں اس طرف اشارہ ہے ساتویں بہرمان
 بہرمان اور اسکی استیذان قیدار کی آباد دیہات اپنی اور بلند کرنے کے قیدار حضرت
 اسماعیل علیہ السلام کی ایک بیٹی کا نام ہے کتاب پیدائش باب ۲۵۔ اور
 پی اسماعیل کی بیٹیوں کے نام میں مطابق ان کے ناموں اور بیٹیوں کی بہرمان کی
 اسماعیل کا بیٹا تھا بیٹ اور قیدار۔ اور آدیل۔ اور بہرمان۔ اور اسماعیل۔

[illegible]

عشر وہ خندق میں جبکا ذکر شہادت پہل سے بیان غزوات میں انشاء
 ایک خندق کھدی تھی اور یہ پہاڑ مدینہ مشہور ہے مگر یکست خضہ کی دیکھی
 مرد ہر قاسوس کی باب العین فصل السین میں ہر و سلع جبل سے انہیں نے
 سلع ایک پہاڑ ہے مدینہ منورہ میں اور بخاری شریف کی باب الاستسقاء میں
 یہ حدیث منقول ہے عن انس بن مالک ان رجلاً دخل المسجد يوم الجمعة فاب
 خود ار القضاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یخطب فاستقبل رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم قائم قال یا رسول اللہ شکک ما لا یزال انقطع السبل فادع اللہ یفینا فرفع رداء
 صلی اللہ علیہ وسلم بذیہم قال للہم اغثنا اللہم اغثنا قال انس کاد اللہ ان یرفع الیہما
 من تحت کاهما فرفعہما فبینا و بینا و بینا کاد الہم الیہما فبینا و بینا و بینا
 بفتح سین و سکون لام جبل بالمدنیۃ میں معنی اس فقرہ کی یہ ہو کہ گیت پتھر
 کلام الہی کہا ہو فی محاورات مدینہ منورہ میں ہی نازل ہو گا اور رسول اللہ
 وہاں ہجرت فرما دیں گے اور نبوت ہجرت اور شہادت سے انشاء اللہ
 گا چنانچہ آپ نے ہجرت فرمائی اور کلام اللہ وہاں ہی نازل ہوا اور بیان
 اسکا انشاء اللہ باب دوم رسالہ ہذا میں آئے گا نویں پر پارہ میں
 (۱۸) خداوند ایک مہار کی مانند ایک گاؤہ جنگی مرد کو مانند اپنی خیرت کو
 ایک ایسا لکھ بیان جو ہر مرد و عورت کے لئے ہے کہ اسے نہ کور فی بذہ البشاة
 بعد بشر لہات ہذا ہمارا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ مخصوص ہے و سونے پر
 ورس (۱۹) اندھا کون اور کون الباہرہ و جیسا کہ رسول جسی میں بھیجے گا اندھا کون
 و جیسا کہ وہ جو کامل ہے اور خداوند کے خادم کہ مانند اندھا کون ہے (۲۰) تو نہ بہت چیزیں
 دیکھی براؤں خطا نہیں رکھا اور کان تو کہا میں پر کہ نہیں سننا ظاہر اس عبارت کو ترجمہ میں
 اور جو خراب بلوی ہے یعقوب صاحبہ نالو تو ہی کہ شاہ کہ کہ میں سا طرہ کہ کہ لفظ ای صبر ہوتا لفظ و طرح ہوتا

اور دو کو تلمیحی تنذیر ہیں اول بمسحوت الف وسمیع اور دہم معنی الہمی کی ہر اور
دوسرا بمسحوت الف کردہ اور وہ بمعنی امی یعنی ناخواندہ کی ہر ہیں امی اس ورس
میں بمسحوت الف کردہ یعنی ناخواندہ کی ہر ہوتی ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہر تفسیر حسنی میں تخت آید کہ یہی وہاں گنت تملواض قد من کتب ولا حفظ بیہدیک
اذاکہ انساب ابطالون کی تفسیر اذاکہ انساب ابطالون لکھا ہے یا ہیو و شک میں پڑا ہے کہ ہم نے
پہلی کتابوں میں پڑا ہے کہ پیغمبر آخر الزمان قاری وکاتب نہوگا اور یہی تلمیحی
و کاتبی ہے اور ترجمین نے ترجمہ لفظ امی بمسحوت الف وسمیع کا کر دیا پس اس تفسیر
پر ثبوت اس وصف کا یہی محقق رسالت ہو جائیگا ورنہ رسالت تو میرا رسول
مسند ثابت ہے ہوا لمطوب اور یہ بشارت تھی کہ اپنی انجیل میں مسیح علیہ السلام
کی طرف منسوب کی ہے اور قطع نظر از جعل سازی جو نقل بشارت ہذا میں ناقل
نہ فرمائی ہے کہ اس میں نظر رکاب الان وہ نسبت ان شواہد محققہ شریعہ عدم معصیت
اوشان و معہ جواز کذب تبلیغی قصدی انبیاء کے اوپر نزدیک مروجہ ہے اور نیز
مع ہرہ الشواہد یہ بشارت ہماری یہاں ہی سید المرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف منسوب ہے صحیح بخاری شریف میں ہو باب کر اھمیا الصحیح
فی الکسواق حدیثنا محمد بن سنان ثنا قلیہ ثمالہ عن عطاء بن یسار قال
لقیت عبد اللہ بن عمر بن الخطاب فقلت اخبرنی عن صفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
او التورۃ قال اجل اھلہ لندو صوفی التورۃ تبعہ صفۃ فقال یا ایھا النبی انا اسئلناک
شاھدا و بشارۃ نذیر انہ قال فی التورۃ یا ایھا النبی انا اسئلناک شاھدا و بشارۃ
و نذیر و حذر الاھمیین انت عبد و رسولی سمیتک التوکل لم یفطوہا فلیطوہا
سبحانک ما فادیا فاع انبیا و لكن یعقوا و یعفی و لیس فیضہ اللہ حتی یقیم بہ المائدۃ
بان یقولوا لا الہ الا اللہ فینفخ ہما اعدنا عذابا و اذا ناما و قلا باعظافہ فقط کلمۃ توحید اور

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احمد اور ذکر و شہادت اس بات سے نکال دلائی اور نہ
ان دونوں دعویٰ کا اقرار کیا۔ آگے ایسا اور وائے اظہار حیلہ سازی انجیل کے عبارت
انجیل عتی سے ہی نقل کرتا چون اور دعویٰ اس نسبت کا سوای ان شواہد عیشہ کے اور
شرح باطل کرتا مہوں باب ۱۲ تب فرشتیوں نے باہر جا کر اوسکے ضد پر صلاح کی کہ اوس
کیونکر مار دالین در المیسوع یہ جانکی وہاں سے چلا اور بہت سی جماعتیں اوسکی پیچھے
بولیں اور اوس نے اوس سب کو چنگا کیا ۱۶ اور اوہ نہیں تاکیدی کہ مجھی ظاہر نہ کیا
تاکہ وہ جو یسعیہ نبی کی کہتا تھا پورا ہو کہ اوسکیو میرا خا دم حبیبی میں نے چنا اور میرا
پیارا جس سے میرا دل خوش ہے میں اپنی روح اوس پر ڈالوں گا اور وہ غیر قوموں
سے شرع بیان کرے گا ۱۹ وہ جھگڑا اور شور مکرے گا اور بازاروں میں کوئی اوسکی آواز
نہ سنے گا ۲۰ وہ مسلی ہوئی سرکت ٹلے گا نہ ٹوڑے گا اور وہ ہوں اور ہوتی ہوئی سن کو
نہ بچاویگا جب تک انصاف کو غالب نہ کرادی گا ۲۱ اور اوسکی نام پر غیر قومیں
اسرار رکھیں گی اور کابیرہ ربط الیاسی ربطی کہ جسکا ہیکل انہیں دوسرے ہیکل فی القضا
فرمانی کہ تمام باب تو نقل نہیں فرمایا مگر تبدیل و تحریف و حذف کو ان درسون میں ہی
ہر جگہ کلام فرمایا میں اپنی روح اوس پر کہوں گا کی جگہ میں اپنی روح اوس پر ڈالوں گا اول
یعنی توکل حضرت جبرئیل دوحی ہی اور دوسرا مشور بہیت روح القدس تھا اس سبب
اسلو سکو اسکی جگہ تجویز کیا اور قوموں کو درمیان عدالت جاری کرے گا جو مشور جگہ میں تھا
تھا خلاف مقصود سمجھ کر اوسکی جگہ وہ غیر قوموں سے شرع بیان کرے گا یا اور بہت
وہ عدالت کو جاری کرے گا کہ اوسکا زوال ہوگا اور نہ مسلمانا بگا جب تک
راستی کو زمین پر قائم نہ کری بسبب نفیض مدعا ہونی کہ حذف فرمایا لیس حال کی نسبت کیا
اعتبار ہوگا اور خاص کہ حقیقت وہ نسبت ہی کہ کذب اور جو محض تہیہ و تزیین کہ تو اہل ہونے
کہوں اور نہ ہونے کو قید رکھا اور اوسکو جو اہل حق میں میدان حاکم اور بان مقام محمود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

در قید خانہ بہان وہی جہان نہ کرے جیم احاذنا اللہ منہا ہے اور نہ سیری اوس
 قید خانہ کو بھی ثابت کریں کہ ان آدمی اللہ شمس سیری و لیل سیر علیہ السلام
 کی کتاب کے باب میں بشارت کو بہ شریف کہ قید خانہ ہو گئی تیسری باب میں
 منقول ہوئی اور اوس میں بہت سے کچھ شریف کے حالات بیان کئے ہیں
 ساتواں درس : اوسکا یہ ہے قیدار کی ساری بہترین تیری پاس جمع ہو گئی
 نبیٹ کر میڈی تیری خدمت میں حاضر ہوں گے وہی تیری منظوری کر لینی
 سیری مذبح پر چڑھائی جاوے گی اور میں اپنی شوکت کے گہر کو بزرگی دوں گا وہی اس
 درس میں فقط دو صاحبزادوں حضرت اسماعیل فریح اللہ علی نبیہا و علیہ السلام
 کی اولاد کا ذکر کیا اور قیدار کو نبیٹ سے مقدم کیا اور وہ نبیٹ سے چھوٹی
 تھی اور نبی اسرائیل میں پہلو ٹھی ہو گیا براحق تھا کہ حضرت یعقوب سے حضرت
 یعقوب سے اس حق کو خریدتا تھا اور کم ہو کم بڑی کا اتنا حق و ضروری تھا کہ اوس بڑی کی
 لحاظ سے یہ کلام پہلو ذکر کیا جاوے پس باوجود اس شخص تقدیم کی ہر جہ کلام الہی
 میں مقدم کیا اسکی ضرورت کو ہی وجہ ہونی چاہیے اور وہ اسکا سوا ہی اور کیا ہی کہ
 یہ وہ نبی علیہ السلام جنکی وقت میں کعبہ شریف کو یہ فضائل عطا ہوں گے
 انکی یعنی حضرت قیدار کی اولاد میں پیدا ہوں اور بہ نام حضرت موسیٰ ہو حاصل ہو کر وہ حضرت
 اسماعیل علیہ السلام کے چھوٹی بیٹی یعنی حضرت یعقوب کی اولاد میں پیدا ہو گئی اور وہ نبی اسماعیل علیہ السلام
 انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں اور نسب نامہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یہو محمد نبی عبد اللہ کہ وہ نبی عبد المطلب کہ وہ نبی ہاشم کہ وہ نبی عبد مناف کہ وہ نبی ضر کہ وہ نبی
 کلاب کہ وہ نبی مرہ کہ وہ نبی کعب کہ وہ نبی لوی کہ وہ نبی غالب کہ وہ نبی فہر کہ وہ نبی مالک کہ وہ نبی فہر کہ
 وہ نبی کنان کہ وہ نبی خزاعہ کہ وہ نبی مدکر کہ وہ نبی الیاس کہ وہ نبی ہضر کہ وہ نبی نزار کہ
 وہ نبی محمد کہ وہ نبی عدنان کہ وہ نبی ادر کہ وہ نبی ادد کہ وہ نبی مع کہ وہ نبی سلیمان کہ وہ نبی داود کہ وہ نبی

اور جس طرح کہ انہوں نے ڈاکو اور سب چوروں پر غالب ہوتا ہے، اسی طرح تو بھی ان لوگوں کی طرف سے جو سب
 چیزیں کو مٹا کر کھڑے کرتا ہے، اسی ہی طرح یہ لوگوں کی نگاہوں کی طرح اور کبھی (۱۴۱) اور جو کہ
 تو فر دیکھا کہ انہوں نے اور ان کی زبان کچھ تو کھمارے، مائی کی اور کچھ تو ہر کی تین تو اس
 سلطنت میں تو فر دیکھا کہ جیسا کہ تو فر دیکھا کہ اس میں تو فر دیکھا کہ وہی ملا ہوا تھا تو لوگوں کی
 تو انہی آدمیوں کی (۱۴۲) اور جیسا کہ تو فر دیکھا کہ پانچواں کچھ تو ہر کی کچھ مائی
 کی تھی سو وہ سلطنت پر قومی اور کچھ صنعت ہوئی (۱۴۳) جیسا کہ تو فر دیکھا کہ وہی
 کھلا وہی ملا ہوا ہے، تو فر دیکھا کہ انسان کی نسل سے ملا وہی لیکن جیسا کہ وہی ملا ہوا ہے، تو فر دیکھا کہ
 کما تانیا وی میل نکما ٹینگے (۱۴۴) اور اون پادشاہوں کو ایام میں آسمانوں کا خدا آ
 سلطنت برپا کرے گا تو تا ابد نیست ہووے گی اور وہ سلطنت دوسری قوم کی قبضہ میں
 نہ ہووے گی وہ اون سلطنت پر نہ ہووے گی اور نہ ہی تو فر دیکھا کہ وہی ملا ہوا ہے، تو فر دیکھا کہ وہی
 (۱۴۵) جیسا کہ تو فر دیکھا کہ وہی تو فر دیکھا کہ وہی تو فر دیکھا کہ وہی تو فر دیکھا کہ وہی
 اب نکلا اور اس نے تو فر دیکھا کہ وہی تو فر دیکھا کہ وہی تو فر دیکھا کہ وہی تو فر دیکھا کہ وہی
 جو کچھ دیکھا ہو اگر کوئی ہو تو فر دیکھا کہ وہی تو فر دیکھا کہ وہی تو فر دیکھا کہ وہی تو فر دیکھا کہ وہی
 سلطنت ہو کہ نصرت کی ہی بادشاہت ہی چنانچہ نصرت میں اس کی تصریح ہو چوہو دیو اور وہی تو فر دیکھا کہ وہی
 سی ماہی تو کی بادشاہت مقصود ہی اور اس سلطنت کا شروع ہو چوہو دیو اور وہی تو فر دیکھا کہ وہی
 نہ کہ نصرت کی دارا دای ہی ہوا اور نصرت سبب بی ادبی کر کے نصرت المقدس کی ترغیب دیکھا کہ وہی
 مارا گیا اور صحیفہ و انیل علیہ السلام کی پانچویں باب میں یہ فقرہ مذکور ہے اور یہ فقرہ اس میں ہے
 جو وقت اول بزنیوں میں بادشاہ اور اس کے امرا شرابی ہی تھے تو غیب سے ایک ماہی نے انہیں
 ہوا اور اس نے دیوار پر کچھ لکھا اور وہ یہ تھا معنی منی قتل او پھر میں اور اس کے کوئی
 معنی نہ بتا سکا حضرت و انیل فرمے ہیں اس کے معنی بتلائے اور نہ ہی لفظ منی
 کے یہ معنی ہیں کہ خدا نے تیری مملکت کا حساب کیا اور اس سے تمام کر ڈالا

قبضہ کی یہی تھی کہ تو ازبکوں کو لایا اور کم بختوں کو پھینک دیا۔ یہی تھی کہ تیری باوجود
 منقسم ہوئی اور راجوں اور تاجرانوں کو دی گئی اور یہ سلطنت ہو کہ نصیر کی سلطنت سے
 ضعیف تھی لہذا اسکو اپنے سر جوئی فرمایا اور نصیری سلطنت کو کیا نیوت کی بادشاہت
 مراد تو اس سلطنت کا شروع پانچویں برس پہلے مسیح علیہ السلام کی پانچویں سو
 اور پہلا بادشاہ اسکا قورش ہی جو بابل پر سلطہ ہوا اور پاروں کو زخم کے موافق دیکھ کر
 اور اس سبب سے کہ وہ سلطنت اسی قوی تھی کہ روسی زمین پر اس وقت میں کو
 اس کے ہم پانچویں سلطنت وہی زمین کے ساتھ اسکو موصوف کیا اگرچہ وہ فقط
 ملکہ ایران ہی میں تھی اور چوتھی سلطنت کہ تھی جو بادشاہت اسکندر بن فیلقوس الرومی
 کی مراد ہو تو تین سو تیس برس پہلے مسیح علیہ السلام ہی یہ بادشاہ تمام قارت
 پر سلطہ ہوا اور شروع اس سلطنت کا مثل کوئی نہ تھا اور کوٹھار اسکا ہی ظہ
 من الشمس ہو اور پھر اسکندر نے تمام زمین فارس کو طوائف ملک پر تقسیم کر دیا
 اور فارس کی بادشاہت اسی طرح ظہور ساسانیان تک باقی رہی اور مصداق
 مقولہ ضعیف ہو گئی کا ہوئی اور بعد ظہور ساسانیان کے پھر قوی ہوئی اور مصداق
 مقولہ قوی ہو گئی کا ہوئی اور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں نہاد
 نوشیروان ساسانی میں پیدا ہوئے اور بعد جل شانہ و جل جلالہ نے
 آپ کو سلطنت ظاہری و باطنی عطا فرمائی اور ایران و شام و غیرہ پر آپ کو سلطہ فرما
 اور یہی خلافت قائم ہو اور قائم رہی اور دوسرے کے قبضہ میں انشاء اللہ القدر
 ناقیام قیامت نہ پڑی اور یہی تہر مبارک ہو کہ قدرت معبود برحق نے بغیر اسکو کہ پہاڑ کوئی
 ہاتھ کا فر ظاہر ہوا اور یہی تہر تہر تمام وہی زمین کو گیر لیا اور محمد اور اسحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کو صفت میں شانہ و بزرگی ہو وہ تہر تہر معارف رو کیا کوئی کا سر ہوا اور یہی
 سبب پیغمبر علیہ السلام کی کتاب کی اٹھائیسویں باب میں یہی ہے بادشاہ خود اسکے خداوند

یون فرمایا کہ میں یہ یون میں بنیاد کے لئے ایک پتھر رکھوں گا اور ان درمیں
 ایک منبت بنیاد کے لئے نظر کرنا دیکھو دوسری بشارت بشارت شامیہ النما
 کتاب دانیال علیہ السلام باب دس ۱۳ اور میں فرمایا کہ قادیان اور دوسرے
 قادیان اور اس قادیان جو کلام کرتا تھا پوچھا کہ وہ رویت دینی قربانی کی بابت اور
 اس اور چار ذوالبشارت کی بابت کہ مقدس اور لشکر و نون دلی کے پر مال
 ہوں کب تک ہوگی سم ۱۴ اور منبر کما کہ دوسرے تین سو دن تک ہر ہر مقدس
 پاک کیا جاویگا ترجمہ فارسی سے مطبوعہ ۱۲۳۷ ورس ۱۲۳۷ پس شینہ کہ تقدس
 الکلم نمود و مقدس اور ان مقدس پر سید کہ این رویا اور باب قربانی اور ان کی گونہ
 ممالک بہ پایمال کردن مقدس تخرج تاکہ بامشہد ۱۵ امر گفت تا دوسرے صد روز
 بعدہ مقدس پاک خواہند شد ترجمہ عربی مطبوعہ ۱۲۳۷ ورس ۱۲۳۷ و سمعت قدیس
 من القدس تنکلم اذ قال قدیس احدث لاخر الکلم لم عرفه حتی منتهی الزیاد الذی یجوز
 و خطبته الخرب الذی قد صار فید اس القدس و القوت ۱۶ فقال ان حتی السار
 و الصباح ایام الفین و ما ناضیوم و یطهر القدس پس واضح ہو کہ اس
 بشارت کی مصداق میں مفسرین عبدین حیران و سرگردان ہیں اور انہوں نے
 اقوال و اسباب ذکر اہل الحق میں نقل فرماتے ہیں ترجمہ اوسکا ہے
 قول مشہور جمہور مفسرین میں یہ ہے کہ اس خبر کا مصداق حادثہ تین سو سال
 و م کا ہے اور یہ بادشاہ اور شہنشاہ پر کیسے ہو گیا ہے پھر اس پر علیہ السلام کی پیدائش سے
 مسلط ہوا اور دوسرے تین سو دن خبر مذکور میں ہی دن معروف ہیں اور تو نفسی نے
 ہی اسے قبول کو اختیار کیا ہے لیکن حقیقت یہ تو عین خبر کی تصحیح نہیں ہو سکتی
 بلکہ عجیب شمس تقریباً اہام مذکورہ کی جہت میں تین سو دن میں تین سو دن کا حادثہ مذکور
 ہوتا ہے حادثہ اس تلک متحالہ کا حادثہ مذکورہ کا سوا تین برس ہی ایشانیہ بوسطن مذکورہ تاریخ

مبدء کی تعیین مشکوک ہی مردود ہو اسلیکہ لابد پسند اور سکا خواب کو وقت سر ہو گا
نہ اوں زمانوں اور وقتوں پر جو اسکو بدین ان اوقات سے اسکو مبدء کہو کیا علاقہ
اور کیا واسطہ اور نیز دو ہزار تین سو دن سے دو ہزار تین سو برس مراد لینے میں
اگر زبردستی نہیں لے کیا ہو اس واسطے کہ دن برس کو نہیں بولتے ہیں اور میل میں
سہی جہاں کہیں بیان مدت منسوب ہو دن برس کو محض نہیں لیا ہوا اور
اگر کسی اور موقع میں لایا ہو تو مجاز ہو گا اور مجاز پر بغیر قرینہ کو حاصل نہیں کیا ہوا اور
بہاں کہوں بس اس امر کا قرینہ ہو کہ نفسی برس مراد ہو اور یہ دن شمارت مراد نہیں
پس کی طرح چل صحیح نہیں ہو سکتا ہی اور اسی لیے جمہور مفسرین میل فرمایا کہ کوئی صحیح قرینہ
رکھا اور وہ کوچہ کی جسکو اسحاق نیوتن اور طامس نیوتن اور اکثر متاخرین نے نہیں
یہ مفسر ہی ہو دیا اور نیز اگر بالفرض ہم غیر انبات مذکورہ سے قطع نظر کریں تب بھی تو یہ
چاروں احوال اور چاروں مبدء اسکو صحیح نہیں ہو سکتے کہ پہلا اور دوسرا مبدء کا غلط ہونا
تو اسکی مانہ ہی میں ظاہر ہو گیا تھا چنانچہ خود اس کا اقرار کیا ہے اور تیسرے مبدء کا غلط
ہی اب ظاہر ہو گیا اور یہی اسکو زعم میں بہت قوی تھا بلکہ وہ اسکو ساتھ میں جائز تھا
اور اسکی ہی چوتھو مبدء کا کذب ہی ظاہر ہو گیا اور یہ بابت ظاہر ہو گئی کہ اکثر متاخرین کو کوچہ
قدما کو کوچہ سے زیادہ کمی ہو رہا پانچواں مبدء دیگر جو یکہ قبول اس کے نزدیک ہی ضعیف ہو اور وہ
اعترض ہی اس پر وار د ہو نہیں سکتا اور اس واسطے کہ اعتبار ہو اور انشاء اللہ وقت میں اسکا
یہوت کمال جائیگا اور فی الحقیقت میں جو مطابق شدت ہے سحر کی ہی کہتے ہیں کہ دعویٰ کیا
کہ شمس عین عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے اور اس دعویٰ کی اسی خبر کو اور نیز
جو اولیاء کو مستند گارزاتہا اور اس خبر کی شرح میں کہنا تھا کہ مبدء اس خبر کا حضرت زینال
علیہ السلام کی وفات ہو اور دو ہزار تین سو دن سے دو ہزار تین سو برس مراد ہیں اور دراصل
علیہ السلام کو وفات چار سو تین برس پہلے ملاو صحیح ہوئی ہو نہیں سکتی جبکہ چار سو تین برس

دو تہ اڑتین سو تہ گرا دین تو ایک ہزار اٹھ سو سینتالیس برس سے پہلے میں اس آفرین
 کہتا ہوں کہ عیسیٰ علیہ السلام اس سال میں نزول فرما دیں گے اور اس سے پہلے غلامی
 اسلام میں رہا تھا ہی کیا اور کلام اس کے بہت سے وجوہ سے دوسری جگہ چونکہ جدید ہے
 ظاہر ہو گیا اور شہادت کے ساتھ جو ہرگز نہیں کھڑے اور اب اس میں پس انداز کی ضرورت
 عیسیٰ علیہ السلام کی نزول فرمایا پس اس لیے وہ وجوہ ذکر کر کے ضرورت نہیں اور شبلیہ
 یاد دہانی سے صرف کو شراب کر لیتے ہیں کوئی خیال بندہ کیا ہو گا اور صفا لیا اور
 دوائی درخیز دیتے کی تفسیر میں ہے کہ اس خبر کی بنا پر کام قمر کے ناپائیدار ہے کچھ مصداق اس
 ظاہر ہو نہایت مشکل ہے اور بعد ظاہر ہے ہر مصداق کے بعد اور منتہی کی تعیین ہو جائے گی اور
 یہ بات ایسی ہے کہ ہر شخص کو پیشین گوئی کر فرماتا دیکھ لے اس لیے کہ ہر فاسق و فاجر یہ بات
 قاصر ہے کہ اس قسم کی خبریں یوں اور کہیں کہیں سے آتی ہیں اس خبر کا وقت ظاہر ہو کر اس
 مصداق کو ہو جاوے گا اور انصاف سے یہ کہہ لوگ ہندو دھرم اور کلام اہل سوامیہ ہندو اور
 کسی فریب کا ہے کہ اس صلح احوط را افسدہ اندمزد انتہی قبول ہو کر یہ سب باتوں کو نہ سمجھیں
 اقوال داہتہ کر دین فرمایا وہ علم ہندو اس سے پہلے ہی میں سب غلط اور غلطیوں اور غلطیوں
 الفرقین متعلق ہر شیش اشک ان مفسرین پر خوب دعاؤں ہر نیک کلام اہل سوامیہ ہندو
 اور نو جمیہ اس کی یہ ہے کہ دو تہ اڑتین سو تہ گرا دین سے برس مرا دہیں تاکہ عبادت ہو جا
 اور یہ واہد ہو کہ مجاز لغت قرینہ کو عمل نہیں ہو سکتا اور باوجود اس مجاز لغت کے کہ کوئی
 سید کا وقت ہی صحیح نہیں اور نہ یہ شبانہ روز مرا دہیں تاکہ واہد ہو کہ زمانہ مجریہ خبر سے کہیں
 اور یہ خبر تہی الصباح و المساء ترجمہ عربی کے لغت ہو جاوے گا ان ایام سے ایام شمس نامیہ ہے خبر کو
 مرا دہیں اور دن اکثر ایام اس عالم کو سن اور جانب شمال و جنوب میں ہوتے ہیں اور قرینہ اس مجاز کا
 وہی قید صبح و المساء ہے جو ترجمہ عربی کی ہے اور اس خبر کا بعد و جیسا او بتیاد فرمایا وہی
 وقت خواب کا ہے اور یہ خواب اس وقت میں برسر ہوا ہے کہ مسیح و انیال علیہ السلام فرمایا ہے

بست دن تہو کر ایضا باب ۴۴ اور ۴۵ کہید کہ رب الافواج فرمایا ہر کہین اون پر
 چرہ یون کا اور ین بابل کا نام نہاد و نکا اور اونین جو باقی بین بیٹون اور یون سمیت کا
 ڈالو نکا خداوند فرماتا ہر ۴۳ رب الافواج کہتا ہر ین اوسے خاریشت کی میراث اور ڈالو ین
 کرد نکا اور ین اوسے خاکی بھاڑ دے ہاڑ دالو نکا ۴۴ رب الافواج تسو کہما کہ فرماتا کہ
 یتیم جیسا ین فرمایا ہر وینا ہی ہر بجایا اور جیسا ین فرمادہ کیا ہر جیسا ہی واقع ہو گا نکا
 ہر مہابہ باب ۵۰ ورس ۱۸ اسلیر رب الافواج اسرئیل کا خدا یون کہتا ہر کہہ دیکھ ین بابل
 بادشاہ اور اوسکو سر زمین کو نہاد و نکا جس طرح ین زر بور کی بادشاہ کو نہاد ہی ہر ۲۱
 بلا کر اگشی کرو کہ بابل ہر جاوین اسے سارے کمان کشو ہر طرف سوار و سکی مقابل خیمہ کھڑا کر دے کہ
 ہر کی جگہ نہاد و سکو کام کر موافق اوسکو بدلا دوسب کچھ جو اوس فرما اوس سوار دیکھو نکا
 خداوند اسرئیل کی خدا کر اگے بڑھی شیخی کو ۴۴ اسلیر اوسکو جوان ہاراز زمین میں گر جائیں گے
 اور سارے جنگی مرد اوسدن کاٹ ڈال جائیں گے خداوند کہتا ہر ۴۵ اسلیر وشتی درندہ
 گیدڑون کرسانند وہاں بسین گرو تتر مرغ اوسین سیرا کر ین گراور وہاں بترک پیرا ہر
 پشت در پشت کوئی اوسین سکونت نہ کر گا ۴۶ جسطرح خدا فرسدر و در شوروہ اور اوسکو
 شہرون کو اولٹ دیا خداوند کہتا ہر اسی طرح کوئی آدمی وہاں نہ بسے گا نہ اوسم زاد اوسم
 ہم دیکھ ایک قوم وہاں ایک بڑی گروہ او ترستے او کی اور بہتیرے بادشاہ زمین کو سرحد
 ہر پائے جاوین گروہ او ہر کمان اور نیزہ او ہر کپڑے گروہ کہین اور رحم نکرین کی اونکی
 سمندر کی چونشس کا مانند ہولناک ہر اور ویر گھوڑون پر چرین گروہ جنگی مردون کی
 نیزی مقابل اسرئیل کو بیٹھ کر آئی کرین گروہ ایضا باب ۱۵ ورس ۲۴ اسلیر خداوند
 یون کہتا ہر دیکھ ین تری حجت کو ثابت کرو نکا اور تیرا انتقام لو نکا اور اوسکو ہر کسکا و نکا
 اوسکو سو کر خوش کر دے گا ۴۷ اور اسلیر کہند ہر ہون کا اور گیدڑون کا مقام اور ہر
 اور شہر کا باعث ہو گا شاہان ہر باب ۱۶ اور ین پیر و نکو ین (ایکے سیم کو ہمان پر اور ین

پہنچا اور انتہا اور زمین اور جو جلال تر و روشن ہو گئی م اور اوس فرشتہ کی چار سے
 اچھی آواز سے کہا کہ بڑی رابل گری ہو وہ دلوں کا گہرا اور ہر ایک گندی روح کی چوکی
 اور ہر ایک ناپاک اور مکروہ پرندہ کا بے شمار گنہ ۲۰ اسی اسمان اور اسی مقدس مہلو
 پہنچو اور اوس پر خوشی کر کیونکہ خدا فرماؤ اوس سے تمہارا بدلہ لایا ۲۱ ہر ایک فرشتہ
 فر ایک پہرہ بڑی چمکی کر باٹ کر ماندا دھمایا اور یہ کہتے ہوئے سمندر میں پیشکا کہ باطل جہ پر
 شہر یونان اور یونانی پیشکا جائیگا اور ہر کبھی جو یا یا نہ جائیگا ۲۲ اور ہر لفظ نوازوں اور
 مطربوں اور بالاسلی بیجا نوازوں اور نرسنگا پوکوں والوں کی آواز اس میں پہرہ
 سنی جائیگی اور کسی طرح کا پیشہ والا کوئی پیشہ کیونکہ جو شخص پہر یا یا نہ جائیگا اور
 چمکی لی اور تجھ میں پہر نہ سنی جائیگی ۲۳ اور یہ نتیجہ میں کہی چراغ روشن نہ ہوگا
 اور یہ نتیجہ میں کہ آواز کہی نہ سنی جائیگی کیونکہ تیرے سودا گریں کی
 اشرف تیری اور تیری سودا گری سے زمین کے سب قومیں خاکہ گشتیں ۲۴ اور زمین
 اور مقدس لوگوں کا اور خشنہ زمین پر قتل کی گئی اور نکالو سمین پایا گیا ایضا ۲۵
 ۲۶ اور پتھروں کی بعد میں فریسمان پر بیت لوگوں کی بڑی آواز یہ کہتے ہوئے
 بلبلو باہ سخات اور جلال اور عزت اور قدرت خداوند بہار خدا کی ہن ۲ کیونکہ اوس کے
 رہت اور حق میں اس کی اس بڑی کہی کی خبر اپنی زبان کا زری سے زمین کو خراب کیا خدا
 کی اور اپنی بنیادوں کی لہو کا بدلا اوس کا تہ سے لیا ایضا ۲۷ اور ۱۴ اور سن ۱۵
 ساتویں فرشتہ فریادیا یہ ہوا میں اور نہایت آسمان کی بیکل کے سخت کھڑے ایک بڑی
 آواز یہ کہتے ہوئے کہ ہو چکا ۱۸ آتھ وازین اور کہ جین اور سچلیان ہو ہیں اور بڑا پریشان
 آیا ایسا کہ جب سے آدمی زمین میں اساطیر اور سخت ہو چوال کہیں سناتا تھا ۱۹ اور وہ
 بڑا شہر تین ٹکڑے ہو گیا اور قوموں کی شہر گر گئی اور ہر بڑی رابل خدا کی حضور بارہی تاکہ اوس سے
 شدت تھر کر مکی کا پایا دے ۲۰ تب ہر ایک پوکے جائے ہو گیا اور نہ کہیں پاس نہ گئے

لینے حسب وقت تلاوت قرآن شریف کی ہوئی لگی اور یہی سب سے پہلے صاحبِ عہد
 درجاری ہو جاوے وادی سماوہ اور خشک ہو جاوے کچھ بارہ اور کچھ جائی آگ
 فارس کی تہی گاہ بابل فارسوں کا مقام اور شام سلج کا خزانہ اور یہ طہات کہکمر
 جان بجان فرین سپرد کے پس بیاغ ہو کہ یہ سب بشارت نبوی پر اور اس خرابی بابل کی جو
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں ہوئی تھی خبری اور اس خبری کی چند شاہدین پہلا
 شاہد یہ ہے کہ اولاً داود علیہ السلام نے پہلا مسیح علیہ السلام سے پہلے خبری
 کہ بابل خراب ہوگا اور اس کی محراب کو مبارک فرمایا اور پھر حضرت یسایہ علیہ السلام نے قریب
 اٹھ سو برس کے پہلے پہلا مسیح سے خبر دی اور فرمایا کہ بابل خراب ہوگا اور مانند سدوم و
 عمورہ کی بنیے قری قوم نو طو کہ ہو جائیگا اور یہ کسی آباد نہ ہوگا اور پھر درشت کوئی اس میں
 نہیں بیگا اور یہ گزرب لوگ وہاں خمی ایسا وہ نگین کی اور پھر قریب پانچ سو برس کے پہلے
 پہلا مسیح سے یہی علیہ السلام نے خبر دی کہ بابل خراب ہوگا اور پھر درشت کوئی
 اس میں نہیں بیگا اور وہ مانند سدوم و عمورہ کے ہو جائیگا اور یہ وہی عیسیٰ علیہ السلام کے
 یوحنا انجیلی خواری نے اپنی مکاشفہ سے بیان کیا کہ بابل ہی بلا شیعہ خون انبیا اور رسولوں
 کا لیا جاوے گا اور وہ ہمیشہ کو ویران رہیگا اور یہ سلج فی وقت ولادت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے خبر دی کہ بابل خراب ہوگا پس ان خبروں کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کی ولادت تک وہ خرابی بابل کی حیثیت پر انبیا کریم فی بیان کی تھی
 نہیں ہوئی اور اب ہوگی وہو المطلوب چنانچہ زمانہ خلیفہ ثانی یا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں سولہویں سنہ ہجری میں بابل اس طرح ہاتھ بندھ
 برگزیدہ ہو خراب ہوا اور یہ آج تک آباد نہ ہوا اور نہ انشا اللہ تعالیٰ تمام قیامت آباد ہو
 والی اللہ اور یہ بشارت اس سبب سے کہ حضرت داود علیہ السلام نے محراب بابل کو
 مبارک فرمایا یہ دلیل حقیقت رسالہ و خلافت ہے واللہ و ہر شاہد یہ ہے کہ داود

علیہ السلام نے فرمایا بابل کے دروازے پر لکھا ہوا ہے کہ جو شخص بابل کی طرف سے حضرت
 عیسیٰ کو سوا اور کسی پر صادق نہیں آسکتا تمہارا شاہد یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام
 جو بشارت عیسیٰ بن مریم اور اچھی راکب الحمار اور اکیس لکھ سالہ دی سی اور بیس لکھ
 او من بشارت کا نام بشارت ہے یہ راکب ہوا اور اس بشارت میں راکب الحمار سے
 سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی ذات پاک کی طرف اشارہ کیا ہے اور راکب الحمار سے سیدنا محمد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان فرمایا ہے اوس میں ہے کہ ایک نے اون دو سوار عین
 سے کہا کہ بابل گرے گا اور اس کے تمام بہ ریزہ ریزہ ہو جائیں اس خبر کی سیاق اور
 ذکر یہ مشکوٰۃ سے منقول ہے کہ یہاں سے خرابی کا ذکر ہے جسکو ایسی ہی لوگ انجام دین
 بلکہ زمانہ احد الکلبین المبارکین کا ذکر ہے اور عیسیٰ علیہ السلام تو سزا و جزا کی لکھی
 ہی نہیں تھی اور ان کی حواریوں نے جہاد ہی نہیں کیا پس اس لئے وہ احتمال دہ گیا
 اور احتمال ثانی یعنی وہ کہ یہ خبر خرابی بابل زمانہ محمد کے موقوف ہو گیا وہ مطلوب
 چوتھا شاہد یہ ہے کہ اس بشارت میں یہ عیسیٰ علیہ السلام ہی فرمایا ہے کہ نبی قوم او تر
 سزاؤ گی اور وہی خراب کرگی اور کتاب پیدائش سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لقب اسماعیل
 علیہ السلام کی بعض اولاد کو منظم کا ہی ایسی کہ اوس میں انکی نسبت فرمائی ہے کہ میں اوس
 برہمنی قوم بنادنگا پس اس وجہ سے لایا ہے کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام کی کلام کی یہی ہون کہ
 اسماعیل فیج الدی بعض اولاد حسبہ لکھان بلبیون کو فیج کرگی پس اب دیکھو کہ
 کس اولاد کی آپ کی یہ امر ہوا اور کسنی الدی غرض کہ اسکا نام کا انجام دیا سو ابی صحابہ
 اور کسی کو نہیں پاو گے پس انہیں کی یہ خبر ہے وہو المطلوب
 پانچواں شاہد یہ ہے کہ یوحنا حواری عیسیٰ علیہ السلام نے
 جولو آپ رسول کہتے ہیں مشاہدہ میں دونوں قصوں یعنی خرابی بابل ورجم اصحاب
 قیل کو ایک دفعہ میں عالم عین سی دیکھا اور اس سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ عالم

ظہور میں بھی یہ قریب قریب ہو کر اور یہ تو سب جاستے ہی ہیں کہ قصہ حجم اصحاب
 نبیل نمازہ حمل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوا پس دوسرے قصہ کا یعنی خرابی
 بابل کے خواری آج ذخیرہ دی ہو اسی زمانہ کا اس پاس میں ظہور نما جا بہرہ چنانچہ زمانہ
 خلافت نبوت میں اسکا ظہور ہوا اور بابل حسن حیثیت سے کہ یوحنا خواری ذخیرہ دی
 تھی خراب ہوا واللہ جس شایہ یہ ہے کہ یسعیہ علیہ السلام نے فرمایا وہاں
 ہرگز عہد لوگ خیر الیادہ تیار گئے اس جملہ میں اشارہ اوس قصہ کی طرف کیا کہ جو
 قصہ عین میں واقع ہوا اور وہ یہ تھا کہ جب وہاں لشکر امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب
 کرم اللہ وجہہ پہنچا آپ فرمایا کہ تم یہاں بھی نماز ادا کرتے ہو جگہ پر قبر الہی نازل
 ہوا ہے اور اس لئے بھی حقیقت خلافت کئی نفا علی بن ابی طالب اور خیر قصہ عین میں
 ہوئی ہے واللہ راہ راہ بید کہ ظاہر یہ بابل یہ بابل فرس نہیں بلکہ کوئی اور ہی جوا بھی
 خراب نہیں ہوا سو امی بہت دھری اور بی الضافی کی کیا پہلی یہ کہ کوئی بری بابل ہوا
 اس بل کہ کجا چاہے شہر و سنہ میں نہیں آیا دوسری یہ کہ الہی بابل جنین انبیا و رسل
 اکرام کا ثون ہوا ہوا اسکا اور نہیں معلوم ہوتا ہے تیسری یہ کہ خرابی بابل کی بشارت
 جلیلہ ترین مسیح علیہ السلام نے یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی اور اسی
 بت شکنی کا حکم فرمایا اور حضرت مسیح علیہ السلام تو جزا و شرا کے لئے آئی نہیں تھے
 لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کام کے لئے آئے تھے اور یہاں بشارت کو بھیجی
 معلوم ہوتا ہے کہ یہ فرماتی ہیں کہ تم اس کام کو انجام دیو گے اور یہ زمانہ خلافت نبوت
 میں ہی وہ خراب نہو جائے گا۔ جو شخص یہ کہ سلج نے اپنی حالت جان کندنی میں
 بوقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خرابی شام و بابل کی خبر دی اور
 ملک شام تو خراب ہوا اور قتل ہوا اور وہ اسکی خبر صادق لکلی یہ بابل کیو اسانہ
 میں خراب نہو اسلج کہ جب ایک دفعہ میں کئی خبریں دین اور سب سچی لکلی تو ایک جو

موافق وحی انبیاء کریم ہو تو کسی جو بی ہوشی ہو یا بے اختیار غفلت فعلی اللہ علیہ وسلم
 کو سائبہ بابل کی خرابی کیوں شہر و طہونی جواب خرابی بابل کی جس نسبت سے کہ
 خبر و ان بین نہ کہ جو کو یا کہ شبہ خرابی قیامت سے بھی پس اس زمانہ میں کہ جو نمونہ قیامت
 ہو اور قریب قیامت ہو مونی چاہی اور وہ زمانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
 ہی اسلمی کہ اس سزا و جزا کی کوئی اور آپ منظر اقصیٰ صفات الہی کو بہن وراپکا زمانہ نمونہ
 قیامت تھا کہ جس کسی نے اپنے باپا و اجداد و برادران کو تکلیف دی تھی اور سکا مائدہ
 آپ کو زمانہ میں اولیٰ لیا گیا اور بابل میں بخلاف انہیں شہر ان کہ تھا اس لئے کہ اولاً حضرت
 ابراہیم علیہ السلام گم میں زمین والی کو تھے اور پھر بھی اسلمی ان شہر میں تک تھے جو
 اور بیت المقدس سے انہیں بابل کیوں خراب کیا کسی اسلمی آپ کو زمانہ پر یہ سنائی
 بابل کی موفوت و تخریب اور آپ کو زمانہ میں ہی ہو و والحمد للہ اور واقریٰ میں فوج
 عراق میں شہر ہشیر کی میان میں ہو کہا واقریٰ رحمہ اللہ فی اور جب کہ چوتھی سود موضع
 کو تار میں تو اتتری اوس مکان میں کہ قید کیا تھا وہاں ابراہیم علیہ السلام کو سونغا پر ہی
 اوس میں اور محمد کی الدیک اور در و ہوجا حضرت پر اور پھر ہا و ملک الایام ندا و لہا بین
 الناس و لعلہم اللہ الذین اسوا و انجذ منکم شہداء و اللہ لا یحب الظالمین ترجمہ اور یہ
 دن بدلتو لا فی ہین ہم لوگوں میں اور اس واسطے کہ مملوک کرو اللہ جسکو ایمان ہی اور کرنی
 بعضی تم میں شہداء اور اللہ نہیں جان تھا ناحق والو کو جو کچھ شہادت بتا دے پھر زبور
 ۱۸۔ ورس ۷۷ لیکر خداوند تک تخت نشین ہو اس لئے عدالت کر لے اپنی مسند نیارک ہے
 ۱۹۔ اور وہ صداقت و حیاں کا انصاف کر لگا اور اس سے قوت و غنی عدالت کر لگا۔
 ۱۹۔ اور وہ ای خداوند کہ انسان غالب ہو و قومن کی عدالت تیر و خیر کیجاوے
 انجند او خداوند کو دراک قومن اپنی تین بشری جانیں اس اور بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
 اپنی مسند تیار کی ہی اور وہ صداقت و حیاں کا انصاف کر لگا پس یہ مسند انصاف

و لکھنؤ پارک کرنا بیان روز قیامت بہنیں ہو سکتا ایسا کہ درانا اور ثارت دینا اس
 دنیا میں ہر نہ آخرت میں اور اس دنیا میں وہ زمانہ جس میں درانا اس امر سے ہوا کہ شیکشت
 اور تہ جائے اور تو وحد قائم ہو جائے وہ زمانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسا ہے کہ
 آپ کی زمانہ کی اس بشارت میں ہر سی ہو گئی والحق بعد پانچویں نبی بشارت بشارت
 قدیم الایام صحیفہ راشیٹل باب ۱۷ شاہ بن علی شہر کی پہلی سال راشیٹل نے اپنے ستر
 ایک خواب اور اپنی سر کی زخمیں دیکھیں خواب اسنی اور خواب کو لکھا اور اس حال
 مفصل بیان کیا (۲) راشیٹل بولا اور کہا کہ میں رات کو ایک رو یا دیکھی اور کہا دیکھتا ہوں
 کہ آسمان کی چار دیواریں برقی سمندر پر ہائے زور سی جلیں (۳) اور سمندر سے چار پڑے
 حیوان جو ایک دوسری سے متفرق تھے ایک ہم ہند شیر سہری مانند تھا اور عقاب
 ہی سے ٹکڑے رکھتا تھا اور میں دیکھتا رہا جب تک کہ گریبان رکھی گئیں اور قدیم الایام
 بیٹہ گیا اور آدمی کی طرح پانوں پر کھڑا گیا اور انسان کا دل اوسے دیا گیا (۴) اور
 کیا دیکھتا ہوں کہ ایک دوسرا حیوان بچہ کی مانند تھا اور وہ ایک طرف سیدھا کھڑا ہوا
 اور اسکی منہ میں اوسکے دانتوں کے درمیان تین سیلیاں تھیں اور اوہ ہونے اوسے
 کھا کھاتھ اور بہت گوشت کھا (۵) اور اسکی منہ نے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک
 حیوان تینہ دو کو مانند اوہا جسکی بیٹہ پر پر ہر کسی چار پر تھے اور اس حیوان کے چار سر
 اور سلطنت اوسی دیکھی (۶) اوسکی بھی من ذرات کی رویتوں کو اوسکی دیکھا اور کیا دیکھتا
 ہوں کہ چوتھا حیوان ہولناک اور بیست ناگ اور نہایت زبردست اور اوسکے دہشت
 لوہ کی تھو اور برہ برہ تھی اور وہ نکل جاتا اور کھر کھر کر دیتا اور بچتی کو اسکی بانوں
 سے تار تار تھا اور وہ ان سب حیوانوں سے جو اسکی اگر تھی متفرق تھا اور اسکو دین
 سنگ تھو (۷) میں نے اون سنگوں پر غور سے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ انکے من
 سے ایک اور جو اسانگ نکلا جسکے آگے تین سنگ جڑے تھے اور کہا میرے گئے اور

کیا دیکھتا ہوں کہ اوس سنگ کی کہنیں تہیں انسان کی انگلیوں کے مانند اور ایک سونہ
 تہا جو ہری ہری باتیں بول رہا ہے۔ میں دیکھتا رہا یہاں تک کہ کرسیاں رک گئیں
 اور قدم الایام چل گیا اوسکا لباس برف سانس تھا اوسکے سر کا بال صاف سفید
 اوسکے ہاتھ اوسکا تخت آگ کو شعلہ کہ مانند تھا۔ سنی پتھر آگ کے مثل تھی۔ ایک
 آتش سیلاب بہہ رہا جو اسی آگ سے نکلا تھا ہزاروں ہزار اوسکے خدمت میں حاضر تھے
 اور لاکھوں لاکھوں لوگوں کے گہرے تھیں۔ البتہ ہری تھی کتابیں کہلی ہوئی تھیں۔ سنے
 دیکھا یہاں تک کہ اوس سنگ کی آواز کو سب جو ہری کہنہ کی باتیں بولتا رہا۔ ان میں
 یہاں تک دیکھتا رہا کہ وہ حیوان مارا گیا اور اوسکا بدن ہلاک کیا گیا اور شعلہ زب آگ میں
 ڈالا گیا اور باقی حیوانوں سے سلطنت بھی اوں سے لی گئی۔ پھر اوسکی زندگی قائم ہوئی
 اور ایک مدت اور ایک ساعت جی ۱۳ میں نے رات کی رونقوں کو وسیلے دیکھا اور
 کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص آدم زاد کہ مانند آسمان کے بادلوں ساتھ آیا اور قدم الایام
 تک پہنچا۔ وہ اوسے اوسکے آگے لائے ۱۲۔ اویسلط اور حرمات اور سلطنت اوسکی
 دیکھی کہ سب فرہین اور مختلف زبان بولنے والی اوسکی خدمت گذاری کریں اوسکی سلطنت
 ابدی سلطنت ہے جو جاتی نہ ہوگی اور اوسکی مملکت ایسی جو رائل ہونگی۔ ۵۔ امجدہ دانیل
 کی روح سرور بدن میں بول ہوئی اور ہری سرور کو دیکھ کر مجھ کو گہرا دیا ۱۶۔ میں اول بین
 سے جو نزدیک کھڑا تھا ایک شخص کے پاس گیا اور اوس سے اوں ساری باتوں کی حقیقت
 پوچھی اوسنے مجھ کو کہا اور ساری حقیقت مجھے بتلائی، اپنی چار ہری حیوان چار بادشاہ
 ہیں جو زمین پر رہا ہوں گے۔ لیکن حق تعالیٰ کی مقدس لوگ سلطنت ولین گے
 اور ابد تک ہاں ابدال بادشاہ اس سلطنت کو مالک رہیں گے۔ ۱۹۔ تب میں نے چاہا کہ جو ہری حیوان
 کی حقیقت جانوں جو اوں میں سے متفرق تھا کہ نہایت ہیبت ناک تھا جسکی دانستہ ہو
 کہ اور ناخن پیل کہ جو جو شکستہ اور ٹکڑے ٹکڑے کرتا اور پتھر کو اپنی پانوں سے ٹکارتا تھا

ہوا۔ اور دس سینگوں کی جو اس کی سرسری ہے اور اس ایک کڑ جو لکڑا اور جس کے اسے سین
 کر کے ہاں اس سینگ کے جسکی انہیں تین اور ایک سو تہہ جو تہی کہندگی باقیں ہوتا
 تھا اور سکا چہرہ اس کے ساتھیوں کی نسبت زیادہ جدا تھا ۲۴ میں زدنیکار دہی سینگ
 مقدسوں سے جنگ کرتا تھا اور ان پر غالب ہوتا رہا ۲۵ جیت تک کہ قدیم الایام آیا اور حق
 کے مقدسوں کا انصاف کیا گیا اور وقت آپہنچا کہ مقدس لوگ سلطنت کو مالک ہو دیں
 ۲۶ وہ یوں بولا کہ جو تہا حیوان جو تہی سلطنت ہی جو دنیا میں ہوگی اس کی سلطنتوں سے
 متفرق ہوگی اور ساری زمین کو فنگلی گی اور اوی لٹاری گی اور اوی وہ ٹکڑے ٹکڑے کر گئی ۲۷ اور
 ہی دس سینگ ہیں جو دن و شاہین جو اس سلطنت میں آتے ہیں اور کونکے ایک اور کونکے تہہ
 ہوگا اور تین شاہین غالب گاہ ۲۸ اور وہ حق تعالیٰ کے مخالفت میں باتیں کریگا اور حق تعالیٰ کے مقدسوں کو نصیب دے گا
 اور جاہل گاہ کہ وقتوں اور شریعتوں کو بدل ڈالے اور دے اس کے قبضی میں دی جائیں گی
 یہاں تک کہ ایک مدت اور تین اور وہی مدت گزر جائیگی ۲۹ پر عدالت میں سینگ اور
 اس کی سلطنت اس سے لیں گے کہ اس سے ہمیشہ کو لئے نیت دنا ہو کرین ۳۰
 اور تمام آسمان کو تلک کی ساری ملکیت اس کی بندگی کریں کہ اور فرمان ہو دار ہو دیں گے
 بسم اللہ الرحمن الرحیم وہ تین تین قبیلہ سکی ہیں ہر دس، اسے بڑے چار حیوان
 چار بادشاہین جو زمین میں برپا ہوں گے لیکن حق تعالیٰ کے مقدس لوگ سلطنت لیں گے اور ۳۱
 وہ یوں بولا کہ جو تہا حیوان جو تہی سلطنت ہی جو دنیا میں ہوگی اس میں اس
 تفسیر فرمشتہ معصوم و چار دن حیوان کی پچہ تہہ و اور ایک حیوان ہیت ناگ غیر
 سمی چار سلطنتیں معلوم ہوں اور چوتھی حیوان غیر سمی کہ دس سینگ دس بادشاہ اور ان کے
 حاکم کہ اور سینگ بیان فرما رہے ہیں معلوم ہوتی اور گیارہ دس سینگ ہی اس سلطنت کا ایک
 بادشاہ نکلا اور تین اور سو دس گورہ کی سب تین بادشاہ نکلی مگر یہ سینگ اور کور اکبار والے گاہ
 اور یہ سینگ لہو بادشاہ باقیں کیسے غور کی بولے گا اور مقدسوں سے جنگ کرے گا

قبیہ مت و م بہ ہے اور بہتر فرشتہ معصوم کہہ لیتے مسامح ہوا کہ اس سہنکاب کے بعد کیا
مدت اور نہ پہنچا اور ادبی مدت کو یہ سلطنت اور دیکھی اور بہتر مقرر ہوا کہ اس کی
سلطنت کے واسطے یہاں تک کہ اس اب تین اول القسیر و تطبیق قبیہ معصوم ہوتا ہے ہونے اور
ہو کہ جو اب تین فارس میں دیکھی گئی جس زمانہ تین بنی اسرائیل وینان میں اور کسی کتاب
و انہل میں شروع ہو اسکا بیان ہو اور شروع بشارت ہزارہ بن شاہ بابن بلیشفر کی
پہلی سال میں موجود ہو پس زمین سے اس قبیہ میں وہی زمین و اراوی اور وہاں کی سلطنت
کا یہ حال ہو اور بیان ان سلطنتوں کا یہ ہے سلطنت اول بلیشفر کی ہے جس کے پہلے سال ۱۰۰۰
یہ خواب دیکھی گئی اور بادشاہ بسببی اوبی طرف بیت المقدس کو قتل ہوا اور ماویون کی
سلطنت شروع ہوئی اور بشارت و اکیلیہ خمریہ میں بیان اسکا کہ زبکیا دوسری
سلطنت ماویون کی ہوا اسی دارا موی ہوا اسکا شروع ہو اور بہتر قبیہ کی سلطنت
کیا نیون کی کہ ہوا اور شروع اس سلطنت کا پانسونیس برس پشتر میلاد مسیح ہو ہوا اور پہلا
بادشاہ اس سلطنت کا قورس ہے اور چوتھی سلطنت ساسانیوں کی ہو اور پہلا بادشاہ
اس سلطنت کا اردشیر بابکان ہے اور نوشیروان تک جس کی سلطنت ایک قرن یا ایک سو تریس
زیادہ رہی ہو اور کلمہ اوٹینگ کے وزیر صادق آدمی اس سلطنت میں دس بادشاہ ہوئے ہیں
اور دوشیر بابکان ۴۴ سال تھا یون اردشیر ۳۳ سال تہرام بن مہرام بن مہرام ۵۰ سال
شاہ پور بن مہر ۲۰ سال تہرام بن شاہ پور اول ۱۴ سال یزدگرد ۳۰ سال تہرام گور
۴۴ سال سیزدہ گور و تانی ۱۰ سال قباد ۳۴ سال نوشیروان ۸۴ سال پس یہ
اولیٰ سلطنتیں کا شکوہ فرشتہ معصوم فرمایا تھا کہ دس سنی گونہ دس بادشاہ فراوان
ہو گیا اور بہتر فرق سرخ کی بادشاہ اس سلطنت کا خضر بر ویز ہے اور خضر ویز نے لہو انحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کو فرما کر سارے نبی ادنیٰ پیش آیا اور نام مبارک کھچا کہ اگر انہی سلطنت کا فرمان چاک کر لیا اور لو ہشت ہزار
حاکم بن سوا اللہ اللہ علیہ وسلم کو فرما دینا یا انہی کا تہاد و برپا نہ ہو گا یہ کہ کہ سیزدہ گور و تانی ۱۰ سال قباد ۳۴ سال تہرام گور ۴۴ سال

من جبرئیل فرمایا کہ میں محمدی سلطان کو لکھتی اور دعوت الہی کی تمنا اور نوا ایک نامہ بنا لیں
 بدلیب نہ کہ کس تحریر فرمایا جس کا ترجمہ یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم محمد رسول اللہ بنو
 سب اب کسری بزرگ فارس کے سلام اوس شخص پر جو اتباع راہ راست کرتا اور اللہ تعالیٰ
 کی طرف پہرے اور گواہی دی اس بات کی کہ خدا ایک ہی اور محمد اوس کی مبعوث اور رسول
 میں میں محمدی اسلام کی طرف بلاتا ہوں تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں تمام آدمیوں کی طرف
 تاؤراوی اور انعام محبت کردن کا فروں پر مسلمان ہوتا کہ تو سلامت رہو اور اگر انکار اور کفر
 کر لیتے تحقیق مجھ کو یوں کا وبال تیرا ویر ہو گا پس پھر شرف نزول نامہ گرامی و عذر حصول
 نامہ نامی شیطان نہیں آگ بگولا ہو گیا اور تکبر کی باتیں بولا اور کہا کہ محمد باوجود میری رعبت
 ہو گیا کیا بکین اور اپنا نام میری نام سوا دیکھیں اعوذ باللہ من الجمل المرکب رسول رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ہی نہ یوچی بلکہ جواب ہی نہ لکھا اور گرامی نامہ چاک کر دیا اور آپ
 بکامیابی قرق کتاب تفرق اللہ کیا اور میرا نامہ چاک کیا اللہ اوس کی سلطنت کو چاک کرے
 بلکہ اوس کی سلطنت کو ٹکڑ ٹکڑ کر دیا اور بعد ازاں اوس بدعت ازلی و شقی لم نیلی نے باذان کو
 جو اوس کی طرف ہو حاکم میں تھی لکھا کہ سنا گیا کہ کوی شخص عرب میں دعویٰ پیغمبری کرتا ہے لازم
 ہے کہ وہ اسلحہ چن اشخاص محمد کی اس طرف روانہ کر دیا باذان کو موافق اوس کی حکم کو باجوہ اور خرخرہ
 آو خدمت نبوی میں تحقیق حال کو لکھ دیا اور خدمت بابہرکت میں لکھا کہ ان دونوں کو
 ساتھ کسری کر پاس جانا چاہی پس وہ اول طائف میں آو اور پھر مدینہ منورہ میں خدمت
 نبوی میں حاضر ہوو اور سب حضوری بیان کیا آپ نے اونکی شوخی تکلفی سے قسم لے کر
 اول دعوت اسلام کی اور پھر فرمایا اکل اسکا جواب ملیگا پھر فرمایا کہ آپ نے فرمایا کہ باذان
 کو خبر دو کہ میری پروردگار فرماتے ہیں کہ میں نے تمہیں شہید دینے سے خسر و پروردگار کو خبر دو
 شہید دینے سے خسر و پروردگار کا شک چاک کر دیا اور باذان کو بوساطت او نہیں رسولان کسری
 دعوت اسلام کی اور خوشخبری شیعہ اسلام کی ملک فارس میں دی اور بصورت اسلام

باز ان کو حاکم بن مقرر فرمایا چنانچہ باذان عبد بنہ یقین خیر قتل خسرو پر دینا اور
 انہی شہزادوں کی اذن کو کہ نبی عربی سے کہ یہ قرآن نکر و منہ حجابہ لو احسان مسلمان ہو
 پس قتل اس قصہ سے تصدیق دریں ۵ کلام مصحوم اور وہ حق قتالی کی مخالفت
 میں باتیں کر رہے کہ اور چاہے کہ وقتین اور شریعتوں کو بدل الی ہو گئی اوس سے زیادہ
 اور کیا بے لیا ہو گا کہ صاحب شریعت کو ہی مواخذہ کر لیا اور وہ کیا اور نیز قتل خسرو و
 سے تصدیق دریں امین زد کیا ایسا نک کہ اوس نیگ کی آواز کی سبب جو برسی کہند
 کی باتیں بولتا رہا بان میں بیان تک دیکھتا رہا کہ وہ حیوان مارا گیا اور اسکا بدن ہلاک
 کیا گیا اور شعلہ زلگین دلا گیا ہو گئی اور یہ درج خسرو پر دیکر کہ جہنمی ہو چکی ہے خبر دی اور
 خسرو پر دینے تین بادشاہوں پر غالب ہوا اول ہر خسرو کہ اوس سے سلطنت ملی
 دوسری ہر ام جو بینہ پر جو بادشاہ ہو گیا تھا تیسری گہتم پر اور دسجی گویا کہ بادشاہ ہی تھا
 اور کلام ملک مصحوم میں ہر دسے اوس کی قصہ میر ذی جادنگی بیان تک کہ ایک مدت اور
 دہشتین اور ادبی مدت گذر جائی گی ۲۶ پر عدالت شہسبکی الخ اور تفسیر اس کلام کی یہی
 کہ بعد ہلاکت اس شخص کہ یہ سلطنت قرن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرن تینین یعنی
 حضرت ابوبکر الصدیق خلیفہ اول حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی اور نصف قرن حضرت
 عثمان رضی اللہ عنہ وارضاء تک رہی گی کہ رزگرد بادشاہ سلطنت مذکور کا اوس وقت تک
 زندہ رہا اور کہیں کہیں سامان مشاد پر پا کر تارہا گودار السلطنت خلافت حضرت عمر
 رضی اللہ عنہ تین تحت حکومت مسلمانوں کی آگیا تھا اور مسلمان مالک ہو گئے تھے اور
 سن ۲۹ انقیولین ہجری میں شہسبک نصف خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میرہ ہلاک
 ہوا اور وعدہ الہی پورا ہوا تینہ کعب اخبار رضی اللہ عنہ نے جو زبانہ لموی میں حضرت
 عثمان رضی اللہ عنہ کی عمر بیان کی تھی شاہ اسی بشارت سے عقد کر بیان کی تفسیر و بطریق
 کلام ملک مصحوم پوری ہوئی اب چند امور متعلق اصل کلمات خواب ضروری البیان

نوین درس میں ہر مین بیان ایک دیکھتا رہا کہ کرسیاں رکھی گئیں اور قدیم الایام میں
 قدیم الایام ماضی اول ماضی اللہ نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کرسی
 مبارک مساجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فر
 وقت بیٹھنے تخت سلطنت پر بیٹھ پید کی یہی دیکھتا رہا کہ منبر حضرت معاویہ رضی اللہ
 عنہ اولٹ گیا اور معاویہ کی ہی اس خواب صادق کی اپنی وطن مالوف مدینہ منورہ
 راہی ہرم مکہ ہو کر تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفید لباس کو دوست کہتے تھے اور
 خاص بروز جاوے تخت یعنی منبر روز جمعہ لباس نو یا شومکہ و کسانہ زینت فرما
 اور امت کو بھی یہی حکم فرمایا ہے اور آپ کو مبارک صاف ستھری اون کرماندہ تھے حلقہ شری
 آپ کو مبارک کو بکریوں کے بالوں کے ساتھ تشبیہ دی ہے اور آپ کفر سے مبارک ہو کر تھے اور شہانہ
 کہ تھے اور مانگ بھی نکالتے تھے اور دعوی پریشان سے آب ناخوش ہوتے دنیویں
 درس میں بھی ایک آتش سیلاب بہہ رہا جو اوسکے آگ سے لکھتا تھا ہزاروں
 ہزار اوسکی خدمت میں حاضر تھے لاکھوں لاکھ اوسکے آگ کی کڑی تھے آتش
 سیلاب وہی حکم تا دیے جہین احراق نخل وغیرہ ہوا اور تمام زمین اور آسمان
 دست بستہ آپ کی خدمت میں موجود اور نظام لاکھوں ہزاروں خدمت میں حاضر تھے غزوہ تبوک
 میں ہزار وایات کو موافق سنت ہزار آدمی کو قریب تھے حجۃ الوداع میں بی شمار آدمی تھے
 ہذا البتہ ہر ہی تھی ظاہر ہی قولہ اور کتاب میں کھلی ہوئی بتیں پر ہر وقت فرقان مجید ایک کتاب
 ہوا اور نزول کا نام چھ سو تمام کتابیں مافیہ کسل گئیں تیرہ ہوا ان درس ہوئی راست
 رتبیوں کو وسیلے دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص آدم زاد کو مانند آسمان کو یاد لکھ
 ساتھ آیا اور قدیم الایام تک پہنچا وہی اوسے اوسکے آگے لائے یہ بیان نزول
 وحی الہی کا اختصار ہے علی اللہ علیہ وسلم پہنچا اسطرح جبریل علیہ السلام کے شروع رسالت کا ہے
 اور حضرت جبرائیل علیہ السلام نورانی اس وقت آ کر تھے اور یاد لکھتے ہیں کہ آئی تھی

اور ان حضرت کو بادولین پر ہی نشتر لڑ جو ہوان درس تہذیب و تہذیب اور شہادت اور
 اسی دیکھتی کہ سب قومیں اور امتیں اور مختلف زبان بولنے والے اور اسکی خیر متکذاری
 کرتے اور اسکی سلطنت ابدی سلطنت ہی جو جاتی نریوگی یہ درس بیان کرتا ہے کہ
 اپنی رسالت شامہ ہو کسی ملک کسی زمانہ کے ساتھ نہیں ہوا اور یہی رسالتہ خلافت باطن
 اور خلافت ظاہری کی ہی خبر دیتی ہے اور ختم نبوت اور دوام سلطنت ظاہری کو بیان کرتی ہی
 انہوں نے درس پڑھ کر دیکھا کہ وہی سینک متعلقہ نسخہ خیا کرتا اور اوپر غالب ہوتا رہا جب تک کہ
 قدیم الایام آیا اور وقت آپہنچا کہ حقیقتاً اگر مقدس لوگ سلطنت کے مالک ہوں تو بیان تو ہوتا
 نامی بسوی خسرو پر کبر اور آقا قدیم الایام کا قدیم الایام کے رسول کا آنا ہی اسلئے کہ رسول
 گوئیہ رسول کا کہ ہے چینی نشتر لڑ بتا تفریلہ صحیفہ سبیا علیہ السلام باب ۲۸ - درس
 (۹) کہ کسکو دانش سکھاویگا اور کسکو وعظ کر کے سمجھاویگا اور کونخیا دودہ چٹا یا گیا
 چاہے تو سجدہ کرے (۱۰) کیونکہ حکم پر حکم قانون پر قانون تو پیر قانون ہوتا جانا تو بیان تو پیر
 (۱۱) مان دہ وحشی کی سی ہو مومن اور اجنبی نہ باندھیں اس گروہ کے ساتھ بابتین کریگا
 (۱۲) اور دانشروں کی کہ اس گروہ آرمگاہ ہی تم اور کونچو تنہا ہو کر ہیں آرام دیکھو اور یہ چین
 کی حالت ہی پر وی شنوا انوی (۱۳) سو خداوند کا کلام او نہی یہ ہو گا حکم پر حکم
 حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون متور ایہاں متور او مان تاکہ وی چار جاویں
 او پیر ماری کون اور شکست کماوین اور دوام بین پسین اور گرفتار ہووین (۱۴)
 پس ایسے بازار آدویون جو اس گروہ کہ یہ رسول میں ہر حکمرانی کرتی ہو خداوند کا کلام
 سنو (۱۵) از لبیکہ تم کہا کرتے ہو کہ ہم موت سے غمیدانہ اور عالم غیب سے ہمارا
 لیاجب جہلک تازیانہ پنج ہو کر چلیگا پیر نہ پڑیگا کہ ہم ہی تہو نہ کو انہی پناہ کیا ہی اور
 دروغ گوئی کی آٹھ زبانی تین چہا یا تو (۱۶) باو تہو اس کے خداوند ہو وادولین
 تو مانا ہو ویکون مسکون بنیاد کر لی ایک تیرہ کہو نگا ایک گز مایا ہو ایتیر کوئی نہ تیر لیکھا

کوڑ کر سیر کمنڈو والو اتھر اوسپر جو ایمان لاو و او توالی تکرنگا یعنی شہر مندو ہونگا یہ لہ
 اورین سویت برعدالت اور سہول پر بد وقت رکبوںگ اور اونی جو ہووے ملی بناد کو چار دالین
 اور پانی تہنی کی مکان بہا لی جائن گے ۱۰ اور تھمارا عبد جو سویت ۲۰ جو اٹوٹنگا اور تھمارا
 بنوافت عالم غیب سو قاتم نرہ کی جب وہ جہلاک تازیانہ پیچ سے ہو کی چلیگا تب تم
 اوسکے جہاز دوا لے کر نیچے پامال پڑباوگی ۱۱ جس خیر وقت وہ گذرنا ہووے تہین کے چلیگا
 ہر ایک صبح کو گذر لگا اور دن رات کو بھی بلکہ اوسکا چہرہ جاسننا ہی گہر انیکا سبب ہوگا
 کہ خداوند اوٹھی گا نیسا کوہ پر سیمین اور وہ غضبناک ہوگا جیسا جہون کی وادی میں تانا
 بلکہ غیر سہولی کام کرے اور اپنا عمل کر گزری مان اپنا اٹوٹکا عمل ۲۲ سو اب تم تہنامت
 کر دہو کہ تمہاری بندہ ہی تخت مدجہا دین کیونکہ میں نے خداوند رب الافواج سے سنا ہے کہ
 اوسنے کامل اور معجز ارادہ کیا ہے کہ ساری زمین کو تباہ کر دے ۲۳ کان دہر کر میری آواز
 سوشنو اہو کر میری بات پر دل لگا و ۲۴ کیا گسان بوسنے کو لے سب دن تل چلیا کرنا
 کیا ہر وقت وہ اپنی زمین کو چاسا کرتا اور اوسکے دھیلے پھڑا کرتا ہے ۲۵ جب وہ اوسکو
 سہوار کر چکا سو کیا وہ اجوائن کو نہیں چھٹا اور نہ را کو نہیں دالتا اور گدیوں کو بانت بانت
 میں نہیں بوتا اور جو کو اوسکے تعین مکان میں اور دیو کو دم کو اوسکے خاص کیاری میں نہیں
 رولتا ۲۶ کیونکہ اوسکا خداوند اوسکو تربیت کر کے تہین چھٹا اور اوسکو سکھاتا ہے ۲۷ اور
 اجوائن کو داوئی کی پہنگی سے نہیں دانوی اور زیری کی اوپر گاڑی کی چکر نہیں گھاتی
 بلکہ لائٹی سے اجوائن جہا تہا اور زیری کو چڑھی سے ۲۸ روٹی کی غلہ پر دامن چلا تہا
 لیکن وہ ہمیشہ اوسی آگستہ نہیں رہتا اور اپنی گاڑی کی ہیکر اور گھوڑوں کی ہمتیہ اوسپر چڑھتا
 نہیں رہتا و اوس سے سراسر نہیں کچلی گا ۲۹ یہ ہی رب الافواج سے مقرر ہوا ہے
 چکا انتظام عجب اور اوسکے دانائی جڑی ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم واضح
 ہو کہ یہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور بامسح علیہ السلام کی ہے۔

ہمارے نزدیک بحیثیت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے اور دلائل ہماری دعویٰ
 کی یہ بین دلیل اول دریں ۱۴ سے ۸ تک مبہمگون ہے کہ اس رسول کے
 زمانہ میں دعویٰ یہود و تناسلی موت جو نسبت دعویٰ مقبولیت اور محبوبیت عند اللہ
 کرتی تھی رہے تو صحیح اور نفی کر لئے ضرور ہے کہ الٰہی اس دعویٰ کو انکی طلب ہونا کا صورت
 میں بسبب نکرہ اس دعویٰ کو باوجود سہل و سہل بیکر لفظ دعویٰ مذکور معلوم ہوا اور انحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی تہ زبانی میں یہ لفظ دعویٰ یہود و تناسلی زمانہ سچی میں اور آیت
 کریمہ قل ان کانت کلمۃ الٰہ الاخرۃ عند اللہ خالصہ من دون الناس فتشکروا الموت
 ان کتم صادقین ولن تمینوہ ابدًا ما قدرت ایدہم واللہ علیہم بالظالمین اسی باب میں نازل
 ہے تنبیہ اس سبب سے صحت صدق دعویٰ یوسفونہ کما یعرفون انبیاہم ثابت ہر دورہ
 تکذیب کیا مشکل تھی اور دو طرح تکذیب اس جگہ ممکن تھی ایک بایمان ماطلب اللہ
 دوم تکذیب پیشین گوئی ولن تمینوہ ابدًا ما قدرت ایدہم قتل و اشرفا ق و جلا سے
 وطنی اختیار کیا اور فقط لفظ تمینی الموت نکھا کیونکہ کہتے کہ اس وقت
 اس سے زیادہ کم نجاتی آتی۔ دلیل دوم دریں ۱۰ اور ۱۱ میں نزول الٰہی کتاب کا جو
 جامع احکام الٰہی ہو اور نہ متعددہ اور مقامات مختلفہ میں نازل ہو بیان ہے اور نزول
 قرآن شریف بچا سچا اسکا بصدق ہے نہ نزول انجیل سبھا بلوق انجیل بکتوب جو ایں ہے
 نہ متزل من اللہ اور ہمارے نزدیک انجیل عیسوی متزل من اللہ مرتبہ واحدہ ہے اور اسی
 باب میں آیت کریمہ و قرآننا فرقناہ لتقرہ علی الناس علی مکث و نزولناہ تنزیلا قل اننا
 اولا لو یعرفون الذین اولوا العلم من قبلہ او یتلی علیہم کھرون لا دقان سجد و یقولون
 سبحان ربنا ان کان وعد ربنا لنفسہ لا یخون لنزدقان سکون ویزیدہم خشوعا
 نازل ہوئی ہے لتقرہ علی الناس علی مکث گویا کہ فائدہ مبینہ توین ورس لشارت
 مذکی طرف اشارہ ہے اور اگر ان الذین اولوا العلم من قبلہ من اشارہ گویا کہ طرف

اس بشارت کی جو اوپر جواب شد بہ دایمہ قریش کا ہی جسکا بیان مراحۃ اس آیت کریمہ
 میں ہے وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ نَزْلَ الْفُتُورِ وَاحِدَةً لَّكَ لَنُتَّبِعَنَّ بِهٖ قَوَادِكُ
 خیر تلمذ اور تلمذہ کو کہنا کہ ہم نے اپنے آپ کو سنا اور حاصل جواب سنا منع
 فتح نزول کدانی کی ہے اور بیان نبوت فائدہ تثبیت فواد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم اور میرٹ شیر خوار گان است اور بیان کر فی اس امر کہ خاصہ اس کتاب کا نزول
 کدانی ہے اور شاہ اسکی اہل علم میں بلکہ بدعت تشریل مرجع سجدات شکہ ہے اور سجادہ کرام
 ہی تشریل کلام الہی کو بڑی احسانات الہی سے شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم لوگ پابندی
 شریعت کی نہ تھی پس اگر اس صورت سے ہیں یہ شیر شریعت نہ پلایا جاتا تو ہم متحمل اسکے
 نہ ہوتے اور یہی صحیح ہے دیکھو یہود نے وقت نزول تو ریت کیا و جو و طالب کس صورت
 سے مانا تھا پہاڑ سر پہ کڑا کیا گیا تھا جب ناجار ہو کر قبول کر لیا تھا اور قریش کا
 کیا ذکر تھا الیہ طلب اور غیر طلب کا فرق بیشک ہی نکتہ شروع بیان تشریل درس
 قبل سے ہے اور تیر ہویں درس پر ختم اگر درس اور تیرہ کو جمع کروٹیں پس بدت
 نزول کلام مجید کی طرف اشارہ نکلی و لیل سووم درس - ۱۱ - میں ہرمان وہ
 وحشی کر سی ہونٹوں رخ اور پیدائش کے سولہویں باب کو درس ۱۲ - میں نسبت
 اسماعیل علیہ السلام کو مذکور ہے وہ وحشی آدمی ہو گا اور سکا کا تہ سبکے اور سکے یا تہ او کی جلا
 ہو گا اور وہ وحشی نعوذ باللہ من التحریف یعنی اسماعیل علیہ السلام عربی الانسان تھی اور کلام
 اور کلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عربی ہی نہ ایسی مسجی اور نہ زبان مسجی علیہ السلام
 و لیل چہارم درس - ۱۲ - میں بیان ہجرت بسوی آرام گاہ مدینہ منورہ ذکر و لیل
 پنجم درس - ۱۳ - میں ہے دیکھو یہود میں بنیاد کر لے کر ایک پتھر رکھو نگا ایک آنے لایا ہے
 پتھر کو فی سربکار رخ اور بشارت دانیلہ حمیرہ میں ہی بسبب جھوٹ مہنیت کی ہی لفظ
 آیا ہے وقراؤ کہہ شریف کو بنیاد و خیفوق علیہ السلام فی بشارت تو رہیز کیا ہے

اور حضرت داود سے کہا ہے وہ بے ترسی سہارا بن گئے روکیجی کوئے کا سر ہوا پس
 بالتحقیق خبر دیا کہ اس بشارت میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کہ بشارت آپ
 کی گوئی کعبہ شریف کی سے پہنچی ہے دلیل ششم اس بشارت کی چند دوسروں
 میں بیان تادیب عام و اور وہ دین حوی میں ہے دلیل ہفتم ورس اسے از کنگ قتل
 غارتی کا ذکر ہے اور ایک ایک کرامت و ہمد خلافت کا بیان کلمات جب مہلک تازیانہ
 بیج سے ہوئی جلیگہ الخ بیان ہی اور اس کرامت کو حضرت مولانا مرشد ناویا و دنیا قطب
 العارفین سند الواصلین امام الخدین سند الفقین حضرت مرشدی سہمی حبیب
 مولانا شیخ محمد عاشق انوری صلی اللہ علیہ وسلم نے معنوی میں باین اشعار نقل کیا ہے

ان کی رو رہی امیر المومنین	اور بر سر خداکت شاہ دین	ہمیت حق سایہ بر سر کردہ بود
پوشش انصاف در بر کرد بود	جلہ و کدای سران ایران روم	انقض یکم دازیم ہر بلوم
بود حاضر ہر کی ہجرون صدر	نمودہ بجان بود ہجرون نقش	جلہ بد اوراق دفتر باہر تیرا
بود مینر ان کل خراج انیش پیشتر	چون اندیدہ زیر ہر شہر ہر روم	گفت بابا باگ بلند یکم شوم
ایتقدرتاخر در حکم خدا	ایتقدرتاخری نائب خدا	ایتقدرتاخر در احکام رب
ایتقدرتاخری ای بی اوبہ	او بلورید و رگ جانش بسید	طایر ہوشش نقش جوئی
باہر از ان خوف او اور و حذر	یک شد مقبول شیش ان دیگر	بانگ ز فبا غصہ ان گشت
غیرت حق کرد یک جوش و خروش	در کفنا خود کرد درہ استوار	سمت قیصر ضرب گردان نامدار
گردش از سرش روم جدا	نائب اتم دست من دست خدا	بعد از ان بر خاست دست خدا
مستند شد بر طایف اخو و خا	چون رسول روم در اقصا روم	رفت پرسان گشت از احوال
مروان گفتند تا رخ فلان	بود و قیصر حکمران بر سر سران	ناگهان بیدار شد از دیوار
کردن ان شاہ روم از ہم شکست	در کفنا ان دست بدیک و رہ	کہ زوفش آب می شہم

اور درس سولہمین سفر شام فاروقی کا بیان سے ملک تازیانہ دو معنوں سے اس جگہ
 استعمال کیا ہے ایک معنی مشہور اور تطبیق اور بیان اسکا یہی ہوا دوم معنی صاحب عدل
 و داد قاسم کفراف دین فاروقین الباطل والیقین فرقة الیہ عمر الفاروق رضی اللہ
 عنہ اور چہن معنی اس درس سولہمین اثبات کیا ہے اور باعث سفر نذابی تھا کہ جس وقت
 صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین خیمہ زن ارض مبارک بیت المقدس پر پہنچے شہر والوں
 نے دروازہ بند کر کے ٹکڑا شروع کیا چند ماہ لڑنے کے آخر میں حاصر سے تنگ ہو کر
 انہیں پیشوا کر پاس آئی اور اس سے اپنی تکلیف اور سرگردانی بیان کی وہ صبح کو دیوار قلعہ
 پر آئی مسلمانوں سے متنبہ ہو گیا اور یہ کہاتم جانتے ہو یہ شہر بلند اور حرم محترم الہی
 اور ارض مقدس اسی شہر کا نام ہے اور ہمیشہ سے یہ شہر عزیز ہا اور اس شہر کو اب کوئی فتح
 نہ لے لگا سو اسی ایک شخص کی جہلی صورت تو ہم واقعت ہن اگر حاکم متباراوی ہے تو ہن
 دیکھا دو کہ ہم دروازہ کنولین اور اگر متبارا حاکم وہ ہن تو اگر سو برس غم پر و شہر تپ سخی
 یہ شہر تہا پری قبضہ ہن نہ آئی کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت خالد کو جو شہر حضرت
 عمر رضی اللہ عنہ کی پیش کیا اونے غوری دیکھا اور دیکھنے کے بعد کہا یہ وہ ہن
 ہن کسی جگہ فرق نہا پا گیا اور بی فکر خجشی تمام لوٹ کی چلا گیا صحابہ کرام نے اس بات میں
 ایک عرضی خدمت شریف امیرین روانہ کی آخر کار بعد مشورہ و قرار داد عمر سفر شام
 کیا اور اسی سفر شام ہو کر درمنازل طی کر کے شہر بیت المقدس پر پہنچی اور بادے
 پیشواؤں کی فرجال فاروقی دیکھ کر دروازی شہر و اکیراد فر اور صحابہ کرام اسس آ کر یہ
 یقوم اوخلو الارض المہدیہ سے لے کر کتاب البکرم ولا ترند و علی ادبار کم فقللو حسین کو طہقی
 ہو کر شہرین داخل ہو کر والحمد للہ و لیل مشکہ و نثارت سیلانہ کتاب میدا بش باب
 ۹۴ بقوب نے اپنے بیٹوں کو بولا یا اور کہا اپنی کو لکھا کرتا کہ ہن اونے جو بیچا دیو
 ہن تم پریشی کا خبر دون دن ابوداہ سے ریاست کا عصا ہن کا اور نہ حاکم

۹۱

اور کربالوں کی درمیان سے جاتا رہے گا جب تک کہ سیلاب اسی اور قوت میں آوے
پاس الہی ہوگی اور سبھی مقتدرین ثابت ہو گیا ہے کہ زمانہ اخیر بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا ہی یعنی خاتم النبیین آپ ہیں مسیح علیہ السلام اور محمد بنون یعنی زمانہ اخیر جو اور نیز موجود
میں یہ غصب و تعدی یعنی انکار رسالہ عینی علیہ السلام فی الجملہ حکومت اور آزادی باقی بقی
عربین خسرو وغیرہ جنہوں نے عدیدہ مستقل ریاستیں مگرکہ غلبہ علی غلبہ یعنی بعد انکار رسالہ
آنحضرت علیہ السلام مثل انکار رسالہ عیسوی کو انکار کیا اور آزادی مطلقاً تمام روی زمین پر سے بہود
کئی گنا دو تمام روی زمین پر بطور عینی چوتھی فصل سن ولادت
نبوی کے ثبوت کے بیان میں بتات میلادیکاشفات یوحنا باب ۱۶ درس ۴ ایسے
ساتویں فرشتے نے اپنا پیالہ ہوا میں اندھا تپ آسمان کی پہل کی تخت کی طرف سے
ایک برتی آواز پہنچا دی وہ بے نیکی کہ ہو چکا ۸ اتب او ازین اور گر جن اور بجلیان موئین
اور بہو نجال یا اسیا کہ جب سے آدمی زمین پر میں اسیا براقت بہو نجال کہی نہ آیا تھا ۱۹
اور وہ پڑا شہرین مکہ می ہو گیا اور قوموں کی شہر گردی اور بری بابل خدا کی حضور یاد آئی
تاکہ اسے اپنی شدت قہر کی کامیالہ بلادی جانب ہر ایک پایہ ملک غائب ہو گیا اور پہلا
کہین پائی نہ گئے اور آسمان ہوا دمیون پر من میں بھر کی اولے گرے اور اولوں کی
آفت ہوا دمیون نے خدا پر کفر کیا کیونکہ اس اولی کی نہایت ہی سخت آفت تھی عقل فرض
۷ امین ہے کہ وہ ہو چکا یعنی نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عالم میں ظہور فرمایا
اور وہ ظہور دوزخہ ہوا حرقہ اول کی والدہ ماجدہ حضرت خاتون آمنہ رضی اللہ عنہا مبارک من
اور مرتبہ دوم اس عالم میں از ظہور ثانی چونکہ باعتبار طہریت کے مقدم تھا ذکر من ہی مقیم تھا
لہذا مرتبہ اولیٰ ازین اور گردین الم اور کوثریہ نظام علم کے ہونی اور بحال اس سے زیادہ ہو گیا خود کہ قصہ کریم
اگر کسی امکان ہی شوق ہو گیا اور احصاء ہی جائز اگر فارسی نہیں کہ کسی مرتبہ سے پہلے گرا اور پھر بابل کی خرابی
کا زمانہ قبر بنا حضرت عمرؓ کے زمانہ میں بدست خراب ہو اور ظہور اول مر جو نہ کہ ابتر بنتی گو ظہور

تو تہا ہی موخر فرما کر فرمایا آسمان سے آدمیوں پر من بہر کے اولی گریز اور لکڑی کی
 آفت سے آدمیوں کی خرابی نہ لگا اور اس فقر میں ان واقعہ عجیب قبل گاہی اور سورہ فیل میں نہیں
 کا بیان ہے اور بیان اس واقعہ عبرت انگیز کا یہ ہے کہ ابرہہ شاہ عین فی ایک کینسہ شام فلیس صنعا
 میں بنا کر ارادہ کیا تھا کہ حج ادا سکے ہو اگر ہی اسی اثنا میں ایک شخص فی قبیلہ کنانہ سے
 اوسین رات کو بول و براز کیا بعد واقفیت اس شخص کے اوسنے بہ قبیہ کھا کہ تیز
 کنبہ شریف کو منہدم کر دے لگا اور اسی ارادہ خبیث سے لشکر کشی کہ معظمہ کو کی اور
 اسکے ہاتھی بہت تھی اور سرداروں کا محمود نامی ایک فیل تھا جس حد حرم کے قریب
 پہنچ کر چاہتا تھا کہ داخل حد حرم محترم ہو اور اس فیل کو اگر کہتی تھے ناگاہ اوس منکر
 میں ادسی موہنہ بہر اور قدم اکی نہ اٹھایا اور پیٹہ گیا پر چند اوسکے مارا اور زخمی کیا مگر
 اوسط قدم نہ بڑھایا اگر اور طرف کو لپاتی تو یونہی جاتا اور حرم کی طرف کو قدم نہ اٹھاتا مگر
 مرد و باوجود اس خرق عادت غلام و باہر کو نہ سمجھا آخر الام حرم محترم فی نہر مشیا سیج
 ہر ایک کے پاس قین سنگریزی تھے ایک ایک منقار میں دو دو لون بخون میں اور ان
 طایرون فی لشکر کی سربراہر کہ چہرہ کی بہر کر فی شرف کی ایسی نشانہ باز تھی کہ جسکی
 مار فی سر میں گہکریا فانی کے رستی نکلتی ایطرح اونہوں نے اس چہرہ الہی سے
 اوس تمام لشکر کو ہلاک کیا ایک شخص مجسجک با دشاہ کے پاس پہنچا جب خبر دی چکا اور اوسو
 یو پہا کہ وہ کیسی جانور تھے ایک جانور کہ گویا ملک الموت اوسکا تھا اوسکی سر پر اڑ رہا تھا
 اوسنے اس جانور کو دیکھ کر کہا اسی جانور تھے اوسی وقت اوس جانور نے وہ سنگر
 جو نام زدا اسکے تھا مارا اوسے ہلاک کیا اور کو بہر سنگریزی چہرہ کی ہی برابر تھے مگر
 گولی کا کام دیتے تھے اوسے سب سے باعتبار عظمت باطنی انکو من من بھر کے اوسے
 فرمایا اور یہ قصہ زمانہ حل سید الرسل میں ہوا ہی اور یہہ حرق عادت ذوقہین سے
 ایک جہنہ سے حرمت محترم سے علاقہ کہتا اور دوسری جہنہ سے حرمت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ

اور تماشہ کہ باقی فرمان بردار الہی سبب بنام حبیب ہی مشہور تھا کہ تیسری کہ نایب ولادت
 مسیح علیہ السلام تیسری سبب عیسوی الہی باقی بین ولادت تیسری سبب بھی سن ہجری شمار ہوتے
 چاہیں تہین لیکن عام الفیل مشہور ہوئی کہ سن ہجری کتاب سعیدہ علیہ السلام کی موافق
 سن ہجری بین یا پانچویں فصل بشارت شب میلاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا
 میں پہلی بشارت میلاد محمدیہ صحیفہ حقوق علیہ السلام باب سہ درس ۳۴ خدا
 تبارک و تعالیٰ اور وہ جو قدر ۲۱ کو وہ فاران سے ایسا اچھا کہ خداوند کریم کو آنا و سکی رسول
 کی بعثت ہو اور فاران کہ معنی کا نام ہے خلاصہ تواریخ بخدا کہ بفضل اسامین ہو اور نام کہا
 گیا فاران اور بیدایش کہ اکیسویں باب میں اسماعیل علیہ السلام کے حق میں مسطور ہے
 درس ۲۱ اور وہ فاران کی سیابان میں رہا اور وہ باتفاق کہ میں رہتی تھے اور تھامہ
 سی بیان ہو اور تھامہ نام کہ مظہر کا ہی تماموس میں ہی تھامہ بالکسر مکہ شہر تھا البتہ
 تعالیٰ اور طیبہ حرم مدینہ ہے ام اسکی شوکت سی آسمان چھب گیا اور زمین اسکی حمد سے
 معمور ہوئی ش یعنی احمد حامد محمد و محمود و صاحب نوا احمد صلی اللہ علیہ وسلم بعد
 لبری والتوری والسر پید ہوئی ام ۱۴ اسکی چھکاٹ نور کی مانند تھی ش بیان نور
 میلاد نبوی ہے شفاء میں بیان آیات وقت ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے
 و ما ر ایت من النور الذی خرج معہ عند ولادۃ و ما ر ایتہ اذ ذاک ام عثمان بن
 ابی العاص من ندی النجوم و ظهور النور عند ولادۃ حتی ما یبصر الا النور م پر وہاں
 بھی اسکی قدرت در پردہ تھی ش ظهور قدرت الہی بظہور نور احمدی شب
 معراج میں ہوا کہ نور عرش بھی نور احمدی سے مقابل نہوسکام و رس ہجری
 اسکی آگے آگے چلی اور اسکی قدموں پر انقش و باروانہ ہوئی ش ملاکت عامہ
 خاص اور عام دونوں بہ برکت قدم نبوی اس عالم سے اوٹھائی گئیں م و رس ۶
 وہ کبر ہوا انور اوی زمین کو لرزادیا اسنے نکاہ کی اور قوموں کو برا گذرہ

اور قدیم بہار ریزہ ریزہ ہو گئے اور برائی بہاریاں اوکے اسکے دھس گئیں اور سکے
 قدیم راکھیں بھی بن رہیں نے دیکھا کہ کو نشان کو خیموں پر پیت تھے اور زمین بیدیاں
 کر پردی کا پ جاتی تھی شش ذکر میں تقدیم ربانی نہیں تھے بلکہ تقدیم رتبہ کا لحاظ
 ہو نہیں وہ کہرا ہوا اور اسے زمین کو لڑا دیا گو معنی اس کے رعب عامہ اور خوف
 ہے کہ جس سے زمین بھی ہل جاوے اور اپنی عقل کہو بیٹھے لیکن ظہور مصداق نبیہ اسکا جمل احد
 وغیرہ پر ہوا اور پلٹنا پھار کا پلٹنا پھار خیمہ کا ہی اور اس جمل احد پر اب اس وقت کہڑی تھی قولہ
 ادسے لگا دے کی الخ ظہور ہوا کا یوم الاخر اب ہوا قولہ قدیم بہار ریزہ ریزہ ہو گئی اور برائی
 بہاریاں اوکے دھس گئیں شش مراد پھار سے وہ شریع مالتقدیم میں جو کسی پھار عطا
 ہوئے میں مثل شریعت موسوی اور برائی بہاریاں صحت انبار کرام علیہم السلام اور بوجہ کہ
 کہ شریعت اولی بہار عطا ہوئی تھی او نگو بہاریاں کر کے تعبیر کیا گو بہار ہی پر وہ صحیفہ
 نہ ملا ہوا اور دس جانبا او لگا سنو خ ہو جانا احکام او کی کا سہے اور منع ہونا سطا لہ او کی
 کا مگر بصورت شعریہ زلات وغیرہ بر اور و گردہ کہ توریت و انجیل سنو خ گردہ میں
 اسی کا بیان ہے تنبیہ اس فقرہ سے ثابت ہو گیا کہ تو ازم نبوت نبیا صلی اللہ علیہ وسلم
 سے نسخ شریعت مالتقدیم ہو و لہذا لکھ قولہ میں نے دیکھا کہ کو نشان کو خیموں پر پیت تھی
 اور زمین بیدیاں لکی پردی کا پ جاتی تھی بیان اگر اصل میں مدین ہو تو اس کے پردی
 اسی شب نیلا دین اس عالم طور میں کا پ گئی جسکی سبب سے زلزلہ ایوان کسری میں
 آیا مشعر چوتیس درافواہ ہوا فتادہ ترزل در ایوان کسری فتادہ اسی اربا ص نبوی
 کو بیان فرماوی ہو اور اگر اصل میں مدین ہو لیکن مدین شعیب علیہ السلام حیاں حضرت موسیٰ
 جب سال مقیم رہے اور سالہ لوستے وقت وہاں سے عطا ہوئی تو پلٹنا اور کا پتا اوکے
 پردوں کا وہی نسخ ہونا شریعت موسوی کا ہے اور اگر حقیقت میں یہ کلمہ مدیاں
 ہو اور کسی شہر ثالث کا نام ہو تو البتہ وہاں بھی زلزلہ وغیرہ شب سیلا دین ہوا ہو گا

اور کاشان پور ان میں ایک شہر تھا اور وہاں بھی زلزلہ ہوا ہو گا۔ مہم کیا تو نایون پور
 ہزار تنہا ہی غزاؤں کیا دیریاؤں پر پھیرا پھر تنہا کیا سمنہ رہ برتر اعضبت تنہا کہ تو اس
 کو پورون پر اور فتحیابی کی کارٹیوں پر سوار ہوا ۹ کہاں تیری ہانکل نکل کی گئی جیسا کہ
 تو ذرا پایا بان تو مون کے ساتھ متعم ہی کی۔ ش۔ حضرت جبریل اور میکائیل علیہما
 السلام فرشتہ مقربین اور الامینین الدما امرحیم و یقینون یا یوحیرون ملائک کی
 شان میں نازل ہو اور ظہور صفات الہیہ مثل اعیاء و امامتہ و زراعتیت و اعجاز فرشتگان
 میں زیادہ ہے یعنی یہ ان کاموں پر مقررین عزرائیل قبض ارواح پر امیر اعلیٰ احبار
 و مہوشی و ارباق ارواح و فساد عالم پر جبریل امانت داری و وحی و مدد رسل پر اور
 میکائیل بارش پر ایسی وجہ سے جو انکو قرب کدای زیادہ ہو انکو کاموں کو اللہ پاک
 کی طرف نسبت کرتی ہیں جیسی کہ حضرت مسیح علیہ السلام سے جو ابراہیم و ابراہیم و احبار اموات
 ہوتا تھا تو گودہ یقیناً سبک المی محی و ممیت تھا مگر آخر معجزہ تو الہی تھا ہوا اور سیاحی وقت
 مثل یونی ایسی ہی یہاں سوار ہوئی حضرت جبریل علیہما السلام اور اور ملائک ساتھ سوار
 اللہ عزوجل کی تعبیر کیا ہے اور یہ دونوں صاحب روزیدر سوار تہی نہی اور مضمون
 اس تمام فقرہ کا یہ ہے کہ پہلی زمانہ ہونوئی میں تو خشکی سمندر و غیرہ کی تہو سوار ہوئے
 تھو اب بھی کیا و لیا سی ارادہ ہم۔ تو نے زمین کو چیر کر اوسکی ندیاں کر دیا۔ ش و او
 سماوہ جو ہزار برس سے خشک تھی جاری ہوئی م۔ ۱۰ پہاڑوں و نیچے دیکھا اور کانٹ
 گئی ش مظلہ اسکا احد و غیرہ ہے مہم پانی کے باغ و پہاڑی گز گز گز خشکی تھیرہ طریقہ
 اگر مصداق اسکا قرار دینی تو بجا ہے اور وادی سماوہ کا جاری ہونا اور بحرہ طریہ کا
 خشک ہونا شب میلاد نبوی صلعم میں ہوا م گہراؤنی اپنی آواز بلند کی اور اپنے
 ہاتھ اوپر کو اٹھائی ش کمرہ کعبہ معظمہ اور وقت میلاد شریف صلی اللہ علیہ وسلم
 کعبہ معظمہ کی چاروں گوشوں سے یہ آواز ہوئی فذ حارکم رسول من اللہ کم جہ سے

تمام قریش گہر گئی مگر اس وقت اور چاندنی آتی رہتی تھی تیرے تیروں کی
 روشنی کی باعث چوڑی اور تیری بہانی کی چھک بستی سبب ش کو معنی اس کلام کو
 بیان شدت حرب ہے مگر منظر بعینہ ہی اس کا غزوہ حبشہ کی منزل صہبائین حضرت
 علی رضی اللہ عنہ کی لڑی اور بروز غزوہ فذت علی بعض الروایات حضرت سرور
 کو لڑی اور قصہ قصہ لڑی آمد قافلہ قریش میں تو روز شمس و صیغ شمس و لون ہوا
 اویان ان تینوں بھڑون کا یہ ہی بیان معجزہ اول خبری مدراج البنوت میں ہے اور
 ایک وقت اس غزوہ سے پہلے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر سے رجوع فرما کر
 صہبائین خیمہ زن ہو کر اور حضرت صفیہ ام المومنین کی ساتھ زفاف کیا اسی منزل میں
 بعد نماز عصر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک کنار حضرت علی رضی اللہ عنہ تھا کہ آنار
 وحی آنحضرت پر ظاہر ہوئی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فی نماز عصر ادائیگی تھی اور زمان
 وحی کا غروب آفتاب نگہ دارانہ بدر غروب آفتاب کے آثار نزول وحی منقطع ہوئی اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حال کی طرف متوجہ ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ
 استفسار ادا کیا نماز عصر فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی عرض کیا کہ میں فی نماز عصر اونہیں کی پیر
 آئینہ واسطے نماز حضرت علی کریم اللہ و جبکہ دعا کی کہ الہی علی تیری اور تیری رسول کی اطاعت
 میں تھا آفتاب کو واسطے ڈوباوی تاکہ نماز عصر ادا کری پس خداوند کریم نے نبی و علی
 علیہ الصلوٰۃ والسلام آفتاب کو بعد غروب طلوع فرمایا کہ شعاع اس کا پہاڑوں اور جنگلات پر پڑی اور
 خلق کو لڑی آنکھوں سے دیکھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وضو کیا اور نماز عصر ادا کی اور معجزہ
 جس شمس بروز خندق پہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز عصر کو لڑی روایت
 کیا گیا ہے مگر مشہور یہ ہے کہ آپ نے بعد غروب نماز عصر قضا کی ہے اور بیان معجزہ
 نبوی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح شب صبح کو حال معراج بیان
 کیا اور فرمایا کہ قافلہ قریش شام سے آئینا کو میں فی راستی میں دیکھا اور یہ نشان ہے

بیان کیا کہ اس وقت ایک اونٹ بھاگ گیا تھا بعض فاسط
 اسے اور اس کے دو بچے تھے قریش نے اس وقت کہا کہ یہ
 تبارک کے کدوہ قافہ کتب بیان ہوئے گا آئے فرمایا جبار شنبہ
 کو اس جبار شنبہ کو قریش بابتکار آمد قافہ تھی اور دن قریب غروب
 کے ہوا اور قافہ نہ آیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی ایک
 ساعت دن اور برہ گیا اس عرصہ میں وہ قافلہ گیا اور اس حدیث کو
 یونس بن ابی بکر نے معازی بن ابن اسحاق سے روایت کی ہے اور غزوہ
 خبیر اور غزوہ خندق میں یوم نہرو بازی اور تیر اندازی تھا ہی اور چاند بچارہ
 شنبہ ہی تھا اور آبی ویرا و سکی حرکت میں ہی توقف رہا ہم گاجم ۱۱۱ قمر
 کے ساتھ زمین پر کوچ کر گیا تو نے نہایت غصہ ہو کے قوموں کو روند ڈالا
 ہے ۱۱۳۔ اپنے قوم کو رہائی دینے کے لئے ہاں اس نے مسوح اور مہل
 دینے کے لئے نکل چلاش ذکر ہجرت ہوا اور مسوح آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم اور وہی تیرہ مہینے آیت ہم تو بنیاد کو گردن تک نہ لگا کر نہ
 شری کی کہہ کی سر کو کچل ڈالے گا ش بیان فتح مکہ منظمہ اور بنیاد مکہ
 منظمہ اور قید گردن تک فرما کرنے کی بوجہ قبولیت ایمان ہے۔
 اللَّهُمَّ وَأَنْتَ حَلَّ هَذَا الْبَلَدِ سے معلوم ہوتا ہے پہلی سے اس کا بیان
 صحیفوں میں ہے اور شری بوجہ بل اور اس دعوی کا ثبوت اس کے لئے
 اللہ تعالیٰ آجائے گا نکتہ کلام مجید یہ ہے کہ میں فرمایا ہے اَلَا
 تَنْصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذَا خَرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ دُونِي فَتَمْنِنَ إِذْ يَخْلَوْنَ فِي الشَّامِ إِذَا
 يَقُولُ لِيَأْجِبَهُ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا اِنِی اگر تم نہ مدد کر دو گے رسول کی تو اس کی
 مدد کی اللہ نے حبوت اور سکون کا لافروں نے دو جان سے
 جب دونوں گئے غار میں جب کہو لگا اپنی رفیق کو تو غم نکھا اللہ حماد ہے

ساتھ ہے یہ اہمیت بیان ہجرت میں ہے اور اس اہمیت سے
 معلوم ہوتا ہے کہ ہجرت ہے باعث فتوحات ہے اور ان صحیفوں
 سے بھی یہی معنوں ثابت ہوتا ہے بشارت جلیلہ مدین اسی ہجرت
 کو نصرت غزوہ بدر کی وجہ قرار دی ہے اور یہاں اسی ہجرت کو
 ساتھ فتح مکہ منظمہ کو ذکر کیا ہے اور انہیں دونوں غزوں پر گویا
 کہ مدار کار نصرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھا پہلی کے نشان
 يَكْمُلُكَ مِنْ هَلَاكٍ عَنْ بَيْتِهِ وَكُنْ حَيٌّ عَنْ بَيْتِهِ تَارِلٌ هُوَ اور دوسرے
 میں سورہ اذا جاء نصر الله والفتح دارد دوسری سند بشارت سنی
 ربورہ ۹ خداوند سلطنت کرتا ہے زمین خوشی کریں چھوٹے بڑے
 جزیری شام و مدین ۲۔ بدلیان اور کالی گہاٹن اوسکے انس
 پاس میں صداقت اور عدالت اوسکی تخت کی بنیاد میں شش
 طرزیان اور قرآن سے ثابت ہے کہ یہ بشارت ہے اور استقبال بشارت
 حال بلکہ بزبانہ ماضی بوجہ یقین اکثر تفسیر کرتی ہیں بشارت جلیلہ مدین بابل
 کی خرابی کی نسبت یہ فقرہ ہے پھر اس سے بابت بڑھائے گئے
 بابل گریرا اگر پڑا اور اوس فقرہ میں خرابی بابل کہ جو خدا پرست
 بعد اس بشارت سے ہوئی بے حد ماضی بوجہ یقین تعبیر کیا اور ایسی ہی
 بہت جگہ ہے اب بعد ہمد مقدمہ بذات نبی سلطنت خداوندی شہادت ہے
 رضیہ کریں اور یہ دونوں بشارت ہذا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جو جمع
 ہیں اور نیز فقرہ خداوند سلطنت کرتا ہے اور فقرہ دوم چھوٹے بڑے جزیر
 شام و مدین سلطنت عامہ کو بیان فرماوے ہے اور رسالت عامہ بھی آیت ہی
 صادقہ کتاب رسول الثقلین میں درس دوم بدلیان اور مدین بیان ہجرت نجابی

سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر اور وہی تھا کہ آپ کو سر پر بدلی سایہ کی مہر پہنی تھی
 یعنی بطور اعجاز شفاء میں بیان آیات غفر مولد النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہی ہے
 من ذلک اطلاق اللہ تعالیٰ کہ بالتمام فی سفر تین آیات سے پر سایہ کرنا اللہ تعالیٰ
 کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بدل سے سفر میں وہی روایت ان حدیث و نسائی
 رانیہ لما قدم و ملک ان یظلمہ و کرت ذلک لمیسرة قاجر ہا انا برای ذلک غفر خرج
 معہ فی سفر یعنی ایک روایت میں ہے کہ خدیجہ اور اونکی اور عورتوں نے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کو وقت ماحبت سفر شام سے دیکھا کہ دو فرشتے آپ پر سایہ کر رہے تھے
 پس یہی صلی اللہ علیہ وسلم کا مہر ہے ذکر کیا پس منبرہ ذکر کیا کہ تمام سفر میں جب سے میں پر
 ساتھ گیا تھا یہاں دیکھا ہے و قدر وی ان حلیمہ رات عمامہ نظیوہ و عمامہ اور
 تحقیق روایت کیا گیا ہے کہ حلیمہ کی دانی نے دیکھا ایک بدلی کو کہ آپ پر سایہ
 کرتے تھے اور آپ اس وقت حلیمہ کی ہی پاس تھے اور فقرہ دوم و سوم و دم عدالت الخ میں
 آپ کو دونوں خلیفوں ابو بکر صدیق اور عادل عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے اور حضرت
 صدیق بنہ زید بن علیہ السلام کی تو اور حضرت عمر کی شان میں وارد ہے کہ اسلام عمر سے
 شوکت اسلام بری اور اونکی اخیر وقت تک برابر دیدہ اسلام برہنہ رہا اور دونوں آپ کی
 تخت پر یعنی منبر پر آپ کی اور جانشین نبوی اور اون دونوں صاحبوں کا انتقال کا بعد
 بعض قسم کی بند و نسبت میں فرق کیا اور اطلاق زید عدل مشہور ہے ہم سم ایک
 اگلہ اسکا اکی الی جاتی ہے اور اسکو دشمنوں کو ہر طرف جلاتی ہے ش آپ کو دشمن
 شاطین اور آگ شہاب ثاقب سفار میں بیان آیات مولد نبی میں ہے و من ذلک
 حرسہ السماء بالشہد اور انہیں آیات ولادت ہی حفاظت آسمان کو ساتھ
 شہاب ثاقب گرم ہم اسکی بجلیوں کے عالم کو روشن کیا زمین دیکھتی ہی کا
 آگ شہ فخر اول میں اس فور کا بیان ہے جو وقت ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ظاہر ہو آیات مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں متضامین سے و ما راقہ من النور الذی خرج
 من عند ولادته ترجمہ کو نہیں آیات سے دیکھنا آپ کی والدہ کا ایک نور کا جواب آپ کی ساتھ
 ظاہر ہوا و ما راقہ اذواک ام عثمان بن ابی العاص میں تدلی النجوم و ظہور النور عند ولادہ حتی
 ما نظر الی النور ترجمہ اور انہیں آیات سے ہے وہ شئی کہ دیکھی عثمان بن ابی العاص کے
 ران سے لگنے اور نزدیک ستاروں اور ظہور نور سے آپ کی پیدائش کے وقت یہاں تک
 کہ سوا ہی نور کے اور کچھ نظر نہ آتا تھا و قول الشافعی ام عبد الرحمن بن عوف لما سقط علیہ
 علی یدری کواہل سمحت فاعلایقول حکم اللہ و صار لی ما بین العرب و المشرق فی خلافت
 الی فتور الی و ترجمہ اور انہیں آیات سے ہے وہ کچھ ان کی شفا ما در عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ
 کہ جب وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین و اپنی ہاتھوں پر لیا اور آپ روڈ لگو
 ستائیں کہ ایک ناکل سے گھنٹا تھا حکم اللہ اللہ بخیر رحم کرے اور روشن ہو اسیر
 کو مشرق و مغرب تک بیان تاک کہ مین و محل روم کو دیکھے اور فقرہ ثانی مین و زلزلہ
 عالم کا بیان ہے ایوان کسری میں زلزل ہوا شفا کی فصل مذکور مین و و ما جبرے
 من النبیائب لیلہ مولد بن الشیخ ایوان کسری و سقوط شرفانہ و غنض بجرہ طبریہ محمود
 ناز فارس و کان لبا الف عالم ترجمہ اور انہیں آیات سے ظہور عجائب کا چوب شب ملا و
 تبری مین ظاہر ہوئی لہذا محل کسری کا اور گزرا نگرون کا اور سو کہ جانا بجرہ طبریہ کا اور
 بھنا آگ فارس کا اور ہر میں سے نہ بچتی تھی یہاں خداوند کی حضور سے موسم کے مانت پھیل
 گئی ساری زمین کے خداوند کو و بروش آپ کی اعصاب مبارک کے نقش تہیرون میں ہو جاتی تھی
 عنہ و خندق مین شہد کہ وہ در وقت ایک تہ کسری سے نہ ٹوٹ سکا آپ ہی فی ابوی
 نور پر اصرار قوت باطنی ہی تھی تھا اور زمین توقصہ سراقہ مین گہل گئی اور اسلیمہ او سکا گھوڑی
 کو دیکھا یہ لیا تھا اور اس کا خلیفہ ثانی عادل عمر رضی اللہ عنہ سے بھی کرامت الحاصل
 زمین ہوئی ہے اور وہ بھی ایسا صحیح ہے اور وہ قصہ پورچیا کلب سے کہ زمانہ خلافت عمر

میں وہی ایک بڑی سی زمین میں خشک ہو گیا اور وہ بھاری بھاری سی خدشت میں اتر گئی۔
 میں حاضر ہوئی اور اسے دعا دی کہ زمین کو کیا اب نے بجائے اندر عزوجل زمین سے دھڑکی گئی
 م در ۱۰۔ آسمان اور اسکی صداقت کی بنیادی کر زمین اور سا بی آستین اور اسکی جلال کو بیکار
 میں تھا فقرہ اول کا بیان قول قائل رحمت اللہ بیان شفا زمین گزر گیا اور بیان فقرہ دوم
 یہ ہے کہ اگرچہ ایش کے وقت تمام عالم کی سیر کر آئی گئی جیسا کہ احادیث میں وارد ہے
 بعد ثبوت آکا جلال ساری خلقت دیکھتی ہی رہ گئی م شرمندہ ہو دین وہی سب
 جو کہندے ہوئے بہت پوجی ہیں اور مور تون پر پہنچی ہیں اسی ساری مسودہ تمہ اور
 سجدہ کر تیرے نام دلاوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ منظر اور از نقد جا کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے اسکی تمام قریش گہرائی اور بروقت نہ منظر ہی سقوط اہتمام
 باخارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوا اور سجدہ کر ساتھ میں اگر اس سقوط کو قبضہ
 تو بجا ہو اور بہت شیشہ وغیرہ سے مضبوط کیے ہوئے تھے اور یہ امر زمانہ نبوت اور
 قبل نبوت زمانہ ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوا۔ ۱۰ + ۱۰
 دوسری سند بشارت میلاد سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
 سکا شفات ہو جناب باب ۱۲ اور ایک بڑا نشان آسمان پر نظر آیا ایک
 عورت سو رچکواڑھی ہوئی اور چاند اسکی پانوں تلے اور اسکی سر پر بارہ نشان
 تاج تدار ۲۲ اور وہ حاملہ تھی اور در سے جلانی اور جتنی کو آئینہ تھی اسکی ہر
 ایک اور نشان آسمان پر دکھائی دیا اور دیکھو ایک بڑا سرخ ازوہا جسکے سات
 اور دس سینگ اور اسکے سر وں پر تاج تھی ظاہر ہوا (۳۴) اور اسکے دم چنے
 آسمان کی تہائی تہائی پہنچی اور زمین پر ڈالا اور وہ اڑا دیا اور اس عورت
 اگر جو جتنی پر تھی جا کھڑا ہوا تاکہ جب وہ چنے تو اسکی بچے کو نگل جاوے (۳۵) اور وہ
 فرزند زریہ جینی جو کہ لہو کا عصبالیکے سب قوموں پر حکومت کرے گا اور اسکا زکا خدا

کی آگ اور اس کے تخت کے آگے اور ٹالیا کیا (۶) اور وہ عورت بیابان میں جہان اور
 جگہ ہی جو خدا کی طیار کی تھی ہباگ گئی تاکہ وہ ان وی ایک ہزار دوسو ساٹھ دن تک اس کی
 پرورش کریں (۷) پھر آسمان پر لڑائی ہوئی میکائیل اور اس کے فرشتے لڑے اور
 اژدہا اور اس کے فرشتے لڑے (۸) لیکن غالب ہوئی اور نہ آسمان پر اور نہ بہر جگہ
 ملی (۹) سو بڑا اژدہا نکلا گیا وہی پڑانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے
 اور جو ساری جہان کو دغا دیتا ہے وہ زمین پر گرایا گیا اور اس کے فرشتے ہی اس کے
 ساتھ گرائے گئے (۱۰) پھر میں ایک بڑی آواز کو آسمان سے یہ کہتی خاکہ اب نجات اور
 قدرت اور ہمارے خدا کی سلطنت آگے اور اس کے مسیح کا اختیار ہو گیا کہ ہائیون پر
 تمت لگانا اور لا جورات دن ہماری خدا کے آگے اور نہ تمت لگانا تاکہ ایا گیا (۱۱) اور
 اونہون فریبی کر لیا ہو کر سبب اور اپنی گواہی کے بات کو باعث اور اس کو جیت لیا اور
 اونہون نے اپنی جانوں کو دے کر تک غریزہ نہ جانا (۱۲) اس واسطے تم نے آسمانوں اور
 اونہون کی رہنے والوں کو خوشی کر و افسوس اور نہ خوشی اور تیری کر نہ ہو والی ہیں اس لئے کہ
 ابلیس بڑی غصی سے تمہارا ذکر کہ وہ جانتا ہے کہ اس کے لئے تیری مصلحت ہی (۱۳) اور جب
 اوس اژدہا نے دیکھا کہ میں زمین پر گرایا گیا تو اوس نے اوس عورت کو جو فرزند نہ بنیہ
 جی تھی ستایا (۱۴) اور اوس عورت کو بڑی عقاب کر دے کہ وہ اوس سے
 کو سامنی سے بیابان کو اپنی مقام تک اڑ جائی جہاں ایک زمان اور دوزمان اور
 نیم زمان تک اس کی پرورش متفر کی گئی (۱۵) پھر اوس سانپ نے انہو منہ سے
 پانی کی ندی کرماند اوس عورت کی پیچھے بہا یا تاکہ ایسا ہو وی کہ اسی ندی بہا
 یجا دی (۱۶) پر زمین نے اوس عورت کی مدد کی کہ زمین نے انہو منہ کو لا اور
 اوس ندی کو جواشہ دی نے اپنی منہ سے بہا کی تھی پی لیا اور اژدہا عورت پر غصہ
 ہوا اور اس کی باقی اولاد سے جو خدا کی حکم مانتی اور مسیح کی گواہی رکھتے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب
 بیت و عصا کی ہی اور آپ کی تین ولادت کا ذکر ہے اور وہ عورت آپ کی والدہ
 ماجدہ ہیں اور وقت ولادت شریف کو نور فرماؤ گویا تہا اور تمام مکان نور سے
 منور تھا اور بشارت میلادِ محمدی کی شرح میں سند اسکی شتائی قاضی عیاض سے
 منقول ہو چکا ہے اور آپ کی ہی سر پر وہ تاج تھا جس میں بارہ ستارہ تھے یعنی اقطاب
 وقت از انام حسن تانا امام مہدی رضی اللہ عنہم اجمعین تھی اور وہ تاج رست
 محمدی تھا اور درود کا آپ کی ہی ذکر ہے اور وہ فرزند نرینہ شفیع اللہ سبحانہ
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب سیف و صاحب عصا ہیں اور حکومت آپ کی
 انھار من الشمس و دوجہان کو گویا مالک آپ ہی ہیں اور آپ ہی کو شیطان پلید اور
 اسکی لشکر کی شر سے اللہ جل جلالہ نے بچایا اور حفاظت فرمائی ولہ الحمد الکافی
 اور آپ کی پیدائش کی وقت سی سی بیچہ بار شہاب ثاقب کی شیطان لعین پر ہونی چھین
 گویا کہ تھانی ستارے زمین پر آ پڑے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقت ولادت
 شریف ابر غیبی میں غائب ہو گئے اور عرش عظیم کی طیت اوٹھائے گئے اور تمام بشارت
 و مغارب کو آپ کی جمال باکمال سے منور فرمایا گیا اور اپنی ہی بیابان میں یعنی سبیل
 نبی سعدی بن حلیمہ سعدیہ اپنی والدہ ماجدہ کے گھر ایک پیڑ دو سو ساٹھ دن جو آپ
 پرورش گئے مقرر تھے پرورش پائی اور بعد گذر فی اس مدت کے بعد شوق صدر اور
 املا سکینہ کی پوری بارہ سو ساٹھ دن یعنی ساڑھے تین برس کے بعد پھر مکہ معظمہ
 میں آپ رونق افروز ہوئی اور اپنی والدہ ماجدہ یعنی حضرت خاتون آمنہ کی آنکھوں
 مبارک میں قیام بکرا اور یہ عورت دانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حلیمہ
 سعدیہ ہیں اور آپ کی ہی گوش دراز کو گویا کہ عقاب کی پر دیدنی گئی تھی کہ بعد رسول
 شرف و مکہ بیت برورد کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے منہل ہو سکے جاتا تھا اور تمام

زمان نبی سعد کے سوار یوں سے آگے بڑھا جاتا تھا اور اپنی ہر ایک زمان اور دور
 در نیم زمان یعنی سارے تین برس بیابان بنی سعد میں پرورش پائی جو آج
 پیشتر کیواسے مقرر ہو اور آپکی ہی پیدائش کے بعد شیاطین کو جبکہ نہ ملی آسمان
 اور میکائیل غزوہ بدر کی دن مثل جبریل علیہ السلام کے غزائیں بہانہ تھے
 اور آپکی ہی پیدائش کے ساتھ سلطنت خداوندی جل جلالہ زمین پر آئی
 اور حضرت مسیح علیہ السلام کی سلطنت کا بھی وقت قریب آیا اسلئے کہ جو
 موقوف علیہ نزول تھا وہ یہود چکا اور شیطان بھی ہمت لگا کر والدہ گریا
 گیا اور امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہہ دیا کہ ذبیح اللہ وابن محمد ^{صلی اللہ علیہ وسلم}
 اسلام اور یہ یہ تہ شہادت وحدانیت و رسالت فی شیطان سے باز رہی حیات
 ملی اور صحابہ نے ہی مرنے کو قبول کیا اور اپنے جانوں کو عزیز سمجھا ان اللہ
 اشترى من المؤمنین أنفسهم وأموالهم بأن لهم الجنة یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون
 اسی بارہ میں اللہ جل جلالہ نے نازل فرمایا ہے اور شیطان اب نہایت
 درجہ بر غضب ہوا اور پر غضب ہے مگر کیا کر سکتا ہے ~~ہو~~ ^{عہ}
 دشمن اگر قویست مہربان قوی ترست ^۱ شعور چہ غم دیوار امت را کہ باشد
 جو توتیبیان ^۲ چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نور کشتیان ^۳ اور شیطان
 نے واقعی کوئی مدد ہی اپنے ہونہ سے بہائی ہوگی تاکہ خاتون آمنہ کو ضرر
 پہونچائے مگر اللہ کے حکم سے زمین اسے نکل گئی اور اس کا حال
 ظاہر ہوا اور اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپکی امت جو گوہری
 دیتی ہیں اس بات کی کہ بیشک جیسے مسیح علیہ السلام نے باپ پیدا ہوئی
 اللہ جل جلالہ نے مثل آدم علیہ السلام کے او کو بے باپ پیدا کیا
 اور او کو رسول نبی اسرائیل کیا اور معجزات بیہ او کو عطا فرمائے اور وہ

سچے رسول اللہ ﷺ نے مثل اپنے تمام رسولوں کے اور انکو بھی بہتر کی ہر
 شے محفوظ رکھا اور شیطان مغرورہ بدر میں کفار قریش کے ساتھ ہجرت کے بعد ان کے
 تین آیا اور شیخ بنی آکھو ظاہر کیا اور کفار کے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ان کی جائزہ
 لکھ کر ان کے گار بنا اور جب اوپر فرشتے اترنے لگی اور جبریل علیہ السلام
 اور میکائیل علیہ السلام سوار ہو کر اپنے اپنے لشکر ملائکہ کو لیکر مدینہ پہنچے
 صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑی آپہنچے اور عدو اللہ نے جانا کہ اب کچھ نہیں
 چاہیگا اٹیروں کے بل پڑا اور یہ کہ کبیرائی آسمانی ماکائرون انی اخاف اللہ
 چلے یا اور ہم سب سے اندر جلتا ہے کہ ہم صراط مستقیم پر ہیں اور صراط
 مستقیم کی طرف بلا تے ہیں اور افراط نصاریٰ اور تفریط یہود سے
 نکال کر لوگوں کو راہ راست پر لاتے ہیں گو کسی راہ راست پر لانا کسی
 شخص کے اختیار میں نہیں ہے بلکہ حیو اللہ ذوالجلال جانتا ہے وہی راہ راست
 پر آتا ہے چنانچہ فرمایا واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم فصل
 سافون اس بیان میں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ملک عرب شہر مکہ معظمہ میں
 پیدا ہوئے پہلی سند بشارت جلیلہ بدریہ میں ہی النبوة فی العرب ہی شہاد
 دوسری سند بشارت مصطفائیہ میں ہے اور اسکی بستیان قیدار
 کی آباد دیہات اپنی آواز بلند کر نیگے سلح کی لبنی والی ایک گیت کا نیگے
 تیسری سند بشارت تنزیلیہ میں ہی باوجود اسکے خزانہ میوہ وادیوں پر
 ہے دیکھو میں جبرئیل نبیاد کر لئے ایک تہر کہو ننگا ایک آنا یا ہوا تہر کوئی
 سری کا سفیوٹ نیو والا تہر او سیر جو ایمان لاوی آتا ولی نگر کا صوف عرب
 عرب ہی اور آباد دیہات ترجمہ ام القری شہر پہاڑ مدینہ منورہ کا ہوا صیون نام ام القری
 کا ہی اور تہا و ترجمہ بنیہ کا ہی اور تہیہ منظم کا نام ہی قاصدین ہی البقیۃ کفایتہ الغیۃ

اور شواہد ان دعاوی کی اپنے اپنے مواضع میں گذر گئے جو نہی سند شہادت
 طلوعی استثنایاً ۳۳۰ اور یہ وہ برکت ہے جو سو سو مرد خدا فی اپنے مردے سے
 آگے نبی اسرائیل کو بخشی اور اوس کی خداوند سینا سی آریا اور سعیر سے طلوع ہوا
 اور فاران کی ہے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا خدا کا سینا سی آریا حضرت موسیٰ
 علیہ السلام پر توحید کا نازل کرنا اور انکو رسالہ عطا کرنا اور اوس سے تم کلام مولا
 اور اللہ عزوجل کا طلوع ہونا غرضائے پر سے حضرت مسیح علیہ السلام پر انجیل کا
 نازل فرمانا اور انکو عطا فرمانا ہے اور ان عزوجل کا جلوہ کرنا فاران سے پیدا کرنا
 محمد رسول اللہ کا جبکہ انھیں نور بھی اور فاران میں سے اور انکو رسالہ بھی اولین
 عطا ہوئی ہے اور پہاڑ و لون یا مرسالم النبوت عند القریقین میں پس اللہ ہی
 تسلسلہ اسرہبی واجب تسلیم ہے اور اسما شیل علیہ السلام کے قصہ میں آچکا اور وہ
 داران کو بیابان غنیمت رہا ادراج النبوت میں سے توحید میں باوجود اس تکلف
 و تبدیل و تغیر کے ہے کہ حق سبحانہ نے تجلی کی سینا سی اور طلوع عکاشات پر سے
 اور ظاہر مولا فاران سے سینا ایک پیار کا نام ہے جسے طور سینا اور طور سینین
 ہی کہتے ہیں اور اوس پر تجلی کی حق تعالیٰ نے اور کلام کیا موسیٰ علیہ السلام
 اور ساعیر ہی ایک جگہ کا نام ہے موضع اجروین کہ جہاں حضرت مسیح علیہ السلام
 پہنچے تھے اور ظاہر ہوئے اوس میں نبوت آپ کے اور نازل ہوئے اون پر انجیل اور
 فاران اسم عرانی ہے اور نبی ہاشم کی پہاڑ کا نام ہے کہ ایک میں انور
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عبادت کرتے تھے اور جی ہی آپ پر ابونہین بن نزل ہو
 اور وہ تین پہاڑ ہیں ایک ابونہین کہ ایک اون کے نیچے آیا ہوا ہے مقابل میں بیقان
 جو بلن داوی تک اور بیقان کو شرق کو جانب متصل شعب بنی ہاشم اور بقول مشہور
 مولد رسول صلی اللہ علیہ وسلم رضی اور ابن ختیہ نے کہ علماء امت صحیحہ اور خواتمہ کتب پیشین اور

فتمت هذا الكتاب في شهر ربيع الأول سنة ١٢٠٤ هـ
 في مدينة مكة المكرمة
 في يوم الاثنين
 في شهر ربيع الأول
 في سنة ١٢٠٤ هـ
 في مدينة مكة المكرمة
 في يوم الاثنين
 في شهر ربيع الأول
 في سنة ١٢٠٤ هـ

و محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بھارت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 برس کی بدخوبت سے ہجرت کے ہے اس لئے اکی ہجرت کا ذکر تمہیں کہ ہے درس میں
 ایسا ہے اور دیا چہ رسالہ ہذا میں مذکور ہو چکا کہ باعث تالیف رسالہ ہذا ارشاد نبوی صلی
 اللہ علیہ وسلم ہے کہ میری بشارت کلمہ کلمہ میں امت میں ہے اور بشارت سیدہ زینبہ
 ہیں اور اکثر ایسی ہیں کہ انہیں یہ کہہ دیا کہ انہیں اس لئے اور قیمن کے بشارت کے بغیر بیان رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم و غیبت دعوی علم غیب ہے پس اس سبب ان تمام بشارت میں ہم
 کو اس میں جمع کر دیا مناسب ہونا کہ ناظر کو آسانی ہو اور دلائل مثبتات ان بشارت کی
 اپنی اپنی مواضع میں مذکور ہیں مگر اول مبشرات ہجرت کا ذکر مناسب ہجرت بشارت قبل وہ
 فارانیہ مبینہ باب سوم صحیفہ مطبوق علیہ السلام درس ۱۳ الہو اپنی قوم کو رہائی دینے کے لیے
 ہان اپنی سو ح کو رہائی دینی کے لیے نکل چلا بشارت مصطفیٰ مبینہ باب ۲۲ صحیفہ سیدہ
 علیہ السلام درس ۳۳ اخذ او نہ ایک بہادری کا مانند نکلے گا وہ جنگی مرد کے مانند اپنی ہجرت کے
 اوسکا پیچھا وہ چلا آنگا ہان وہ جنگی کے بلکہ اسکا وہ اپنی دشمنوں پر بہادری کرے گا
 بشارت مباہلہ مرقومہ باب ۲۲ صحیفہ سیدہ علیہ السلام درس ۱۴ اوس وقت میں کہ دن ہو کر آگے
 میں ہم ہان اور کوئی نہیں کہ میرے ہاتھ سے چیرا سکے گا کہ کام کروں گا کون نہیں
 جو زمین ہرج کر دی بشارت جلیلہ بریدہ کو صحیفہ سیدہ علیہ السلام درس ۱۵ النبوۃ فی
 العرب بنی قیدار ۱۴ ہانی یکی بیاسی کا استقبال کرنا اسی تیار کی اس میں کی باشندہ
 روٹی لپی پیا گئے والے کی ملو کو نکلے گا کہ کیونکہ وہی تلوار وہی ساسنی سے جنگی ہزار
 سے اور کچھ ہوئے کہان سے اور جنگ کرنا سے ہان کی ہان خداوند فرمے
 یون نہ بابا مینو ایک برس ہان خرد ورک سے ٹھیک ایک برس میں قیدار کے ساری
 شہیت جاتی رہی گئے اور تیر اندازوں کی جو باقی رہے قیدار کے بہادر لوگ گت
 چاہیں کہ خداوند اس راہ کے خدائے یون خرمایا اس بشارت میں کہ ذکر ہجرت چوہین

اور میں میں ہر مگر شروع اس مکتوبوں کا تیرہویں میں کہ سب سے بشارت تو یہ سیر سیر و سیر
 ۱۳- اور اس نویدی کہ پہلی سے پہلی ایک قوم پیدا کر دینا اسلئے کہ وہ بھی سیری نسل
 سے کہ وہ کہ ہجرت بظاہر اس میں میں نہیں مگر کہ قوم اس کو بیان کر دے کہ کمانیاہ
 میں قبل بشارت قدیم الایام میں ۱۳- میں نے رات کی روتیوں کی وسیع دیکھا اور
 کہا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص آدم زاد کی مانند آسمان کی بادلوں کے ساتھ آیا اور قدیم الایام
 تک پہنچا دی یا اس کی الکی لاسے ۱۴- اور سلطنت اور حشمت اور سلطنت اور سے دیکھی
 کہ سب قومیں اور خفاہ زبان بولنے والی اس کی ہندوستانی کریں اس کی سلطنت ابدی
 سلطنت ہو جو جاتی نہ رہے گی اور اس کی مملکت ایسی جو رائل ہوگی اور اس میں گویا
 عطای رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہو کہ یہ وہ سیر و حشمت اور بیان سلطنت و حشمت
 میں سے پہلی کہ اشارہ فرماتا ہے یعنی یہ سلطنت اور حشمت ہو کہ ہجرت سے گویا کہ
 پہلی بشارت تشریف دینے والی اس کی کہا کہ بہہ وہ آرام گاہ ہو کہ اس کو جو پہلی ہو
 میں آرام دیکھو اور یہ چین کی حالت ہو کہ وہ شونہو سے ۱۵- اس کو خداوند کا کلام اول سے
 بہہ ہو کہ حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون تہوڑا بیان تہوڑا بیان
 تاکہ وہی حل ہو دین اور چہاڑی کریں اور شکست کہا دین اور دامن میں ہنسین اور گرفتار
 ہو دین اور کہ بظاہر حشمت کا اس بشارت میں ذکر نہیں ہے مگر آرام گاہ یعنی مدینہ منورہ
 اور بیان سفر ترویج کا مضمین مدینہ منورہ میں سفر ہجرت کو بیان فرمادے کہ بشارت
 عارفانہ حقیقہ عیسویہ باب ۱۴- میں ۱۴- سیری سنو امی سیری است سیری طرف کان
 اسی سیری کہ وہ کہ ایک شہریت چہہ سے راج ہوگی اور اپنی شرع کو قوموں کی روشنی
 کے لئے قائم کر دینا کہ سیری راست بازی نزدیک ہے سیری نجات حل نکلی ہو اور
 سیری بازو قوموں پر حکمرانی کریں گے سیری مملکتیں میرا انتظار کریں گے اور میرے
 بازو پر اور کہ تو کل ہو گا ہر انبی انکھن آسمان کی طرف اوٹھا اور بھی زمین پر لگا کر

کہ آسمان دیو دین کی مانند غائب ہو جائیگے اور زمین کی پٹری کی طرح پورائی ہوگی اور
 وہی جو اوس پرستی بین اور بیٹریج مرجائیگے پر میری نجات ابد تک رہی گی اور میری شہادت
 موتوں کی جگہ ایسی (۱۳) میری سندھو ای تم سب جو صداقت شناس ہو اسی لوگو جن کے
 دل میں میری شریعت ہی انسان کی ملامت سے مٹ ڈرے اور انکی طعنہ زنی سے ہر
 (۱۴) کیونکہ اکثر انہیں کی پٹری کی طرح کہا گیا اور کہ تم انہیں بدبختی کی پٹری کی طرح
 اگلی پٹری صداقت ابد تک رہی گی اور میری نجات ابدت و رشت (۱۵) سو وہی تھا
 جنہیں خریدی بھی پہرینگی اور گاتی ہوئی صہون میں آدین گے اور ابدی خوشی
 سر پر ہوگی وہی خوشی اور خورجی حاصل کریں گے اور غم اور الم بہانہ جائیں گے
 (۱۶) جو تمہیں تسلی دیتی ہیں میں ہی ہوں تو کون ہی کہ انسان سی جو مر جاتا ہے
 اور بنی آدم سی جو گھاس کی مانند ہو جاتا ڈرتا ہی (۱۷) اور خداوند اپنی خالق
 کو بدول جاتا ہی جس فی آسمان پیدا کی اور زمین کی بنیاد ڈالی اور تو ہر وقت
 ظالم کی جوش و خروش سی کہ گویا کہ وہ ہلاک کر نیکو طیار ہی ڈرتا ہی پڑھا ظالم کا
 جوش و خروش کہاں ہی (۱۸) جہاں ہوا بند ہوا جلدی لسی آواز کیا بجای گا
 وہ غار میں نہ مری گا اور اسکی روٹی کم نہوگی (۱۹) میں خدا تیرا خدا ہوں
 جو سمندر کو تھما دیتا ہوں جو وقت اسکی لہریں جوش مارین اور سنگا نام رب الافواج
 (۲۰) اور میں اپنی باتیں تیری موندہ میں ڈالیں اور تجھی اپنی سانی کے تلی چھا
 رکھا تاکہ افلاک بر پا کروں اور زمین کی بنیاد ڈالوں اور صہون کو کہوں تو مری
 گروہ ہی ہش ہش بات بلی منتقل نہیں ہونی اس سب اسکی شرح ہی نہیں ہونی چاہیں جس نام
 سنے کہ کلام الہی شریعت بطور بیان خود اسبات کو بیان فرماوے گی کہ یہ شریعت عظیم انسان بطور تعجب
 کار خانہ جدید قائم ہوگی اور پہلے شہید ایم و مستعد کا انداز ہوگا اور وہ شریعت پاک و
 میری طرہ سی ہوگی یعنی شریعت ہی ملامت و خستہ فی الہ نہیں اور نیز فرشتہ استغفری مشہور کہ یہ شریعت

میں سی جاری ہوگی بلکہ اور دن میں سی ہوگی اور حضرت نبوت خجاندان ابراہیم
 اور عیسیٰ انبار انبار ابراہیم علیہ السلام کا سیدنا اسماعیل واسحاق علیہما السلام
 اور بنو نضیر آل غنیس علیہ السلام کی اور پیچیدہ الہی الٰہی کے کو اور عطا فرمایا
 وکرامت کا یعقوب علیہ السلام کو اسحاق علیہ السلام کی طرف سے اس خیر کو نبی اسماعیل
 کے ساتھ نام لکھی دی اور فقرہ دوم ورس ہذا میں اپنی شرع کو قوم بن کی
 روشنی کے لئے قائم کرونگا عموم بخت اس رسول بہتہ کی طرف شیر ہے اور وہ
 اس مبشر علیہ السلام کے بعد ہماری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر
 اور نور ہی لقب تو یسعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور ظہور نور کا وقت
 ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ہماری دعویٰ کا موید ہی ورس
 (۴) قولہ میری است بازی نزدیک ہی ش علی تو لکم تمام انباء کرام بنی
 اسرائیل علیہم السلام راست بازی نہ ہی تبلیغ میں نہ اور امور میں پس کہیں طریقہ نبی یا رسول
 بنی اسرائیل پر یہ کلمہ صادق نہیں آسکتا اور آنحضرت کا لقب نبی صادق ہی کذب بارخیزد
 کرام سی حال ہی قولہ میری باز و قوموں پر حکمرانی کرے گی ش بیعت غزوہ جدیمہ کے
 شان میں ید اللہ فوق ابد ہم مانل ہی یعنی اللہ کا ہاتھ اونکی ہاتھوں پر اور متشابہ ہونی ہر
 دونوں برابر ہیں شمع بیعت خدا سی ہی تجوی بی واسطہ نصیب ہد دست خدا سی نام عمر
 و تکیہ کا ہد اسی معنی میں ہی اور ہدایت اور صیت الکریم الہ بری ہی اسی معنوں کو اور اسی
 ہی اور صبح علیہ السلام کب حکمران تھی قولہ ہجری ملکین میرا انتظار کرینگے اور میری بازی ہو
 اونا کا تو کل ہوگا ش صداقت پیشین گوئی شیوع ملتہ السلام کی شرعاً غیر باجنوباً شما
 کی خبر دی نبی ورس (۵) قولہ ہر میری نجات اید تاک رہی گی اور میری ہدایت
 موقوف نیجائیگی ش مضمون انا نحن نزلا الذکر وانا لہ لھا فطون ہی اور شریعت عیسوی سبب
 تحریف و پس غیر کما نبی اید تاک پہلی ہی تھی ہر اور پھر شریعت نبی الہی اور میری ہدایت انا تو کجا کی غلط او کبر العبد

کہی رہا شاید شریعت حدیث شریعت مانی البعد المؤمنون الا ابکی یعنی اللہ اور مومن
 خواہی امتدین گئے اور کسی کو کسی کی تہذیب نہ ملا فصل نکرے گئے اسی مضمون میں ہے
 اور تفسیر میں فقر و میر میر تر آمد اوقت اندر تک رہے گی اور میری نجات بشت ہشت
 عظم رسالت کو بیزارت کو بیان فرمادی ہے اور بقا اہل سنت و جماعت کی قیامت
 تک خبر دی ہے ورس الامین قولہ یون خدا نے ضرر پہا ہے ان اللہ اشتہری المؤمن
 بنیم و اموالہم بان لیم الخیر الا یہ کے بشارت دی ہے اور مہاجرین کی عین ہی ہوئی
 بیان فرمادے ہے قولہ ہر ہر گئی اور گاتی ہے مہرے مہیون میں اوشکی اور ابھی خود
 اونکی سر پہ ہوگی بیان حجتہ الوداع ہے اور مہیون بقتب کتہ منطکہ چو کما بنیاء درارا اور
 کلمہ ہر گئی اس کو بیان کر رہے ہے کہ اول ہجرت ہوگی اور بعد ہجرت مہاجر سے ٹوٹ کر
 امین گئے اور مکہ منظم میں پہنچیں داخل ہوں گے اور لبیک کہتے ہوئے داخل ہوں
 گے اور اسی کو گانے کے ساتھ تفسیر کیا ہے بارہویں اور تیرہویں ورس میں بیان
 باعث ہجرت ہے اور ظالم ابو جہل اور اسکا جوش و خروش ہجرت سے
 اٹھ ہی سال تک رہا اور پھر تمام ہو گیا اور اسی ہی انسان کے ساتھ تفسیر
 کیا ہے اور بعض تفسیرین نے تفسیر ایہ کہ یہ دان لیس للان اما سی میں بھی
 انسان کے ابو جہل ہی مراد کی ہے بلکہ انہوت میں خواص امت محمدیہ کے بیان میں
 سخت تفسیر کیا ہے کہ یہ کی ہے واز مفسران بعض گفتہ اند کہ مراد بیان انسان ابو جہل
 است ورس ۱۱ قولہ جیسا یا مہو اندہ ہو اجلدی سے ازاد کیا جائیگا وہ فارین نہ مری گا
 شش مہر غار غار نور می جس کا ذکر اس اتہ کہ یہ میں ہے الا تفرقہ فقد نصرہ اللہ اذا
 خیرہ الذین کفروا ثانی الثنن ازہما فی النوار او یقول لصاحبہ لا تخزن ان اللہ معنا فانزل
 اللہ سکینۃ علیہ ایدہ کجودہ لم یزوا وحمل کلہ الذین کفروا السفلی وکلمہ اللہ ہی العلما والہ
 تفرقہ تکمیل اور وہ غار میں نہ مری گا شش کوئی صادق ہے اور نہ کوئی کہ ہو ملک حیات ثانی

کی اس غار میں خبر دی ہے اور وہ سانس بھٹکا کہ سب سے بڑا بھاری کی پافون کا ٹانگہ گیت
 ان اللہ تعالیٰ وعدہ غار میں نہر کا بار بار گناہ ساتھ ہی پورا پیدا قولہ اور اس کی روحی
 کم نہ ہوگی جو کہ گیت ترک و ملن جدائی اعز و اجاب و جاناد و مال و غیر کا جو اسباب
 حشیش بطا سہرہ بیان سب کا نام ہے اس طرح بیان بھی ذکر فرمایا کہ جو گیت گیت ہجرت ہو روحی
 کم نہ ہوگی اور کلام اللہ شریف میں دربار ہجرت فرمایا ہے من یہا جرنی سبیل اللہ عجیب فی
 الارض مراغما کثیرا و سقہ و من ۱۶ امین و اپنی باتیں قبری مونیہ میں و الین در سبیل اہل
 کیم بیان کرتا ہے ہر کہ قرآن شریف قلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہ نازل ہوا اور رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اتنے کہ ہو سکتی نہ ہیں کہ مثل جو تورات کے
 مکتوب مجاوی قولہ اور بھی اپنی ہاتھ کر سیاہ سب سے چہا رکھا تاکہ افلاک کو بر پا کر دین
 اور زمین کی بنیاد و الون مضمون حدیث شریف لولاک لما خلقت الافلاک سے ہے
 بشارت سینہ و بیہ بیان ہجرت میں ہیں اور باقی بشارت سینہ و بیہ ہجرت سے ہے بظاہر و ظہور
 وہ بشارت ابجد کہ ہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نازل ہوگا بیان ہجرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کھلی سند بشارت مصطفیٰ صمد و رس الہیایان اور اس کے بستیان
 قہار کی آباد دیہات اپنی اواز بلند کریں گی سب کے سینہ و الے ایک گیت گائیں گے
 خداوند ایک بہادر کا مانند نظر کا وہ جنگی مرد کے مانند اپنی عزت کو اسکا ٹیگا الخ
 بیان بشارت ہذا میں ثابت ہو گیا ہے کہ سب بشارت بدینہ کا نام ہے
 اللہ سب کو طرف عروہ اضراب خندق کہودی گئی تہیہ جنگی وجہ سے عروہ اضراب
 کو عروہ خندق بھی بولتی ہیں اور اس ورنہ گیارہوں کے یہ معنی ہیں کہ کلام اللہ شریف
 ام القریٰ اور مدینہ منورہ میں نازل ہوگا اور جو کہ اس بیان سے یہ خدشہ پیدا ہوا
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ام القریٰ میں پیدا ہوں گے اور رسالت بھی اہل وہ میں
 عطا ہوگی یہ مدینہ منورہ میں کلام مجید کی نازل ہو سکتی کیا معنی پس واسطے رفع

اس قدر شہ کے تیرہ سو بیس میں فرمایا خداوند ایک دیوار کی مانند لکھی گئی تھی محمد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واقعی ایک نوازیدین سے پیدا ہوا ہونگے اور دین سبوت
 ہونگا اور تیرہ برس تک برابر رہیں گے تا کہ یہ سیدنا نازل ہو تا کہ دنیا کا اور آب و عہد و وعید
 سناوین گئے اور صد ہا معجزات بتیہ اور آیات قاسمہ دکھائیں گے مگر وہ ایک نیکو
 بلکہ پیر پر خاشاک نہ پڑا اور یہاں سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جی شہید کر دین
 اس وقت خداوند کریم حکیم ہجرت آپ کو عنایت کرے گا اور آپ ہجرت
 کریں گے اور ہجرت ہی باب جہاد کھل جائیگا اور تباہی و کرب کا حکم ملوگا
 دو مہر می کند بشارت باد صبیحہ زبورہ ہم خداوند بزرگ پر اور لائق ہر کہ ہمارے
 خدا کی شہرین او کی مقبوس ہا پر او کی تالیف بہت طرح سے کیجا رہا ہے بلندی سے
 خوب صورت تمام زمین کی خوشی کو جیسو دیکھا او کی او تر اطراف ظن برٹی بادشاہ
 کا شہر ہے ۔ او کی محالوں میں مشہور ہے کہ خدا جانی پناہ ہے کہ کیونکر دیکھ بادشاہ باہم
 آئی اور ایک ساتھ گذر دے دی دیکھا فوراً دنگ ہو کر سے گہری اور بہاگ گئی
 ہا کی کمی نے او نہیں دھان پڑا اور ایسے دردنی جیسا جو کے وقت عذرت کو ہوتا
 ۔ اوں پر رہی ہوا ہی جو ترسیں کے جہازوں کو توڑ ڈالتی ہے جیسا ہنوز سنا دلیا
 ہی لشکروں کو خداوند کو شہرین حم نے دیکھا خدا دے ابد تک برقرار رکھی جائیں
 بشارت صبارا خرابی کو بد شہر ہے جس سے خداوند کریم فراروں خار کفر کو جو کر
 گہا ہی نہ نہ منورہ علی صاحبہا اللہ صلوات و تسلیات غزوہ اضراب میں حلقہ ماری
 مونی تھی او کہار پینگی اور پو لوں کو ہوا ہی نہ لگنے دی اور یہ بشارت فی الحقیقت
 مبین اس نصرت الہی غزوہ اضراب کی ہے اور مسوق لہ او کی واسطے ہے پس اس کی
 شرح بیان غزوات میں تو مناسب تھی مگر اس وجہ کہ بسبب بیان ہمارا صحیح ہی صلی
 اللہ علیہ وسلم بیان مذکور ہوئی کہ شرح او کی بیان بھی کی گئی فاسع رحمت

یہیوں انقباض القریٰ ہی وقت پر اور کوہ مدین شہر پہلے انور کو اور یا کسی اور پر یا کسی اور پر
 کو بولایا ہی اور میری بادشاہ سید عالم محمد رسول اللہ صلی علیہ وسلم اور جن چھ ماہ یا ایک ماہ
 میں میں خلافت ظاہری کی رسالت تمام کے ساتھ اس نام کو ساتھ لکھ کر گیا ہے اور تاکہ
 حضور کی مذمت ہی نہ خلافت کی ایمان ملک پہنی خلافت آپ کو شہر کا خلیفہ
 ہی لیتی تھی بوجہ دار الحجہ مدنی آپ کی ہر مدینۃ الرسول صلی سے ہوا نام تھا
 اور وہ مدینہ سے بطرف اتر یعنی شمال واقع ہے اگر شک ہو نقشہ موجود ہے
 مدینہ منورہ کی نسبت انکی طرف سے ہونا کہ آپ کی نام سے پہلے شہر
 تھا اس طرف ہی مشرقی کہ خرابہ و رانیہ علیہ وسلم صلی علیہ وسلم میں ہو گا درس ۱۲۰ او
 محلوں میں شہر کہ خدا جی پناہ ہے ہم کیونکہ دیکھ بادشاہ ہم امی الخ بیان
 غزوہ خرابہ اور خدایا جی پناہ ہے ترکیب مقلوبہ دراصل جی پناہ خدا
 پر یعنی خداوند کریم نے اپنی حبیب کا ذرا دار الحجہ و دار الامن مدینہ منورہ کو مقرر
 فرمایا اور یہ بات مدینہ منورہ میں مشہور ہے اور یہ درس اس تجربہ کی طرف بھی
 مشہور ہے کہ انصار نے کثرت غزوہ میں بیان کیا تھا کہ اس شہر پر جب کوئی غنیمت آئی
 اگر مدینہ منورہ میں رہ کر بیٹھے شہر میں سے اوس سے لڑیں تو ہمیشہ فتح پائی
 اور اگر باہر جا کر لڑے ہیں تو شکست اوستائی ہے اور غزوہ احد میں تصدیق ہوئی
 ہو گئی اور نیز عدم رضاد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احدی دن کا شہر باہر نکلتی ہے
 درس اور اس تجربہ کا تصدیق فرماتی ہے اور قول دیکھ بادشاہ یا ہم انی خراب
 کا کو یا کہ ترجمہ ہے غنیمت ہے اور سر دار ملک جو آئے چنانچہ انشا اللہ
 اوسکا غزوات میں آگیا اور اوس کے ہاگ جانی کہ سب کا بیان ہو جو باوصا کا
 یوں ہی ہوا ہی کہتی ہیں ندری چلنا جس سے جو او کہ گئے ان کے گئے گئے
 بیٹھتے آخروں کو کہ ہاگ کو اللہ سے کوں لڑے اگر شہر تو مثل قوم

قوم عامی بزرگ بخواه و آهوان و پس اس بشارت کی یعنی هونی کو بیان فرمایای گو یا که اس بشارت کا تشریح
 حضرت وادو کی نزدیکی عین یقین کا ہے و اور قولہ خدا و سی اید تک برقرار کرے گا اس امر کو بیان کرے گی یہی کہ شہر
 مدینه اگر رسول قیام قیامت تک باور میگیا بیان بشارت اس پیشتر و ہمیشہ غیر متعلقہ بشارت خاصا هر اسکا
 شفاقت پوچھا باب ۹ اور س ۱۲ و روح من و یا ہوا لیا سن ہنی ہوی تھا اور اس نام حکام خدا
 انجیل پوچھا باب ۱۱ اور س ۱۴ افاد و بار و روح الحق ذاک فہو لعلکم الخ فی حق لیس من غنہ بل تکلم بل بالسنہ
 و غیر کم ہا سیانی ترمبہ و و مطلقہ مرزا پور لیکن جبہ روح آدمی وہ تہین ساری سچائی کی راہ بتا دے گا اسکو
 کہ ایسی نگہی بلکہ جو کہ وہ سنو کی سوکھی گی اور تہین آئندہ کی خبرین و کی صحیفہ ایسی عیاہ باب ۱۲
 سر آئندہ اقبال مند ہوگا اور وہ ستودہ ہوگا یعنی آپ کی تمام حرکات سکنات قابل تفریق کی ہوں گی اور نام
 ایک نام ہوگا آئندہ تہین فصل سر پاد و محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان میں غزل الفزلات باب ۱۳
 درس ۱۸ ای برو مسلم کی ایسی تہین قسم دیتی ہوں کہ اگر تہین میرے محبوب بلجانی تم اوسی کہو کہ تیرے
 عشق کی بجائے ہوں ۹ تیری محبوب کو دوسری محبوب کی نسبت کیا فضیلت ہے ای تو جو عورتوں میں
 جیلہ تیری محبوب کو دوسری محبوب سے کیا فو قیتہ ہو تو میں ایسی قسم دیتی ہوں میرے محبوب سرخ و سفید
 دس ہزار آدمیوں کو درمیان وہ چند ٹھکی مانند کڑا ہوتا ہے اسکا سر ایسا جیسا جو کہا سنا و اسکی زلفیں
 بیج درج ہیں اور کسی کی سوکالی ہیں ۱۲ اسکی انگلیں ان کو تیرے کی مانند ہیں جو لب ریاد و وہ ہیں
 تھا کی خلقت سے شبہتی ہیں ۱۴ اسکی رخسارین پھولوں کی جہن در باسان کی الہری ہونی کیسان کی مانند ہیں
 اسکی لب سوسن ہیں جن سے بہتا ہوا مریکتا ہے ۱۴ اسکی ہاتھ ایسی ہیں جیسی ہونی کی کھڑیاں جن میں
 خرمیس کے جواہر چڑھ گئی اسکا بیٹ ہتی و انت کا سینا کام و جس پر نیلم کی گل بنی ہوں ۱۵ اسکی سیر ایسی
 جیسی سنگ مرمر ستون جو سونی کی پایوں پر کھڑی کہنی جاوین اسکی قامت لبنان کی سی ہے
 وہ خوبی میں و سنگ سردی اسکا مونہہ شیرینی پر جان وہ سر پاد عشق انگیزہ ای برو مسلم کی پوچھا
 یہ میرے پاد را ہی یہ میرا جانی ہے الفیڈا باب ۱۶ دیکھ ای میری جانی تو تشکیل ہو دیکھ خوبصورت ہی
 تیری انگلیں تیری پیادہ کی بھی کبوتروں کی سی ہیں تیرا بال بکریوں کی گلی کی مانند ہے جو کہ وہ

بلکہ یہ پیشین گوئی بہت زیادہ انتہائی ہے بلکہ اس کی مانند جو میں نے کہا ہے کہ تیری گئی اور جو تھیں وہ گئی ہیں
 یہ ایک دو دو جی تھی اور وہ انہیں سے ایک ہی پانچ پانچ نہیں ہے سہ تیری لیا یہ یہ سہ تیری قمری اور تھیں
 یہ امر نہ تو ہے تیری سہ تیری چادر کی چھائی اور ہی انار کی مانند میں سہ تیری گردن ہلکی سی
 ۱۰۔ ڈکچین جو سدا غنائی کی لہری بنایا ہے سپر ہزار پیران لکائی گئی ہوی سب کی سب پہلو انوکھ پر چھنی
 ۱۱۔ تیری دو چہاتیاں دو آہو چوں کی مانند ہیں جو ایک ساتھ پہ پدا ہوی پوز ہوسوئی در میان چہرہ کی
 ۱۲۔ جب کہ دن ڈھلی اور سدا بہ ہونے میں تیری پہاڑ اور رتبان کی سیلو کو جاوے لگا ای سیری سدا بہ
 تو سر ہر حال ہر تجہ میں کوئی عیب نہیں فیض اباب تیری بانو کہ گر گابیان پہنی ہر ہوی سدا بہ
 کیا خوب معلوم ہوتی ہیں تیری کونوں کی گولائی جو اہر کی لٹری کی مانند ہے جیسا کسی استاد کا کپڑا
 بنایا ہو سہ تیری ناف گول پیالہ ہے جس میں ملائی ہوئی کی کی نہیں ہے تیری پٹا گھنوں سب
 ایک ڈھیری ہے جس کی آس پاس سوسن لگی ہیں سہ تیری دو چہاتیاں دو آہو ہونے کی مانند ہے
 جو ایک ساتھ پہ پدا ہوی تھی تیری گردن تھی دانست کی برج کی مانند ہے تیری انگلیں ان گھنوں
 مثل ہیں خوش جنوں میں بہت زمین کی پھاٹک پرین تیری ناک لینان کی برج کی مثال ہے
 جو دمشق کی رخ بنایا ہے تیرا سر تجہ پر کربل کی مثل ہی اور شیر اسر کا بال ارغوانی مانند ہے بادشاہ
 تیری کاکلوسنی لگا ہوا ای مجو بہ تو کیسی جھیلہ ہی عیش کی لہری کیسی جان فزاہی ہے یہ تیری قاف
 تار کی مثال ہی اور تیری چہاتیاں انکو رروئی کچھوں کی مانند ہیں اور تیری ہتھنوں لکھا
 راجہ سیب سا ہوی بسم اللہ الرحمن الرحیم والحمد للہ رب العالمین فی الصلوٰۃ علی رسولہ محمد
 والہ صلی علیہ وسلم ابیہ ہر وہ کہ ان تینوں پادشاهوں میں تمام سر پائی محمد صلی علیہ وسلم کے
 بیان ہوا ہے پانچویں باب کی ان دو درسون میں درس ۱۸ ای ہر دو سلم کی پیشین گوئی ہے تیری
 کہ اگر تھیں میرا تجو بہ بلوائی تم ادھی کیونین عشق کی بہار ہوں ۹ تیری محبوب کو در ہر محبوب کو
 کیا نصیحت ای تو جو خور تو ان میں جھیلہ تیری محبوب کو دو ہری محبوب سے کیا نصیحت ہی
 جو تو میں قسم دیتی تھی دو عاشق اور دو معشوق تو لکھا بیان اور آئینہ جو عاشقوں کی کلام ہی

۱۸۸
اور مذکور اوصاف محبوب ہی اور وہ دو عاشق قبلتین یعنی کعبہ معظمہ اور مسجد اقصیٰ صخرۃ القدس
قبلتہی امیر ایمل اور دو محبوب محبوب الہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت روح
مسیح علیہ السلام محبوب الہی منظور نظر کعبہ معظمہ میں اور مسیح علیہ السلام محبوب صخرۃ القدس
کعبہ شریفہ فی صخرۃ المدسہ کہہ کہ اگر تمہیں میرا محبوب یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پہچانیں تم اوسے کہو کہ میں عشق کی بیمار ہوں صخرۃ القدس جواب دیا کہ الہی میری اور شریعت
دونوں پیدا نہیں ہوئی میں پس تو بھی اپنی محبوب کا سراپا منادی تاکہ میں شناخت کر
پس کعبہ شریفہ فی تمام سراپا نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
صخرۃ المدسہ علی اور رسول مہینے تک اود قبلہ آپ کا را اور پھر وہ حکم منسوخ ہوا اور محبوب الہی
اپنی جان نثار کی طرف متوجہ ہو گئی اسی اور آیت کریمہ قدری قلب جہک فی السماء فلیدینک
قبلہ تر فہا قول و جہک شطر المسجد الحرام نازل ہوئی اب کعبہ معظمہ فی بیان سراپا نبوی
آپ کی ایک جسم مبارک کی رنگت کا بیان کیا بیان رنگت جسم مبارک بآں و رز
میرا محبوب سرخ و سفید ہی کعبہ شریفہ فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رنگت
سرخ و سفید بیان کی اور واقعہ آپ کی جسم پاک کی سہی رنگت تھی اسلیئے کہ اب جسم مبارک
رنگت کی بیان میں علاج الثبوت میں ہی سیدنا علی مرتضیٰ کریم اللہ وجہہ الیکر ایک روایت
ابیض مشرب اور دو سری روایت میں ابیض مشرب بجمہ ابی جسم مبارک کی رنگت کی بیان
وارد ہوا اور ابیض مشرب بجمہ اسی ہی اہل بیت میں جو سرخ و سفید ہو یعنی پیغمبر میں سرخ
و سفید ہو اور نیز علاج الثبوت میں ہی لسانی شریفہ میں ابو جریج روایت ہے کہ ایک روز
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صحابہ میں تشریف لائے تھے ایک بڑی کٹی چھایا بن عبد المطلب
لہان میں عبد المطلب کی بیٹی یعنی حوالہ غزوہ جمل کی رسول میں صحابہ میں کہا ہذا الامام المفق یہ
وسفید میں جو کٹی نگید کی ہوئی بیٹی میں قاموس میں ہی مشر وہ شخص ہے جسکی چہرہ کی سیاہی
سرخ و سفید ہو اور سفید نا عیس علیہ السلام کا رنگ مبارک بہت ہی سرخ تھا شہرہ رنگ روزی و عمار

[illegible]

تھا سیدہ اور کچھ سرفری کی سات بھانجیاں تھیں اور کچھ اور بھی اور زکات میں کم کچھ انہیں بھی
بیان حسن احمدی غزل الغزلات باب ۳ دیکھو ایسی سرفری جانی تو تشکیل ہی دیکھ تو
اس درہل میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حسن کا بیان ہی اور حقیقت حسن ظاہری ہی
ایک نام عالم کی حقیقت پر پا جو اتحاد اسلامی کہ سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فیہ ایسی حسن کی بیان میں
روایت ہی لم الرقبہ ولا بعد مثله نہیں دیکھا یعنی پہلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی
ور نہ بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسا مثل اور نظیر یعنی حسن جو بصورتی میں
اور برادر بن عازب رضی اللہ عنہ حسن احمدی کی بیان میں روایت ہی ماریت میں فی ثلثہ
فی حلقہ حراء احسن من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان الشمس تجری فی وجہہ نہیں دیکھا ہی
کسی سرخ جوڑی والی کو جسکی کانون کی لوتک بال ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
زیادہ خوشنما گویا کہ سب سے ایک چہری مبارک میں پہر تا تھا اور خابرن عمرہ رضی اللہ عنہ آج
حسن کی بیان میں فرماتی ہیں کہ ایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی لیلۃ انھیما ان حلقہ حراء
فجعلنا نظرا لیلۃ الی القمر فوجدت احسن من القمر چاندنی رات میں سرخ جوڑی ابھری ہوئی
میں فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا پس تھا میں کہ دیکھا تھا میں ایک اور چاند کو جسکی
آپ میری نزدیک چاند سی زیادہ خوشنما تھی اور اس حدیث کا اس رباعی میں ترجمہ کیا ہے
رباعی در حلقہ سرخ دیدم اور اشب ماہ دریاہ و در و چونیک کر دیم لگا ہوا بحسن رخ آن پارسیم
احسن ز قمر و خدا هست آگاہ اور حضرت عالیہ امیر المؤمنین رضی اللہ عنہ فی ایک حدیث میں
لہا ہی کہ زمان مصر فی حضرت یوسف صمدیق علیہ السلام دیکھا کہ اپنی ماہ کاٹ لیتی تھی اگر چہ
حبیب کو کہیں دیکھ باتیں تو اپنی دونوں ٹکری ٹکری کہ تین قسم کی تھیں امیر یوسف کو تو
اپنی یوسف کی ندی اسبہ سرکشی ہیں او میرا لنگھان پیاں آست مبارک
غزل الغزلات باب ۳ ورس ہزار آدھینوں کی درمیان دو پہنڈی کی بانہ کھرا ہوا
ورس ۵ اوسکی قامت لبتان کی سی پورہ خوبی میں رشک سرور ہی باب ۳ ورس ۴

یہ تیری قامت تارکی مثال ہو پیش حضرت مسیح علیہ السلام کی قدر مبارک کی بیان میں حدیث
 معنی شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا: قد کو ابو لہی ہیں اور سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فیہ قدر مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 خیر الرقبہ بیان فرمایا ہے یعنی ایک قدر مبارک میانہ قدسی کچھ بلند تھا پس آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم اور مسیح علیہ السلام کی قد میں فرق ہوا اگرچہ کہ یہ فرق قلیل تھا اور شاید فی الواقع
 شہدہ ہوتا اس لیے اس سے سکوت فرما کر ایک اور وجہ قدر مبارک کا بیان کیا اور وہ یہ ہے کہ
 وہ شریف کی ساتھ خاص ہے اور مسیح علیہ السلام کی قامت مبارک میں نہیں پایا گیا ہے
 اور فرمایا وہ دس ہزار آدمیوں کی درمیان چوڑائی کی مانند کمر اتنا ہی یعنی قدر رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی قامت زیبا کا یہ بجا ہو گا کہ اگر ہزاروں آدمیوں کی درمیان آپ ہونگی تو ان سے
 ایک ہی قدر مبارک اونچا رہے گا اور بلند نظر آویگا اور درحقیقت آپ کی قامت مبارک کلمہ ہی حال تھا
 کہ کوئی اس سے بلند نہیں ہو سکتا تھا اس لیے کہ سیدنا علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے
 لیسن بالذہب طولا و فوق الرقبۃ اذا جامع القوم عنہم ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 بہت لابی نہ تھی مگر میانہ قدسی ایک قدر مبارک بلند تھا اور آپ جب قوم میں تشریف لے جاتی تو انکو
 اونچا لیتی یعنی آپ ان سے بلند نظر آتی اور وہ پست اور کوتاہ و کمالات دیتی اور ایسی ہی ام المومنین
 سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے کہ اگر آپ تنہا ہوتی میانہ قد نظر آتے
 اور قوم میں منسوب بطول ہوتی اور اگر دو آدمیوں کی درمیان ہوتی تو وہ دونوں سے بلند نظر آتے
 اور جنس میں دو نشانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور انکو نشانہ سے بلند اور اہم ہوتی
 ہوتی رہتی تھی اور ساتویں باب کا چیمہ تیری قامت تارکی مثال ہے اس میں مضمون کو اگر
 یعنی جیسی کو درخت تارکی برابر نہیں کر سکتا ہے ایسی ہی کسی اور قد مبارک محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری نہیں کر سکیگا بیان عظیم جمہ مبارک اور جملہ اوسکی
 اہانت کی سبھی عظم اور فزہی اور فحمت جمہ مبارک کو بیان فرمایا ہے انسان ملک شام میں

اسید باری اور سبک سائے تشبیہ دیتی تھی معلوم ہوا کہ آپ قوی الجشہ اور عظیم الجثہ
 ہوئے اور وہ حقیقت آپ عظیم الجثہ تھے چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے اسی بیان سے قیاس
 مبارک اور یہ یونین باب کا یہ عمدہ و خوبی میں شک نہ رہی ایسی قیامت مبارک کی راستہ کو
 بیان فرماتا ہی اور ایک قدر مبارک ہمیشہ سید راہ بنی میں آپ باعتبار راستہ قیامت مبارک کے
 شہر بن اہل علی قدر شریف وہ میانہ معتدل موزون لطیف دان و درازی رہی نہ کہ کوتاہ
 قیامت عالی بدر اعتدال قیامت رعنا کا یہ اعجاز تھا ہم جیسے وہ قدر شمار نہ تھا
 جس جگہ ہوتی تھی شاہانہ جلوہ فرما مسند ارشاد پر محفل غرت میں اعلیٰ اسبغ
 ہم نشین و نشی و دو بالا آپ تھی رباعی آن سر و کہ کشید بودا گلشن
 تا ہم ہر ای قیامت ای قمری داریم بجاک قدرش روی نیاز ہوا دست میانہ قدر نہ کوتاہ نہ
 سائون باب این ہی تیر اسیر تیرہ کرل و کش ہو قلموں و کرل ایک قلعہ ہی دریای شام کی کناری
 اوس تشبیہ کی عظمت اور بزرگی سر مبارک کی ثابت ہوتی ہی اور در حقیقت
 اسی عظیم الجثہ تھی یعنی ایک سر مبارک بڑا اور بزرگ تھا اور علیہ ابن ابی ہالہ و صاف بنی
 صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ لفظ وارد ہوا ہی اور پوری حدیث یہ ہی عن الحسن بن علی رضی
 عنہما قال سالت علی بن ابی ہالہ و کان و صاف عن علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و انما اتھو
 ان یصفا لی منہ اثنا العلو یہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائما متجہا لک و جہہ
 عند انقر لیاۃ البرہ انوار من المزیج و اقصر من المشرب عظیم الجثہ رجل الشعران الفرقت
 عقیقۃ فیما و ان فلما یاوز شجر شجرۃ اذہبہ اذا ہو و فر ازہر اللون و ابح الجید لریح الحواب سوا ابغ
 من شجرۃ ان یمنہا عرق بہ را الغضب قتی العزین لہ نور علیا و یحبہ من لم یتاملہ اثم کنت اللہ سبوی اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم الانسان و قتی المسر بہ کان عقیقۃ جید و مہتہ فی صفاء الفضة معتدل الخلق باذن
 تبارک سواد البطن و الصدر عریض الصدر و عید یامین المنکبین ضخیم الکرا و یمس النور المتجدد و صلو
 یمن البیہ و السرة بکری کا خطا عاری الشیمین و البطن باسوی ذلک اشوا الذر عین و یمن

واعلی الصدیر طویل از نردین رجب لدر ارحه شتون الکفین و القدرین مسائل الاطراف او قال شاکل البشر
 خضبان الاثمنین منیع الدین بنیو عنہا الا اذا قال مال قلما یخطو کفیتا و میشی مینا فیرس مشی
 اذا مشی کما یخط من شیب و اذا التفت التفت بجمیعاً خافض الطرف نظرو الی الارض اکثر من نظرو
 الی السماء و جل تشوہ الاما خطیة یسوق افعیاً به یبید من یقی بالسلامه روایت کی امام باصفانی

حسن سبط رسول جعقانی	کہ ہند بن ابی مالہ میرا خال	رسول اللہ کا تھا و اصطفیٰ
کیا بیو سوال اوسن خبر سر	خیر دی حلیہ خیر البشر سے	کہ ہوں مشتاق ان باتوں کا جو
بیان کہ کہ تو حال جد امجد	عرض میری جیسے سکروہ وال	کروں جو ہو سکی اسناد احوال
اُباس خنکہ یون جسی اوسم	رسول اللہ تہ فخم مغنم	نگاہوں عین وہ یعنی خوش سیر
دو عین بھی بزرگ و نامور تہ	تجلی روی النور کی نہ پیر ہو	تمہر جو جسطرحی جو دہوین کو
میانہ کب قدر خیر اور اُباس	میانہ بن سہمی وہ قدر جدا	اگر کوتاہ کہیں تہا نہ کوتاہ
عرض کم کیفیت کی یہاں راز	قد و بالا کا تہا انکو یہ عالم	میانہ سر دراز طویل سیکہ کم
بزرگی تہی سر عالی میں پیدا	نہایت حسن مع زونی ہویدا	خیم چو بی عیان بالونین کچھ
کچھ اک شوقیہ کی لیکن بہم	بکھر تہی جو فرق پاک پر بال	دو فرقہ انکو کر دیتی ہیں بال
اگر از خود نہ بال و نی بکھر تہ	تکلف سونہر گز فرق کرتے	جال و فرہ کے سر بال اگلے
گذر تہ نہ مہا گوش سنو تہ	در خشالی کا عالم رنگ میں	کشادہ تہی جمیع عالم آرا
مقوس دو لون ابرو مقوس	مقدس دو لون ابرو مقوس	بانداز مناسب طاق ابرو
نہ تہی ہونستگی آپس میں و کو	عجب خمدار و باریک و مقول	بخوبی طاق تہا نانی ہوا کو
سیان ابرو انک رگ ہویدا	بہت ہو فی غصہ کبھی قت پید	کہوں کیا جند اپنی کا عالم
کہ تہی نور و کشتہ جس سو تو ام	معلیٰ بی خیر البشر تہی	بانداز بلندی جلوہ کو تہی
جو کوئی ذرا دل دیکھتا تہا	بلندی کا گمان ہوتا تہا پیدا	ملائیم آپ کی رخسار نیکو
بہلا تشبیہ وہ عین کس سر او کو	تریبانی کشادہ وہ دہن تح	کشادہ وہ دہن تہا نیکو

لہون دانتون کو گیارہ سن سا
انجا سینہ کی تہا تاناف گھو
مت غالیمنی وہ گردن تہی اسی
بہ نفع خود مناسب اور زیبا
شکم سینہ صفائی میں برابر
سر ہر آخان میں تہی بزرگی
گلوی پاک سی تاناف والا
مسترد سی تہا صفائی پر
وہ اونکی صدر عالی کی بلند
کشادہ ہو خوف دست مصفا
کشیدہ تہین وہ انگشتان والا
کہ حاصل او گلیو نکو تہی بزرگی
کف پائین تہی یہ خوبی
کہ تہی پائی مبارک نرم و دلیر
زمین پر جب خزان آپ جا
بڑی راہ جانی سرور زمین
تہا دوسرہ تہی عیان یہ صفائی
نظر کہ تہی صورت بزرگایا
زمین اکثر مشرف تہی نظریے
سایا تہا لحاظ اونکی بصر میں
تو یہ ارشاد فرمائی تہی حضرت

سید و صفات کی بیان کیا
دوست گردن شایان لاج
بشکل فقرہ بانور و ضیائی
بخوبی تہی تہا در فتنہ عالم
گر سینہ عزلت و بہن خوشتر
بدن جو کہ گہلا در شک سی تہا
خط مو تہا اچا باریک زیبا
کھائی دو نو نشان او در
خیط مو سی رکھی تہی اجڑی
بزرگی اوس کف پائین تہی
لقب ہی سائل الاطراف چکا
یہاں جو سائل و شایان کھلا
تہہ رہتی تہی زمین پر وہ تہی
جدار تہی زمین سی بون پائ
قدم کو بڑی بر کندہ او تہا
ہو ایہہ حال ہی وار بجا
بلندی سی تہی گویا میل لپتی
ہست تہی تہی انکو جو کہ کاسے
انکس کم بہرہ و برکت با بصر سے
ایمان کہ تہی راوی بعد اسکا
چلو تم مجھ سی اس کے مقصد

دقیق المسرب یعنی خیمہ مو
تہا راوی فی شکل صورت طبع
تہون کیا عفو و عفو انکی بک
تہی عفو تن مرہو بہرہ
فراخی دو لون تہا در فتنہ
درخشندہ وہ نور پاک سی تہا
سوا اسکے شکم سینہ مسر
میر تہی تہی بزرگ کھلا
طویل تہہ دو لون تہہ
نایان تہون قدم مو تہی
تہا یا شایان الاطراف کافی
ہو تہا شک گرد او کیو پیر
ہو او اور وہ صفت یا قدر
کہ پائی او کو تہہ گزرتا
او تہین ہو تا خیال میں شہر
کہ جہدم آپ جاستہ قرار
او تہین جب یکہتا سنا
نظر یعنی سکو ماطن کا
تامل سوج تہا کی سی نظر
تہہ جب تہا تہہ اچا
عجب خلاق تہی خیر الورا

کہ ہوں مخدوم و مرتجع خادم ہو گئے
 سنی اور عادت مصطفیٰ کی
 کہ ہوتا جو کہ فی اودنہی طاقی
 جناب پاک کردار و سکون و شگام
 بتقدیم سلام دین اسلام
 بباغی آن سرکہ بزرگ خوش سلیقہ
 کوئی کہ سپہر عالم خوبی بود
 المختصر آن ولہ شیرین تر کا
 سر تا بقدم جلوہ محبوبی بود
 بیان ہوی مبارک باب ۴ ورس تیر ابال بکریون گلی کرماندہ و جو کہ جلیعہ و پیر مٹی ہو
 باب ۵ ورس او سکی زلفین پیچ پیچ ورس اور کو دی اکی سہ کالی مین باب ۶ ورس تیری سر کمال
 ارغوانی مانند بادشاہ تیری کا کلون سی الکا ہی ان ہلون مین انخست حملی المد علیہ وسلم کی
 سر مبارک کے ہالون کا بیان ہے بیان کنیت موی شریف باب ۴ ورس تیر ابال بکریون گلی کرماندہ
 گلی کی مانند ہے جو کہ جلیعہ و پیر مٹی ہو اس ورس مین انخست حملی المد علیہ وسلم کے
 موی مبارک کے بکریون کی گلی کے بالوں کی ساتھ تشبیہ دی یعنی کثرت و قلت مین اور اس تشبیہ سے
 کثرت موی مبارک کا پتہ ملا اور در حقیقت محبوبہ خانہ کعبہ حملی المد علیہ وسلم کی ہر ہر بال بہت باریک
 چنانچہ بخاری شریف کی کتاب الفسل مین یہہ حدیث مروی ہے اور اس سے کثرت موی مبارک کا
 حال معلوم ہوتا ہے باب من افاض علی راسہ شہنشاہ ابی جعفر قال قال لی جازمانی ابرہہ بن
 جرض بالحسن محمد بن الحنفیہ قال کیف الفسل من البناۃ فقلت کان النبی صلی المد علیہ وسلم افد
 لث الکف فی فیضہا علی راسہ ثم یغیض علی ساجد جہہ قال الحسن فی رجل کثیر الشعر فقلت کان
 النبی صلی المد علیہ وسلم اکثرہ منک شعرا وایت ہی ابو جعفر سے کہا اودستی کہا نہیں یا نہیں آیا
 میری پاس تمہاری چچا کا مینا تقریض کرتے تھے ساتھ حسن محمد بن الحنفیہ کے کہا اودستی ہی نہیں
 جناب سے نہیں کہا مینی نبی صلی المد علیہ وسلم لیتی تھی تین دو ہونے پانی پس دانتی تھی ہونے
 اپنی سر پر ہر ہر ہاتھی شہنشاہ تام بدن کے پس کہا حسن تحقیق مین ایک مرد ہون ورس ہالون
 کہا مین نے رسول اللہ صلی المد علیہ وسلم تجھسی زیادہ ہالون و اسے بیان کیفیت
 راستی و ثر و لید کی موی شریف باب ۵ ورس او سکی زلفین پیچ پیچ مین اس ورس مین
 ابی زلفون کو بخیر از بیان کیا اور اس سے معلوم ہوا کہ ابی بال مبارک سید ہی نہ ہو سہر کے

بالوں کا رنگ ہونے اور او دین کہ نہ دین دین ہو گا اور واقعی ایک مبارک کے بال
 ایسی ہی تھے اس لیے کہ حدیث مذکور میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور بعض روایات میں
 جعد جل آیا ہے اور مطلب ان دونوں روایات کا واحد ہے یعنی ایک بال گو کہ بالوں کے
 لیکن نہ بہت زیادہ بلکہ اس قدر تھی کہ تین سے زائد تین پیر جاسے اور مسیح علیہ السلام
 مبارک کے بال سیدہ تھی یعنی بالکل سیدہ تھے اور او دین نہ دین نہ تھا
 اور گو کہ بالے نہ تھے چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے بیان زلف رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم باب ۵ در سن او سکی زلفین پیچ دین اس درس سے معلوم
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چہرہ مبارک پر زلف تیری ہوئی ہونے اور رات و دن
 ایک جگہ پیچ ہونے اور واقعی ایک زلفین چھوٹی تھی نہیں اور بعد از طاقات عاشق
 کہ تشریف سے ہوئی او سدن چار زلفین تھیں چھوٹی ہوئی تھیں اور کانون کی نو اور
 اور شانوں تک بال جناب نے چھوڑی تھیں اور بمقابلہ غیر اقوام کے کہ وہ اس طریقہ
 بال نہیں رکھتی تین صورتوں پر اطلاق زلف صحیح اور درست ہے بیان رنگت
 معنی شریف عالم طفولیت و شباب باب ۵ در سن او سکی زلفین پیچ دین اور کوئی
 کسی کالی تین اس جگہ کی جزو اخیر سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلندی
 و شباب میں رنگت سر کی بالوں کی مثل کالی ہرند گودی کی سیاہ ہوگی اور واقعی
 ایک سر کے بالوں مبارک کی بھی رنگت تھی اور مفسرین کے نزدیک واضح دلیل
 افواجی بن ضعی چہرہ مبارک ہے اور لیل سیاہ زلف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی ہے اور ساتویں باب کا یہ جگہ بادشاہ تیری کا کاوشنے الکا ہے اسی قسم کی
 تیری رہا ہے اور اس جگہ بادشاہ سے بادشاہ حقیقی بالک الملک اللہ جل جلالہ
 اور انکا گویا کہ ہم معنی کہانیکی ہے اور مسیح علیہ السلام کے بال لکھن سے چھوڑے
 اور مسیح ہونگی کہ اوس ملک والوں کے ایسی ہی بال ہوتی ہیں چنانچہ مذکور ہے

ساتھ ایس پانچویں باب میں بھی وہی تشبیہ مراد ہوگی اسلیٰ کہ ایک شی کا دونوں جگہ
 بیان یعنی ایک آنکھوں مبارک کو کہوتی کی آنکھوں کی ساتھ تشبیہ ہوگی نہ نفس کہوتی
 ساتھ اور مضاف محذوف ہوگا اور قرینہ اسکا وہی ہے کہ ہوتی باب میں اسکی تصریح
 موجود ہی پس پانچویں باب کی تقدیر ایسہ عبارت ہوگی اوسکی آنکھیں کہوتی کی
 ہونگی نہ ہوں اور پھر کہوتی کی آنکھیں کسی قسم کی ہوتی ہیں لیکن صورت اطلاق
 میں فرد کا قائل مراد ہوتا ہے اور پھر قرینہ تشبیہ بھی موجود ہی اسلیٰ کہ اس تشبیہ
 سی عدلی کا بیان کرنا منظور ہی اور عمدہ آنکھیں کہوتی کی ہوتی ہوتی ہیں
 اور ہوتی چور اون آنکھوں کو کہتی ہیں کہ جنہیں سرخ ڈوری ہوتی ہیں پس اس
 سی معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ کی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں ہوتی چور ہونگی اور
 اونہیں سرخ ڈوری ہونگی اور درحقیقت آپ کی آنکھیں ہوتی چور تھیں اور اونہیں
 سرخ ڈوری تھی اسلیٰ کہ آپ کی آنکھوں کی وصف میں اکثر روایات میں اشکل آیا
 اور بعض روایات میں اشتمل آیا ہے اور اشکل ایسی آنکھ کو کہتی ہیں کہ جبکی سپید
 میں سرخ ڈوری ہوں اور اشتمل اوس آنکھ کو کہتی ہیں کہ جبکی سیاہی میں سرخ
 ڈوری ہوں اور ایسی دونوں قسم کی آنکھوں کو ہوتی چور کہتی ہیں اور بعض روایات
 میں جو آپ کی آنکھوں مبارک کی صفت میں ادعج آیات اور ادعج اوس آنکھ کو کہتی
 ہیں کہ جبکی سیاہی میں سرخ ڈوری ہوتی ہو وہ اس روایت اخیر کی مخالف نہیں ہے بلکہ موافق ہی
 اسلیٰ کہ سیاہی میں جہاں سرخ ڈوری نہ تھی وہاں سیاہی عمدہ تھی اور کہوتی کی
 کی سیاہی ہی بہت ہی زیادہ ہوتی ہی اور ساتویں باب کی اس جملہ میں تیری آنکھیں
 اون کندوں کی مثل ہیں آنکھوں مبارک کو جو ضوآن کی ساتھ تشبیہ دینی سے
 معلوم ہوا کہ آپ کی آنکھیں بزرگ اور بڑی اور تر و تازہ ہونگی اور واقعہ آپ کی آنکھیں
 مبارک بڑی اور تر و تازہ تھیں اسلیٰ کہ سیدنا علی مرتضیٰ کریم اللہ وجہہ

روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عظیم الشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی آنکھیں مبارک بڑی تھیں شمع کی مانند جو خوبی چشم سیاہ بہ آیت شائع ہر جس کی گواہی
 تھی سفید ہی اور سیاہی و میان نہ سرخ دوری اور یوں نہ کہ چشم سیاہ اور سیاہی کا یہ حال
 تھیں ہم دونوں ہی اعتدال بہ شکل العین ہی وارد ہوا ہے و صف چشم حضرت خیر الوہی
 شمس العین ہی مذکور ہی بہ وصف میں او کی کہ عین جو کہ انفس القصبہ جو وصف حال
 چشم خوبان جہان کا جمال بہ وہ سہی اور سیاہی نہ بیان بہ عین مجربہ قد امین تھی بیان
 اور ان سبب ہی زیادہ خاص چشم حضرت سی رکنی اختصار یعنی وہ چشم مبارک و پسندیدہ
 نور و تاریکی میں یکساں ہے و یکیتی میں لولہ جو تھوڑا سحر بہ تیرہ شب میں ایک ہوتا نظر نہ
 دوسرا ایک اور میرہ شایان تھا چشم پاک صابر اعجاز کا نہ پیش نظر آپ جیسا کہ تھی
 پیشہ کی بھی تھی و سیاہ و یکیتی نہ سائبان چشم وہ فرکان نہ سمرقند از جلوہ گاہ اعتبار
 مردم عین جیسا کہ اسٹی بہ سائبان مزرگان کی گرد آہ رہا
 نشان جو ہر چارہ و چہ نہیر نہ در سلسلہ جہد دل غلق اسیر بہ ملک ملکوت صید چشم سیاہ
 ابر و چو کمان کشیدہ مزرگان تیر بہ بیان مثنی مبارک اور مثنی مبارک کی بیان
 ستاروں باب میں ہی تیری ناک لبنان کی برج کی مثال ہی جو عشق کی سرخ نہا
 اس جملہ میں سیدنا محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثنی مبارک کو برج کی مانند
 تشبیہ دی اور برج در میان سی بلند ہوتا ہی پس اس تشبیہ سے معلوم ہوا کہ محبوب
 خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثنی مبارک در میان سی بلند ہوگی اور حقیقت میں بلند
 تھی اسٹی کہ ابن ابی یالبہ و صاف مثنی صلی اللہ علیہ وسلم ہی ایک و اتنی العزیز بیان
 اور اتنی العزیز اوس شخص کو کہتی ہیں جس کی ناک در میان سی بلند ہو کہ حاجی
 مایل کشیدہ ہو کہ آن مثنی بہ و نور و خفا شمع بر و مگر نہی بہ بود آبران بلند تھی نور پیر
 دانش بلند از نور برق مثنی بہ شمع مثنی و ممتاز بر نور و بلند با کمال خوشحالی ارجمند

دیکھتا ہوئی تامل آن کرہ۔ او سکوروہ بنی بلنداتی نظر۔ بی نہایت پرندہ سی بنی بلند
 غزال حال سی تھی بھندہ۔ وہ جو ظاہری بندہ دور کے مشتعل تھی ارتفاع کوکری
 بیان رخسارہ محبوب الہی صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس بیان
 میں چوتھی باب کی درس (سلا) میں ہی۔ تیری رخسارہ تیری آباد کی بھی آوی
 انار کی مانند ہیں۔ اور پانچویں باب کی درس (سلا) میں ہی اوسکی رخسارہ ہو
 گی جن اور سلطان کی اور سرتی ہوئی کیاری کی مانند ہیں۔ پس چوتھی باب میں رخسار
 مبارک کو انار کی ٹکڑی کے ساتھ تشبیہ دی ہی اور حدیث ابن ابی ہارہ و صاف
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں چاند کی ساتھ تشبیہ دی ہی اور حدیث نبوی مقصود واحد
 جو رخساروں مبارک کا قرقمانہ اور سرخ و نورانی ہونامی اور وہ حدیث یہ کہ تیلانہ
 علو القہر لیلۃ البدر۔ آپ کا چہرہ مبارک روشن اور تابان تھا مثل چودہویں راٹر چاند کی
 اور صیلا اسلام میں آپ کی نسبت لکھا ہی رخسار سرخ تھی اور پانچویں باب میں رخسار مبارک
 کو کیاری کی ساتھ تشبیہ دی ہی معلوم ہوا کہ رخسار مبارک بلی نہونگی بلکہ امیری ہوئے ہوئے اور حقیقت
 میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رخسار مبارک ایسی ہی تھی اسلئے کہ حدیث ابن ابی
 میں سر در عالم کی نسبت سہل الحدین واقع ہوا اوسہل الحدین اوسکو تھی
 ہیں جبکی رخسار تو بلی نہون اور بہت مونی ہی نہون بیان لب مبارک
 محبوب خانہ کھیمہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس بیان میں پانچویں
 باب میں ہی درس (سلا) اوسکے لب ہوس میں جسے ہتھا ہوا امریکہ نامی چوتھی باب میں ہوا
 تیری لب ایسے ہے جیسے قرقری ڈوری ہیں۔ پس پانچویں باب میں لب مبارک
 کو سوسن کی ساتھ تشبیہ دی اور سوسن کے دو قسم ہیں۔ آواز
 اور ابرسا آزاد و سپید ہوتا ہی اور ابرسا آسمانی رنگ اور چوتھی باب میں
 یوں مبارک کو قرقری ڈور و سوسن کے ساتھ تشبیہ دی اور قرقری

بشری زکریا بن مریم ان دونوں شہیدوں میں سے ایک تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی سب مبارک بارگاہ و درم و ملائیم ہوئی اور اودانہ ہی اور کثرین ہوئی اور شہر
 سوسن ابرسار کی ساترہ ہی اسانی کہ مجربان عالم کے لیے نجاتی از نجات ہوتا ہی۔
 خصوصاً اہل عرب کی تو اکثر ایسی ہی سب ہوتی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی لبون مبارک میں یہ سب اوصاف ہوتی اسلئے کہ مدارج النبوت میں ہوالہ
 اوسند بلفظ طبع نقل کیا ہی کہ سب اور ہر وہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 تمام بشری افضل تھی اور یہی علیا کا جہان ہی کہ اوصاف مذکورہ کو مع شمس تریا
 شامل ہی بیان دین مبارک محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اول
 تو کہ میں جو تھی باب میں ہی تیرا موتہ خوب ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت
 ضلیع الغم واروہی جتا بحر حلیہ میں ابی بار و عدا فیہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم
 یہ لفظ واروہی اور ضلیع الغم اسی کہتی ہیں جس شخص کا موتہ کشادہ ہو پس آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا گوشت مبارک کشادہ تھا کہ یہ کشادگی خوبی اور ندرگی کی تھا
 ہی اسلئے کہ کوالہ مدارج النبوت منقول ہیں چکا ہی کہ طبری فی اوسط میں روتا
 کی ہی کہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ہر وہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی تمام بشری عمدہ ہی رباعی درج و انش کردم شد سورخ ہا بتوان پیش کردی
 مشورہ ہا در عادت فتنا بسیار ہا شیرین دین نگار ہا جو خوشتر ہا
 تھا کشادہ وہ دہان بالظاہر اوسلئے و اصف فی ضلیع الغم کہا ہا وہ دہان تھا کہ خوبی کی تھا
 من زبانی واسلوکی کی تھا وہ دہان دہان حاصل علی ہر خوشتر تھا خوشتر تھا خوشتر تھا
 بیان خانہ کعبہ کی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی و انمول مبارک
 اور آبی دہان مبارک کی صفت میں جو تھی باب میں فرمایا ہی۔ تیرا دانت ہمیشہ
 کھلی کی مانند ہیں جیسی بل کتری گئی اور جو نالسی نکلتی ہیں او میں ہر ایک علم

پہنچی تھی اور اونیں ہی ایکٹا باجئے ہیں ہی اس درس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دندان مبارک کو بہر یون کی دانتوں کی ساتھ تشبیہ دی اور مالہ الشبیبہ پیدی اور چمک ہئی اور در حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک سپید اور چمک دار تھی۔ اسلئے کہ حدیث ابن ابی ہالہ میں آئی دندان مبارک کی صفت میں نکلہ اشنبہ وارد ہوا اور اشنبہ دانتوں کی رونق اور تروتازہ کو کہتے ہیں اور ہر دانت سی مدلول و انتہی سال عمر مراد لیکر بیان عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہا اور فرمایا خنکی بال کتری گئی یعنی اگر عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی شخص کو دریافت کرنا چاہی تو ہر دانت کو ایسی بہر فرم کہ جسک بعد پیدا ہوئی بال کتری گئی ہوں اور جنبہ بہر کا بچہ پیدا ہوتا ہئی تو ایک سال گزرے بعد اوستی بال کتری تین چنانچہ کہ یون سی ہمہ امر تحقیق کیا گیا ہئی اور دانت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تین تہی تو تینیل برس بہر ہو گئی اور پھر ہر ایک تہی برس کی واسطے دو حمل بہر کی مدت جو برس روز تہی ثابت کر تو تینیل برس اور ہونئی اور تینیل کو تینیل کی ساتھ ملائی سی جو نشتہ برس ہوتی ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر تین روایات کی موافق نینشتہ برس کی ہوتی ہئی اور نینشتہ برس کو اگر شمسی بناو تو وہی جو نشتہ کی قریب ہونگی اور کسور کو ایسی مواضع میں نہیں لیا کرتی ہیں والہداعلہ و علمہ کم و احکم میان خانہ کعبہ کی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک کا از گردن مبارک کے بیان میں ساتویں باب میں ہئی کہ تیری گردن ہاتھی دانت کی برج کی مانند ہئی جو تھی باب میں ہئی تیری گردن ایسی جیسے کہ داود کا برج جو سلاہ خانی کی تھی تاجی او سپر جزر ہمدان لنگائی گین ہیں وی ہیک سب پلو انین کی سب میں ہیں اس و تریز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن مبارک کو ہاتھی دانت کی برج

کی تہذیب کے ساتھ تشبیہ دی گئی اور حدیث شریف میں گردن مبارک کی ہاتھی دانستہ کی
 بت کی گردن کی مانند تشبیہ دی اور وہ حدیث ابن ابی ہالہ بنی اور ابن ابی اویس
 یہ ہیں۔ کون خلیفہ حمید و ہشتم فی صفاء الفقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گردن
 مبارک چاندنی کی مثل تھی اور خوبی میں ہاتھی دانستہ کی بت کی گردن
 کی مانند تھی اور چونکہ آپ کی گردن مبارک بیماری تھی اسوجہ سے اوسمی تہذیب کی سائبر
 تشبیہ دی ریاضی آن گردن روشن چوہ سراج و باج و از گردن ہاچین بر خراج
 دریا و لطیف در صف الفکر خام بہ چو گردن آن بت کہ تراشند ز عاق بہ
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام الاذنین تھی یعنی پورے کانوں واسطے
 تھی اور آپ کی گوش مبارک چھوٹے نہ تھی بلکہ بڑے اور جوڑے تھے
 مگر خوبی اور حمد کی کی سائبر اور یہ لفظ۔ مدارج النبوت میں چارچ کیسے
 آپ کی کانوں مبارک کی صفت میں نقل کیا ہے پس اسلئے اونکو سپر لیون کی سائبر
 تشبیہ دی اور وہ دو ہزار کا کام دیتی تھی اور یہاں چٹائی بھوئی آسمان کے
 طلیط کی آواز سنہرتے۔ بیان محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے پانچوں مبارک کلمہ۔ اور اس بیان میں پانچویں بائیں ہی ورس ۱۱
 اسکے ہاتھ ایسے ہیں جیسے سوئی کی کریان جنہیں ترسیں لے جو اہر خربے کشی
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پانچوں مبارک پر بال سے چنانچہ حدیث ابن
 ابی ہالہ و صاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی نسبت وارد ہوئے ہے اشہار
 الذراعی و انبیین یعنی آپ کی پانچوں اور ہونڈوں مبارک پر بال سے پس اونکو
 جو اہر کے ساتھ تشبیہ دی اور چونکہ آپ علیل الفصدین و الذراعی یعنی
 بڑے قوی باز و اور ہاتھوں واسطے تھی اسلئے اونکو سوئی کی کریان بیان کیا
 بیان حمد مبارک بحسبہ مبارک کریان میں جو اب میں ہی ورس ۱۱

دو چہا تیان دو آہو بچون کے مانند ہیں جو ایک ساتھ پیدا ہوئے اور جو سوسوں
 کے درمیان چرتے ہیں اور ساتویں باب میں ہی دس تیرمی دو چہا تیان دو آہو
 برون کے مانند ہیں جو ایک ساتھ پیدا ہوئے تھی اور تیر ساتویں باب میں دس تیر
 تیرمی چہا تیان انگورون کی چھوٹی مانند ہیں سوسن ابر سارسی بیان ہی
 غرض ہے اور سوسن ابر سار میں چرنی کی یہ معنی ہیں کہ دونوں پستانوں کی
 گردا گرد بالی ہوں چنانچہ تھی اسلئے کہ حدیث ابن ابی بکر و صاف نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم میں آپ کی نسبت اشعہ الذرا عین والکعبین و اعلی الصدر وار و ہوا
 اور ترجمہ ان کلمہ نکایہ ہے کہ آپ کے دونوں بازووں پر اور مؤذن ہوں کبار
 اوسینہ مبارک کی اوپر کے جانب بال سے اور چونکہ حرکت لطیفہ قلبی اور
 حرکت لطیفہ روحی دونوں پستانوں کے قریب ہیں اسلئے ان کو آہو برون کہ
 ساتھ تشبیہ دی اور اسلئے کہ سینہ مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
 طفلان امت مرتبہ شیرہ شریعت الہی مٹی ہیں اسلئے ان کو انگورون کے
 پچھے بیان کیا اور شوق صدر کے بعد حکمت اور ایمان سے پیر ہونیکے ہی خبر دی
 ہے اسلئے کہ انگور کے شراب بنتی ہے اور جس قسم کا انگور ہو گا اوستی قسم
 کی شراب ہوگی یعنی اگر انگور دنیا ہے تو بیوشی عالم آخرت سے اوستی
 حاصل ہوگی اور جو انگور اس عالم کا ہے تو بیوشی اس عالم سے حاصل
 ہوگی اور بیان انگور اوستی عالم کا مراد ہے اور اس سے وہی شراب
 ایمان حکمت سینگی اور اوستی سے کفایہ ہوگا و اللہ اعلم و علامہ اسم و اکرم
 بیان شکم مبارک چھوٹے چھوٹے جگہ جگہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں
 اور شکم مبارک کی وصف تین یا چھوٹے باب میں وارد ہوا (دیں ۴) اسکا بیٹ
 ہاتھی و انت کا سا کام ہی حسیہ پر حکم کر گئی ہوں اور ساتویں باب میں دس تیر تیرمی

گول پیالہ ہی جبین ملائی ہوئی تھی کی گئی تھیں ہی تیرا پیٹ گویا ان کی ایک تیری ہی
 جسکے آسن پاس موسن کی تھیں ان حملوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شکم
 مبارک کا بیان ہی بیان ترحی شکم مبارک باب دریں تیرا پیٹ گویا
 کی ایک تیری ہی آپکا شکم مبارک نہایت نرم تھا چنانچہ مدارق النبوت میں
 ہی کہ ابن ابی ہالہ فی بیان کیا ہے کہ منی شکم مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو دیکھا کہ گویا کہ کاغذ تہ پر تہ رکھی ہوئی اور اسی نرمی گویا درشت بیان
 زبانی ہی بیان سفیدی شکم مبارک - باب (۵) دریں اوسکا پیٹ
 ہاتھی دانت کا سا کام ہی آپکا شکم مبارک سفید اور گور تھا اور بالی اوسکا اوپر
 تھی چنانچہ حدیث ابن ابی ہالہ میں ہے عاری اللہ میں والیٹن - دونوں پہنا
 اور شکم سپر بال نہ تھی اور اسی گور اپن کا درس مسطورین بیان ہی - پیالہ
 ناف مبارک - باب (۶) دریں ۲ تیری ان گول پیالہ ہی جبین ملائی
 ہوئی تھی کی گئی تھیں - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناف مبارک اُبھری ہوئی
 نہ تھی جیسی بچن اشخاص کی خاص کر لڑکیں میں ہوتی ہی یا کہ گھری تھی اور
 اسی گھری - ناف مبارک کا اس درس میں بیان ہی - بیان لطیفہ
 سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم - جملہ مذکور میں تیری
 ناف گول پیالہ ہی جبین ملائی ہوئی تھی کی گئی تھیں لطیفہ سر کا بیان ہی -
 اور جی ہی شراب محبت الہی مرادی - بیان سبیل مبارک باب (۷) دریں
 اوسکا پیٹ ہاتھی دانت کا سا کام ہی جس پر تیل کی تھی ہون - آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم ناف سی گویا مبارک تک شکم مبارک یہ ایک خط مبارک
 بالون کا تھا چنانچہ ابن ابی ہالہ کی حدیث مذکور میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 بشیر کے کا خط ملا ہوا تھا گویا سی ناف تک سارے خط بالوں کی اور اسکا

ایمان کیا و اس بیان سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی قدم مبارک محمد اور خیمہ نبوی بہاری ہوں گے اور ذاتی قدم مبارک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی ہی تھی اسلئے کہ خیمہ الدارین بریدہ
سے روایت ہے کہ **رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيَّ فِي حُجْرَةِ**
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی قدم مبارک تمام اومیون سے عمدہ تھی
اس روایت سے عمدگی اقدام مبارک کا ثبوت ہو گیا اور سید بہاری
محدثی قدم مبارک کی یہ بھی کہ حدیث ابن ابی نازہ و صاف ہے صلی اللہ علیہ
وسلمین اب کی نسبت شہین القدیق یا بہا اور شہین القدر میں اوس شخص کو
کہتے تھیں جسکی قدم خیم اور بہاری اور برگشت ہوں اور نور بیان علیہ
مبارک کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نطق اور شیرین
لہجہ کا بیان فرمایا ان خلق محمدی یا چون یا ہیں اوس کا موہہ شیرینی
ہے اور شیرینی کی دو سپین ہن اور دونوں قسم کی شیرینی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک میں موجود تھی شیرین زبان
نواب تھی ہی اور جمیع اقوام عالم کے اس شیرین زبانی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ شیرین زبان ہن اور کہتے ہن کہ اب خلق اور
حیثہ شیرین تھی اور بحسب تصدق شہر مشہور ہے کہ کجا حیثہ لود شیرین
مردم و مرغ و مور گرد آئند انکی شیرین زبان موٹکی وجہ سے تمام مخلوق
الہی ایک گرد ہوئی اور یہ قول انکا اگرچہ سراسر باطل ہے چنانچہ لفظ
اسکا علاوہ دلائل آخر رسالت صادقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
اس رسالہ سے بھی خوب ظاہر ہے مگر شیرین زبانی کا اثر ہے اور
ایسی لوگوں نے یہ بھی غنیمت ہے یہ شیرینی ماطنی آنحضرت صلی
علیہ وسلم کا یعنی خوش خلقی کا بیان ہوا اور شیرینی ظاہری آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ بیان ہے کہ لب مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کا بطور اعجاز اگر کسی کھاری کو میٹھ جائے تو وہ کو آٹھ شہرین مولا
میرا جناحہ السوسنی اللہ عنہ سے جو اگلی خادم تھی روایت ہے کہ ہماری نظر
میں ایک کھاری کو ان تھا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا آب
وہنج میں بطور اعجاز ڈالا پس وہ شیرین ہو گیا اور پھر مدینہ منورہ میں اوس سے زیادہ
کوئی کو ان شیرین نہ تھا اور بعد بیان ظلی و خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے نام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان کیا اس لئے کہ اصل نسخہ عربی
خزل فقرات میں بعد اس جملہ کے ایک نام تصنیف جمع محمد جم بیان کیا ہے اور
اوس بولی میں جمع باورم کے ساتھ آتی ہے واحد کو تفہیم جمع بولا کرتے
ہیں اور اس ترجمہ میں عشق انگیز کے ساتھ ترجمہ کیا ہے اور چونکہ باب میں
جملہ ترجمہ میں کوئی غیب نہیں کے ساتھ ترجمہ کیا ہے اور کو ترجمہ کرنا مومن
کا اصل سے طرے خالی کی بات ہے لیکن یہی یہ ترجمہ اقرب
الے الصواب ہے ناخ مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر ترجمہ بتا لگتا ہے کہ اردو
نام ترجمہ محمدی کا یہی پیش ترجمہ کو دیکھ گا وہ کسچہ لے گا کہ نام مبارک خانہ
کعبہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا محمد ہو گا اور چونکہ باب کی اس چٹھ
درسل میں جب کہ دن آدمی اور سایہ بری میں مٹ کر پہاڑ اور زبان کے شے
کو جاؤ گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے مقدمہ پیش
اور زبان و لاف کا بیان فرمایا ہے اس لئے کہ سر کی مشہور ہی سے اور
لہذا نہ ہی عمان اور میں کے پہاڑوں میں مدامو تا ہے اور باعتبار روض
و پائے جس کا فردا قرامی قیامت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی پیشادش بعد دن ٹھہرے اور سایہ ٹھہرے کے ہوئی ہے اور انجیل

مٹی کی مٹی دین باب میں بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی منقول
 ہے اور اس میں سیدنا شیخ علیہ السلام کے پیرائش آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کی ایک گتہ دن اس سے بیان کی اور وہ بشارت سے انبیاء
 کے اس زمانے میں بھی منقول ہوئی اور اس توین باب کے اس
 درس میں میں نے کہا میں اس تار پر چڑھوں گا اور اس کی شاخوں
 کو تھام کر گولہ گانی الحال تیری دونوں چھاتیان انگور دن کی گچوں
 کو مانند ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زمانہ شباب کے ایک قصہ
 کا بیان ہی اور وہ یہی کہ قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آپکی
 عالم جوانی میں کعبہ شریف کی پہر از سر نو تعمیر ہوئی اور واسطے مشاہدت اپنی
 جدا جدا اسماعیل علیہ السلام کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی تہر
 کعبہ شریف کو اپنی دوش مبارک پر اوٹھا لے پس وہ تار رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم میں اور بیان اسکا گذر گیا ہے اور پھر دن کعبہ شریف
 کا دوش مبارک پر اوٹھا نا کعبہ شریف کا اس تار مبارک پر چڑھتا ہے اور دونوں
 ہاتھوں مبارک سے جو کہ پھر دن کو تھاما اور وہی شاخیں تار مبارک کی
 تہیں پس گویا کہ کعبہ شریف نے ہی شاخوں مبارک کو تھام رکھا اور حملہ
 فی الحال تیری دونوں چھاتیان انگور دن کی گچوں کو مانند ہیں اس امر کو
 بیان کر رہے کہ اسی وقت میں عالم غیب سے القا ہونا شروع ہوگا
 اور سیدنا مبارک شریعت الہی سے پرہیز کرنے لگے گا اور ایسا ہی ہوا
 اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ تہر اوٹھا نیکی وقت
 ازار مبارک کہول کے دوش مبارک پر ڈالی تاکہ تہر سے کچھ بدن مبارک
 کو نہ لگے مگر نہ ہو سکی لہذا آپ یہوش ہو کر گر پڑے اور جب آپ کو

یہ تین ہفتی اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوا ہی اور وہ مبعوث ہو گئی تمام عالم
 کی طرف اور ان کے لئے تمام زمین سی بی حکم میں ہو گئی اور طہور بھی ہو گئی
 لئے خاک سے ختم کرنا قائم مقام و خدو کے ہو گا جس جگہ وقت نماز
 امیر کا تیمم کرینگے اور نماز ادا کرینگے اتنی اس روایت کی تصدیق رسالہ
 مذکور سے ہو گئی ہے اور سرابا بنوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق ابھی
 غزل الخرات کی عینوں بایوں سے ہو گئی ہے لہذا یہ بیان مہر نبوت * *
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شانہ مبارک پر مہر نبوت تھی اور اپنی اس
 مہر نبوت کا بھی چند جگہ بیان آیا ہے پہلی صحیفہ نسیماء علیہ السلام میں
 ہے صحیفہ نسیماء علیہ السلام باب ۹ ورسا حارثی لہو ایک لڑکا تولد ہوا کہ کھڑکی
 کا نشان اوکی کا ندھی پر ہی ہو گا او کی ہی نام ہو گئے عجیب اور مشیر
 اور مشورہ عظمی کا بادشاہ اور الہ قوی مسلط اور سمدی بابت اور سلامتی
 کا بادشاہ او کی حکمرانی اور سلامتی کی افزائش کی کچھ انتہا نہ ہو گئی وہ واو
 کے تحت سلطنت پر آج سے لیکر اب تک عدل و انصاف سے نظم و نسق
 کرے گا شش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلی ختہ بنی گزرے ہیں
 او کی داہنی ہتھیلی پر شان نبوت ہوتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی مہر نبوت شانہ مبارک پر ہوئی اور یہ مہر نبوت پیدائشی ہی تھی
 لہذا کہ میں بھی ویسی ہی تھی جیسی کہ پڑبانے اور جوانی میں تھی پس
 ایک ہی یہ بشارت ہے اور اپنی ہی مہر نبوت کا بیان ہے اور اپنی ہی
 اسماء شریفین سے عجیب اور شیریں اور اب کو بھی حکم مشورہ ہوا ہے
 اور اب ہی مشورہ عظمی کے بادشاہ ہیں اور رسالت آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کی جیسی کہ بنی اسماعیل کے واسطے تھی ویسی ہی بنی اسرائیل

اور اسے امتی اور آپ ہی برہی حاکم ہیں اور آپ ہی سب کا باب ہیں تمام
 مخلوق آپ کے نور سے پیدا ہوئی ہے اور آپ کے ازواج و فرزند
 اہل بیت ہیں اور حکمرانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ
 انتہا نہیں ہے آپ سب پر حاکم ہوتے اور آپ سب کے بعد باقی کوئی
 رسول و انبیاء سے حاکم نہیں ہے اور جیسی حضرت داؤد علی نبینا وعلیہ السلام
 بنی اللہ و خلیفۃ اللہ فی ارضہ تھی ایسی ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 تھے رسول اللہ و خلیفۃ اللہ فی ارضہ ہیں اور سیدنا مسیح علیہ السلام کے
 نہ شانہ مبارک پر مہربوت تھی اور نہ انکی نام عجیب و شہید تھی اور نہ آپ
 بادشاہ ہوئی اور نہ اپنی حکومت کی اور نہ آپ پر نبوت ختم ہوئی پس
 یہ بشارت حضرت مسیح علیہ السلام کے ہے کہ نہ نہیں منہ سلطی بلکہ یقیناً
 صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت ہے اور انکی مہربوت کا
 بیان ہے و هو الطوبی و و سر سے اظہار
 الحق میں نقل کیا ہے کہ فاصل حیدر علی قریشی نے اپنی
 تالیف ارو و منہ منہ سیف المسلمین میں کہا ہے
 یاد رہی اسکا انارٹے نے صحیفہ پیمبر علیہ السلام کا
 ۱۶۶ نسخہ عیسوی میں از منی زبان میں ترجمہ کیا ہے اور یا الیسویں باب
 میں کتاب مذکور کی اس ترجمہ میں ذکر مہربوت آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کا اس فقرہ میں موجود ہے سُبْحَانَ اللَّهِ كَيْفَ أَجْدِيدُ الْوَالِدِ
 اسکا ترجمہ علامہ علیہ السلام اور میری رائی میں یہ حبلہ باب مذکور کے
 دو و تین و س میں ہوگا اس لئے کہ اس مذکور کو شروع میں ترجمہ

ایک نیا گیت گاؤں یہ بھی غزل انوارت میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کی مہربوت کا بیان فرمایا یہ اس لیے کہ ساؤن باب میں فرماتے
 ہیں میری بوا میری زوجہ ہے مقتل کیا ہوا ایک باغیہ ہے اور منہ
 کیا ہوا ایک۔ سو مانتی اور سرسبز ایک چشمہ ہے یہ خطاب آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم کر چکا اور آپ چونکہ بن مبارک سے خوشنواں تھی اور آپ پر
 مہربوت تھی جو جو قائم مقام قتل نبوت کی تھی اس لئے اس مضمون کو باری الفاظ
 ادا کیا منقل کیا ہوا ایک باغیہ ہے اور چونکہ آپ کی اونگلیوں مبارک سے بطور
 انجمن حشری جاری ہو جاتی تھی اور پھر مہربانی قائم مقام قتل تھی اس لیے
 اس مضمون کو باری الفاظ ادا فرمایا منہ کیا ہوا ایک سو تھی اور سرسبز
 ایک چشمہ ہے اور واسطے چستان بنائی کی ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کو صاف خطاب فرمایا ایدکنہا شجرہ بمرج و سفید ہے اور پھر
 دفعہ بطور موت تعبیر کیا ہے اور فرمایا یہ یوں کہ بیان فرمایا تھا اور کیا ہے
 اور پھر کہی بوا فرمایا کہی بہن فرمایا کہی زوجہ فرمایا حشری مہربانی کو ہی یہاں
 مراد بہن ہو سکتی اور بطور فحاز زوجہ من الوجہ واسطے بنائے چستان
 کہ جو جا فرمایا اور حاکم انی کا نشان اس کے کا ندی پر ہے اور اثر سلطنت
 علی ظہر یعنی نشانی حکمرانی کی اس کی پشت پر ہے اور سرسبز ایک چشمہ ہے
 یہ بیتوں اس امر کا نشان دیتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 درمیان دونوں شانوں مبارک کہ مہربوت ہوئی اور اس مہربوت پشت پر
 بنی کہہ سکتی ہیں اور شانہ بھی کہہ سکتی ہیں اور چونکہ جسم مبارک کا جو سوا
 سر مبارک کو تھا ختم یہاں اگر نہ ہوتا تو سر مبارک ایک چشمہ بھی آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کہ جسم مبارک کو بیان فرما سکتے ہیں اور پھر مہربوت مہربوت

اور وہی خیر الیحدین نے آسمان کو کھلا سوا دیکھا اور دیکھا ایک نفرتی نیکو اور
 اور سکا سوار امانت دار اور سچا کہلاتا ہے اور وہ راستی سے عبادت کرتا اور
 کرتا ہے ۱۲۔ اور وہی انکھیں آگ کے شعلہ کے مانند اور اس کے سر پر بہت سے
 تاج اور اس کا ایک نام لکھا ہوا جی اس کے سوا کسی نے سچا نام ۱۳۔ اور خون میں
 نہ وہ باہوا لباس پہنی ہوئی تھا اور اس کا نام کلام خدا ہے ۱۴۔ اور وہ خون
 جو آسمان میں بہن صاف اور سفید اور کثافتی لباس پہنی ہوئے نفرتی گورچین
 یہ اس کے پیچھے پونین اور اس کے مونہ سے ایک تیز تلواری نکلتی ہے کہ وہ اس سے
 تو میوں کو ماری اور وہ لوہی کے عصا سے اون پر چکرائی کرے گا اور وہ خود قادر
 سلطان خدا کے قہر و غضب کے محبت میں دندتا ہی اور اس کے لباس اور اس کی
 ران پر یہ نام لکھا ہے بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند انتی
 اس بشارت سے اس جگہ مقصود اس حوالہ اس کے لباس اور اس کی ران پر یہ
 نام لکھا ہے بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند ہے اس لئے
 کہ اسی حوالہ میں مہربوت کا بیان ہے اور لباس سے موعظ لباس مراد ہے
 یعنی حسین مبارک اور مہربوت میں بعض روایات کے موافق یہ لکھا تھا جہ
 حیث کنت فانت منصف ترجمہ توجہ کر کہ طرف چاہے تو پس شک تو فتح دیا
 گیا ہی اور یہ الفاظ گویا کہ ہم معنے حوالہ بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کی خداوند
 کی ہیں اور اگر ہوتا ہم وہ نشان مہربوت قائم مقام کئے کے ہی تھا اور ران
 پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچنہ لکھا تھا غالباً ترجمہ میں غلطی ہوئی اور
 زبان میں ایسا لفظ مراد ہو گا جس کی ران اور شانہ دونوں معنی ہوں اور ترجمہ
 اس جگہ پر شانہ کے ساتھ ترجمہ چاہیے تھا لیکن ران کے ساتھ غلطی ہو
 کر دیا اور صدیق یا رخا خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی ران پر البتہ مہربوت

خلافت تھا اور روضۃ الاحباب میں اسکا ذکر کیا ہے اور یہ بھی بیان کیا
 ہے کہ قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک راہب فی صدیق رضی اللہ
 عنہ کے اس تل کو دیکھ کے بشارت دی تھی کہ تم نبی آخر الزمان کے خلیفہ ہوگی
 میں اگر یہ اوس تل سے بیان ہو تاہم کچھ عبارت درمیان سے ساقط
 ہوئی ہے واللہ اعلم وعلیہ السلام و احکم اور شرح اس بشارت کی یہ ہے کہ میری
 کسی پائل تھا چنانچہ اور بابوں میں اس کتاب کی اسکی تصحیح موجود ہے اور
 اسکی عدالت کی گئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں وہ مفتوح
 ہوا اور انبیاء الہی کے خون کا بدلا اوس سے لیا گیا اور فقری گہوار رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلدل فقری کو فرمایا ہے اور امین اور صادق
 الکی القاب شریفہ سے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں
 مبارک سرخ تھیں یعنی اوٹھیں سرخ دوڑے تھے اور آپ صی بی بذات خود
 قتال فرمایا ہے اور آپ کے سر پر بہت سے تاج تھے اسلئے کہ آپ کی امت و جوامع
 میں نہارون صاحب تاج ہوئے وہ آپ کی ہی طفیل سے ہیں اور وہ گویا
 کہ آپ کی ہی سر مبارک پر تاج ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ
 احد میں سر مبارک سے خون جاری ہو گیا اور متام
 لباس آپ کا خون سے تر ہو گیا تھا اور غزوہ بدر میں نہارون
 فرشتے گھوڑوں پر سوار ہو کر لڑائی کفار کے واسطے میدان میں حاضر
 تھے اور ایک جے جے تھے اور فرشتوں کا لباس اسوقت میں سپید ہی
 تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک کلام خدا ہے یعنی
 نور احمدی فقط بحکم الہی ظہر کن پیدا ہوا اور تمام مخلوق نور محمدی صلی اللہ علیہ
 وسلم سے پیدا ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نور شہداء و نبیوں کو

اپنے مرنے کی ترنگہ ارست یعنی دنا سے ہلاک کیا اور بارہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب ہی لہو بازی کی اور اولن پر حکمرانی فرمائی اور بارگاہ احمدی
 یعنی اللہ علیہ وسلم میں ایک عساتہا اور وہ بے انحصار تھیں صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت
 کی پاس چلا آتا تھا جب وہ لہو یا گیا تھی کہ شمس سے خلافت نکل گئی تو سلطنت
 نبی عباسی یعنی اللہ عنہ خارت ہو گئی اور ترک اولن پر غالب ہو گئی رباعی اسی خاتم
 الانبیاء و خیر آدم ہے مقصود تو بودہ از خلق عالم از صہر نبوتیکہ داری بر پشت پشاور
 رسالت تو وارد خانم بیان خوشبو و حرم مبارک غزل الغزلات کی ساتویں باب
 میں ہوا اور شری قہنوں کا راجہ بیس نام ہوئے۔ اس جملہ میں فرمایا اور شہزاد
 دی کہ ایک پتھنوں سے بھی خوشبو آیا کر گئی یعنی تمام بیس مبارک سے خوشبو آ کر
 کی اسلئے کہ جب پتھنوں سے بھی آئی تو پھر اور بیس سے خوشبو نہ آئی کیا منے
 اور واقعی ایک تمام بیس مبارک سے خوشبو آیا کرتی تھی چنانچہ انہیں صلی اللہ علیہ وسلم
 سے روایت ہے کہ ان حضرات صلی اللہ علیہ وسلم اگر کہیں تشریف لے لیتے
 ہوتے اور ایک پیچھے کوئی آپ کا عاشق صادق مکان پر حاضر ہوتا تو ان
 بیس خوشبو و حرم مبارک کے چلا جاتا تھا اور آپ کی قدیموسی حاصل کرتا
 تھا اور آپ سے مبارک سے بھی خوشبو آیا کرتی تھی انس رضی اللہ عنہ سے
 روایت ہے کہ ایک شخص چاہتا تھا کہ اپنے لڑکے کو رخصت کر دینے اور سکر
 شہر کے گھر بھیجی اور اس کے پاس اس کی خوشبو لگانی کو کچھ نہ تھا پس
 خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا تاکہ آپ اس سے کہ لہو عطا
 فرمائیں تاکہ اس سے خوشبو خریدی اور آپ کے پاس اس وقت لہو کچھ
 موجود نہ تھا پس آپ نے عطر کی بیشی طلب فرمائی اور خدمت نے
 بیس مبارک سے اس میں ڈالے اور فرمایا کہ اس میں خوشبو سمجھا اور

اپنے لڑکے سے کہہ کہ اسی خوشبو کی جگہ استعمال کرے پس جب وہ لڑکے
 اوستے ملتی تھی تمام مدینہ میں خوشبند پھیل جاتی تھی اور مدینہ والے اسی خوشبو
 تھی اور اس لکڑے کا نام بیت البلیسین تھا یعنی گندہ خوشبند والوں کا اور اسی خوشبو
 کی وجہ سے غزوات میں کیا خوشبو کا پتہ پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہون مبارک
 یہاں میں مسلمان نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ میں پھر یہاں میں یہ مقدمہ ترجمہ
 حکام اللہ تعالیٰ میں انجیل پڑھنا یہ بشارت نقل کی اور یہ بشارت حضرت مسیح علیہ السلام نے
 برمانہ سے دی ہے اور عبارت اس کی یہ ہے اسی پتہ پانہ جان سے کہ گناہ اگرچہ
 چھوٹا ہو اور صغیر ہو مگر اللہ اس پر ہی سزا دیتا ہے کہ وہ گناہ سے راضی نہیں
 ہے اور چونکہ میری مان اور میری شاگردوں نے دنیا کی سبب سے خطا کی
 اللہ ان سے غصہ مولا اور یہ مقتضا ہے عدل انصاف کے یہ ارادہ کیا
 کہ اس عقیدہ ناپسندیدہ کی کچھ سزا دی جائے تاکہ عذاب دوزخ سے ان کو بچا
 جاوے اور وہاں تکلیف میں نہ پڑیں اور بلاشبہ اگرچہ میں تو یقیناً میری تھا مگر
 بعض لوگوں نے چونکہ محکوم کہا کہ میں اللہ ہوں یا اللہ کا بیٹا اللہ نے اس قول کو
 برپا کیا اور مقتضای اوستے عدل کا یہ ہے کہ قیامت کے دن شیاطین میرے
 اوپر نہ نہیں اور میرا شہادت میں پس مقتضای اپنی رحمت کے اوستے حسن
 سمجھا کہ یہ منشی دنیا میں ہے یہود کی موت سے پہلے کہ گمان کرے ہر شخص
 میں سولی دیا گیا ہوں مگر یہ ذلت اور شہادت باقی رہی تاکہ اتنی محمد رسول اللہ کی سر
 ہو جائے اور نہ کو سب لوگوں کو اس غلطی سے آگاہی ہو کی اور یہ شہادت لوگوں
 کے دلوں سے اوستہ جاگمگانہ تھی اور اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام
 مبارک محمد رسول اللہ موجود ہے وہو المطلوب اور یہ بہت بڑی بشارت
 اگرچہ لہرائی اس پر یہ اعتراض کیے ہیں کہ ہمارے پادریان سلف

اہل انجیل کو رو کیا ہے مگر میں کہتا ہوں کہ تمہاری یاد یوں کر قبول ہو گی
 اعتبار سے اور یہی بیان اسکا کیا ہوا تھا کہ اوس سے زیادہ متصور نہیں
 اور یہ انجیل انجیل قدیمہ سے ہے اور دوسرے اور تیسرے قرن کی کتابوں
 میں اسکا ذکر موجود ہے پس اس سے معلوم ہو گا کہ یہ کتاب محمد رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کی پیش سے دو سو برس پہلی لکھی گئی ہے اور نبی الامم کو دو سو
 برس پہلی کو ان ایسی خبر صحیح دی سکتا ہے پس ضرور یہ مسیح علیہ السلام کا ہی قول
 ہے اور اگر یہ دعویٰ کریں کہ اہل اسلام نے اس کتاب میں تحریف کر دی پس
 جواب اسکا یہ ہے کہ یہ تشبیہ مجنونانہ ہے اور دیوانوں کی سی بات ہے
 اسلئے کہ مسلمانوں نے ان انجیل اربعہ کی طرف تو توجہ کی ہی نہیں اور بزبانہ کی انجیل
 سے جو اس پادری سیل کو مشکل ایک بڑی کتب خانہ سے دستیاب ہوئی کہانت
 آثار مطبوعہ اور اگر تحریف بھی ہوئی ہوتی تو یہ بشارت اکلید و نسخون میں ملتی
 ساری عالم کے نسخون میں کس طرح درج ہو جاتی دوسرے یہ کو ضروری کہتے
 ہیں کہ علمای اہل کتاب جو مسلمان ہوئے اوہوں نے عہدین سے بشارت
 محمدیہ نقل کیں اور اوہیں تحریف کی پس اونکو زعم کے موافق میں کہتا ہوں ان
 علماء کبار نے عہدین کی بشارت محمدیہ میں تحریف کی اور اپنی طرف سے بنا کر
 لکھ دیں اور پھر یہی تمام عالم کے نسخون میں اونکی تحریف نے اثر کیا اسلئے
 کہ تمہاری قول کے موافق یہی میں کوئی بشارت احمدی نہیں ہے پس کسی
 اثر کوئی تحریف بعض مسلمانوں کے نسخون انجیل بزبانہ میں جو نصرتیوں کی
 پاس موجود ہیں یہ احتمال **اَوْ هُوَ مِنْ كِتَابِ الْعَنَّاكُ** ہے
 اور نہایت ہٹ دھرمی ہے تنبیہ یہ خبر پہلے اعجاز عیسوی میں ترجمہ
 مطبوعہ شدہ علم سے نقل کی تھی اور اعجاز عیسوی ۱۲ ہجری صلی اللہ

علیہ وسلم میں بیع ہو کر قطار مہینہ میں شہر ہوئی اور شرع ہے اور کتاب میں تصریح ہے
 اسے پسندیت سے کے دوسرے خیال میں متغیر ہو جاسکتے ہیں اور ہر قسم کی
 شریعت کو مثل تبدل و زیادتی وغیرہ کو دوسرے خیال میں دخل دیا جاتا ہے
 اسلئے کہ اگر محض ہیں اور پوچھو اس نے فتویٰ محض از دہنی نکاح عطا فرمادیا ہے
 اور میں فقہ سے کتاب ہذا میں اس امر سے خبردار کر چکا ہوں پس اگر کوئی شخص
 اس بشارت کو بعض شرع میں جو کسی اور سنہ کی چیز ہوئے ہیں نہ پاوے
 تو تردد و اور شک میں نہ پڑے اور میرے ساتھ اپنا ظن ہمارے ساتھ اور اس
 سنہ کے نسخہ کو تلاش کرے کہ انشاء اللہ کہیں اس نقل میں سرسختی و تفاوت
 نہ یاوے گا خاصہ اگر وہ نسخہ جو عند المناظر موجود ہے چاہے اس سنہ مذکور
 کے بعد کا ہو اسلئے کہ یاد دیران پر دست اگر دوسرے چاہے میں خبر
 مذکورہ سے ساقط کر دین تو کو عجیب نہیں بلکہ یہ تو ان کی مثل امر طبعی کی ہی انتہی
 و تائید ہے واضح ہو کہ عقیدہ غیر لائقہ سے عقیدہ تملیث فی التوحید و التوحید
 فی التملیث مراد نہیں ہے اس لیے کہ اس قسم کے گناہ کو بعض الناس کی طرف
 نسبت کیا ہے نہ اپنے والدہ مادہ صدیقہ مگر یہ مغلطہ رضی اللہ عنہا کی طرف
 اور غیر عقیدہ مذکور و سلیک متفقین کے اعتقاد کے موافق قرآن عین و تہ قابل الہیال بتجہ
 بلکہ شاید وہ امور صادر ہوں جو مرتبہ صلیفیت کے خلاف نہایت بخت و یہ گمان ہوا ہو کہ
 حضرت مسیح علیہ السلام کی خلافت بظاہر ہی اپنی ہوگی اور حواری باریع مسیح علیہ السلام
 منتظر خلافت ظاہری تھے اور بہرہ تو کہ حضرت مسیح علیہ السلام ہی نزول فرمائیں گے اور ہم نقیبا
 اور وزیرانہ ہو کر اور بطرس فی اس غلطی سے انہیں گناہ کیا اور بشارت تملیث سے ناچار رسول
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ذکر کر اور بیان کیا کہ چنانچہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم صیحت ہو گئے مسیح
 علیہ السلام نزول فرمائیں گے اور مسیح باریع کتاب اعمال پوچھا کہ یہ قصہ مذکور ہے اور جواب دینا کہ

اس وقت مشیر سے دو سہری سند غزل الوہات کے بانی چون بابین
 ہے اور وہ بالکل محمدی یعنی تصوف کیا گیا ہے اور نام بھی ان کی محمدی ہے
 اور جو تہی بابین ہے اسی میری پیاری نورس جمال ہی تجھ میں کوئی عیب
 نہیں ہے اور یہ بھی ترجمہ نام پاک محمد کا ہے وہو المطلوب تیسری سند
 صحیفہ سبحان علیہ السلام باب ۲۲ در ۲۲ دیکھو میرا بند اقبال منہ ہو گا وہ
 بالا اور ستودہ ہو گا در ۱۵-۱۱ اس طرح وہ بہت سی تو محول پر چڑھ گیا اور
 بادشاہ اوس کے لگے انیاموند بند کرنگی کیونکہ وہ کہہ دیکھو جو اون سے کھا
 گیا تھا اور جو کہہ اوہوں نے نہ سنا تھا اور یافت کرنگی انتہی یہ بشارت حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور عہدہ و رسول کی نسبت کلمہ میں ہے ہتے ہیں اور
 عبد اللہ الکاظم ہے اور انکی والد ماجد کا نام ہے اور اقبال منہ ہی
 انکی ظاہر ہے اور قد مبارک الکاظمیہ اور بلند تھا اور انہوں فصل میں ہے
 بیان گدز گیا ہے اور ایک تودہ ہی تمام اوصاف و اخلاق و عادات و افعال
 و حرکات و سکناات انکی ستودہ ہیں۔ و ستودہ ترجمہ محمدی اور محمد کا اپ کا
 نام ہی اور بندہ ہوں ورس کا بی مطلب ظاہر ہے اور جو وہ ہیں در اس
 بشارت کا مطلب خطا کرنے کو بڑا دیا ہے غیر علیہم صلی اللہ علیہ وسلم
 چوتھی سند صحیفہ سبحان علیہ السلام باب ۹۳ خذ فی حجبے دور سے بلایا میں
 منور اسے ماکہ بیت میں تھا اور اوسے میرا نام مذکور کیا اور میری دین کو فتح
 نیز کی مانند کیا اور اپنے ہاتھ کی سایہ ملی جی جیایا اور مجھے خدنگ درخشاں بنانا
 اور اپنی ترکش میں جی بیدار رکھا اور کیا تو میرا بندہ ہے میں شری سب محمود
 اور بعضی نسخوں میں ہی خدا کے نزدیک محمد بنو انتہی شش حضرت سبحان
 علیہ السلام یہ بشارت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک ہے ارشاد فرماتا ہے اور میری زبان

یہ معنی ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین شام میں پیدا ہوئے بلکہ اور
 زمین میں جو اوس کے مثل ہوا اور اوس سے اور جو پیدا ہوئے اور پھر بلائے
 جاوے اور زمین شام میں تشریف لاوے چنانچہ معراج کی رات کو رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم بلائے ہوئے مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے اور وہاں انبیاء
 اور سل علی نبینا وعلیہ السلام کے امام ہوئے شعور دران مسجد امام انبیاء
 صفت پیشینیان۔ پیشوا شدہ اسی فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان
 میں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سے کہ اپنی ماں کی پیٹ میں
 تھے یہی سے آپکا نام مذکور ہوا کا ہوں وغیرہ نے بشارات قربہ ولادت
 احمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دینی شروع کر دین فو شیروان نے خواب دیکھے
 بتوں نے ہی آوازیں دینی شروع کر دی کہ محمد رسول اللہ کی ولادت قریب ہے
 اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حبشہ مدینہ عاک کی وہ ہلاک ہوا اور آپ
 بڑے فصیح و بلیغ بھی تھے باوجود آپ کے امی موسیٰ نے کہہ دیا کہ آپ فصیح
 و بلیغ تھے اور حجامہ اپنے ہاتھ کے سائے تلے چہ پار کر اس امر کو بیان
 کری ہیں کہ آپ انبیاء علیہم السلام کے بعد پیدا ہوئے تاکہ آپ کی شریعت کا
 کوئی نسخہ نہ ہو اور آپ سب شرائع کے نسخہ ہوں اور آپ شیر و خورشید ہوں
 آپ نے ہزاروں اپنے دشمنوں کو ہلاک کیا اور شیر و خورشید کے مثل اوس کے ہونے
 کو پہاڑ والا اور عبد اللہ آپکا لقب ہوا اور محمد آپکا نام ہے اور محمود بھی آپکا
 لقب ہے **پانچویں** صحیفہ بیضاہ علیہ السلام باب ۵۵ میں تم سے
 ابدی عہد باندہ ہونگا اور داؤدی لقینی رحمتیں تم پر کرونگا ویکھو میں اوسے
 لوگوں پر گواہ بناؤنگا اور خلق کا فرمانروا خدا ایک گروہ کو جسے تو نہیں جانتا ہلاک
 اور وہ تو میں جو تجھ کو نہیں جانتی تیری پیچیدہ و بڑی نیکی کیونکہ اوسنی تجھ ستودہ کیا ہے

میں اس بشارت میں اسے کھریدے، اللہ پاک بے شک غلطاب کرے کہ فرماتا ہو اور
 اسی امتہ مرحومہ سے آپ ہی غیبی اندازہ کہ شریعت ابدی اور نیکو دینی اور اولیٰ عہد
 ہو کہ ترجمہ غلاب حضرت مسیح نبی کا اور داؤد علیہ السلام کو حبیب نعت و خلافت
 تھی اور نبی کریم ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی رسالت و خلافت عطا
 ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ان محشر میں اپنی امت پر گواہ ہو کر
 اور آپ کی امت اور نبیوں کی امت پر گواہ ہو گئی کہ انہوں نے اللہ کو احکام اپنی اپنی
 متون کو پوچھنا شروع کیا اور اس میں خیانت نہیں کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی ہزاروں اتنی مشرق سے مغرب تک ہیں کہ وہ آپ کے چچی و ورتی ہیں اور آپ
 از مکہ شل عرب کو نہ جانتے تھے اور آپ کا نام محمد ہے اور ستودہ محمد کا جو ترجمہ ہے
 وہاں مطلوب بیان نام مبارک احمد سزاوار اظہار الحق میں ہے کہ خلافت علیہ السلام
 میں جو اردو زبان میں مولوی حیدر علی صاحب کی تصنیفات سے نقل کیا
 کہ بادی اوسکان ارمینی کے ترجمہ یسعیہ علیہ السلام کا سہ ماہ جو چھ سو چھ
 عیسوی میں ارمینی زبان میں ترجمہ کیا ہے اور بیا لگسویں میں کتاب مذکور
 یہ فقرہ ہے و اتر سلطنت علی ظہر داسمہ احمد یعنی نشان الکی حکومت و نبوت کا
 اور کی پشت پر ہو گا اور نام آپ کا محمد ہو گا و و سر می سند بشارت فار قلیط
 اظہار الحق میں ترجمہ عربیہ مطبوعہ سلطنت و سر و سر مطبع لندن۔
 ترجمہ اردو ترجمہ عربی مذکور چودھویں باب میں۔ انجیل یوحنا سے لے کر تم مجھے
 حجت رکھتی ہو تو میری وصیتوں پر حفاظت رکھو اور میں طلب کروں گا آپ سے
 پس عطا کرے گا وہ مکو فار قلیط دوسرا تاکہ ابد تک بہتار سے سامت رہے
 روح حق وہ کہ نہیں طاقت رکھتا ہے جہاں کہ قبول کرے اور سکو اس واسطے
 کہ نہیں دیکھتا ہے اور نہیں پہچانتا ہے اور سکو اور تم پہچانتے ہو۔

کہ وہ یقیناً ہے تمہارے نزدیک اور وہ ثابت ہے تم میں (۱۶) اور فارقلیط
 و روح قایم ہے جسکو باب میرے نام سے بھیجے گا اور وہ سکھلاوے گا تمکو
 ہر شے اور وہ پاؤں لاوے گا تمکو جو میں نے تمکو کہا ہے اور اب بنے تمکو اوسکے
 ہونے سے پہلے کہدی ہی تاکہ جب وہ ہووے تو تم ایمان لاؤ اور پند رہو میں
 باب میں انجیل یوحنا سے اسطرح ہی (۱۷) پس لیکن جب آویگا فارقلیط وہ
 کہہ بہتو نگاہ میں اوسکو تمہاری طرف باب جو روح حق وہ کہ باب سی نکلتی ہے گواہی
 دے گی کہ وہ میری واسطے اور تم گواہی دو گے اسواسطے کہ تم میری ساتھ ابتدا سی ہو
 اور سولہویں باب میں انجیل یوحنا سی ہی لیکن میں کہتا ہوں کہ تمکو سچ کہہ رہا ہوں
 ہی تمہاری واسطے بہتر ہے اسواسطے کہ اگر میں نہ جاؤں تو فارقلیط تمہاری پاس
 نہ آویگا پس اگر گیا میں تو میری زبان میں اوسکو تمہاری طرف پس جب آویگا وہ میری
 کہیگا غلطانہ کہ اور اوپر پہلائی کہ اور اوپر حکم کہ لیکن اوپر غلط کے پس اسواسطے کہ وہ
 میرے اوپر ایمان نہیں لائے اور لیکن اوپر پہلائی کے پس اسواسطے کہ
 میں جانوا لاہوں طرف بائیں اور تم مجھے بہتہ دیکھو گے اور اوپر حکم کہ پس اسواسطے کہ سردار اس
 عالم پر حکم کیا گیا ہے اور تحقیق میری بہت سی کلام ہے کہ تمہا میں اوسکو تم کو ثابت لیکن تم اوسکے
 اوٹھنا میں اب طاقت نہیں رکھتی ہو (۱۸) پس جب آویگا روح حق وہ پس رہے گا وہاں
 تمکو جو حق اسواسطے نہیں بولتا اپنی طرف سے بلکہ کلام کرتا ہے ساتھ ہر ایک اوس شے کی کہ نسبتاً
 اور خبر دیکھا ساتھ اوس شے کی کہ قریب ہی کہ آویگی (۱۹) اور وہ میری بزرگی کہیگا اسواسطے
 کہ وہ لیگا اوس شے کی کہ میری طرف (۲۰) کل وہ شے کہ واسطے باب کے پس وہ میرے واسطے
 ہے پس اسواسطے کہ میں نے کہ وہ میری چیزوں سے پاؤں سے گا اور تمکو خبر دیکھا
 تم مجھے اردو مخاطب ہوئے ہر زمانہ اور انجیل یوحنا باب (۲۱) اگر تم
 بھی بے یار کرتے ہو تو میرے حکم نہ بھی عمل کرو (۲۲) اور میں نے بھی درختوں

کرونگا اور وہ ہمیں دوسرا سنی دینوالا بتا دے گا کہ مجھے تمہاری ساتھ رہی (۱۷)
 یعنی میں جسے دینا مانا نہیں کر سکتی کہ کیونکہ اسی نہ دیکھتی تھیں اور وہ جانتی ہی نہیں
 تم اسے جانتے ہو کیونکہ وہ تمہاری ساتھ رہتی تھیں اور تم میں ہو دی گئی (۱۸) میں نہیں
 پیغمبر بنوں گا میں تمہاری پاس آؤنگے (۱۹) یعنی یہ باتیں تمہاری ہی
 ہوتی ہیں لیکن وہ تسلی دینوالا جو روح قدس پر جسے باب میری نامہ ہے
 نیچے گاہہ تمہیں سب چیزیں سکھلا دیگا اور سب باتیں جو کچھ سینہ تمہارا ہیں میں
 یاد دلاؤنگا (۲۰) اور اب میں کہتا ہوں کہ واقعہ ہونی ہے پوچھ کر تاکہ
 جب وہ روح میں آویز تو تم ایمان لاؤ (۲۱) بعد اس کے میں کسی بھی
 نکر ونگا اس لئے کہ اس جہان کا سردار آتا ہے اور مجھ میں اس کی کوئی چیز نہیں ایضاً
 باب ۱۵- (۲۲) لیکن سب کہ وہ تسلی دینوالا جسے میں تمہارے
 ہی باب کی طرف سے پہنچونگا یعنی روح حق جو اب اسے نکلتی ہی آویز تو وہ میری لئے
 گواہی دیگا اور تم ہی گواہی دو گے کیونکہ تم شروع ہی میری ساتھ ہو۔ ایضاً
 باب ۱۶- (۲۳) لیکن میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تمہاری گواہی
 جہان پر فائدہ ہے کیونکہ میں اگر نہ جاؤں تو تسلی دینوالا تمہیں پاس نہ آویگا بلکہ اگر
 میں جاؤں تو میں اسے تمہیں پاس پہنچاؤنگا وہ آنکر دنیا کو گناہی اور راستی سے
 اور عدالت سے تفسیر دے گا (۲۴) گناہی اس لئے کہ وہ جہاں ایمان نہیں لائے
 اور راستی سے اس لئے کہ میں اپنی بار بار میں جاتا ہوں اور تم مجھے پہر نہ دیکھو گے
 عدالت سے اس لئے کہ اس جہان کو سردار پر حکم کیا گیا ہے (۲۵) میری
 اور بات سے باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں برابر تم ان کی پروا نہ کر سکتے
 (۲۶) لیکن جب وہ بغیر روح حق آویز ہو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتا دیگا
 اس لئے کہ وہ اپنی تہ کیسی بلکہ جو کچھ وہ سنیں گی سو کہیں گی اور تمہیں آئندہ کی خیریں دیں گی

(۱۴۱) وہ میری بزرگی کرے گی اس لئے کہ وہ میری چیزوں سے بچے گی اور تمہاری چیزوں سے
 (۱۴۲) اس سب سے پہلے جو باب کی تین میری بین اس لئے ہیں کہ تمہاری میری چیزوں
 سے باور لگی اور تمہیں دکھائی دے گی اور تمہیں دیکھو اور تمہیں دیکھو اور تمہیں دیکھو اور
 مجھے دیکھو کیونکہ میں باب کو پس جاتا ہوں میں یہ مسلم فرماتے ہیں کہ میں مسیح علیہ
 السلام کی بولی عبرتی تھی اور یونانی تھی اور فارسی کی جگہ یونانی تھی اور
 میں اب لفظ پیریکلیطائیں ہی اور اس لفظ کی معنی تسلی دینا ہے کی ہیں چنانچہ
 اردو ترجمہ وارز تسلی دینا کی کہ سائنہ ترجمہ کیا ہے مگر یہ ترجمہ فارسی کا صحیح
 نہیں ہے بلکہ صحیح ترجمہ میری کٹوس، یہ جو ٹھیک ہے معنی احمد ہے اور یہ دعویٰ کہ فارسی
 کا صحیح ترجمہ احمدی ہے عبرانی زبان کی لغت دیکھو یہ ثابت ہو سکتا ہے پس یہ بشارت حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی پیام احمد ہوتی وہ ہو المطلوب پادریان نصاریٰ تعصب
 و تقلید آباء کی اس بشارت سے آنکھ چھپاتی ہیں اور چشم پوشی کرتی ہیں اور وہ اس
 بھکاری عوام کو کہتی ہیں کہ یہ بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے
 بلکہ روح القدس کی نازل ہوئی ہے یہی خبر ہے اور انکی اس تعریف کو سنو ای کلمہ فارسی
 ترجمہ نام مبارک احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور الفاظ ہی رد کرتی ہیں (۱۴۳)
 یہ ہے کہ تمہید کی اس جگہ ضرورت ہوتی ہے کہ مامور کو طاقت انکار کرنیکی یا مامور
 ہو اور جب مامور کو مامور یہی انکار کرنیکی طاقت ہی نہ ہو تو ایسی جگہ تمہید
 روا ہے اور خلاف قاعدہ ہے اور اس جگہ پہلے اس بشارت میں تمہید کی اور
 فرمایا اگر تم مجھے محبت کرتے ہو تو میری حکموں پر عمل کرو پس آگے ایسے حکم کا
 بیان ہوا ضرور چاہی کہ حواریں کو اس سے انکار کی طاقت ہو اور وہ حکم محمد
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا کہ ہر نہ روح القدس کی قبول کرے گا
 اس لئے کہ روح القدس سے انکار نہیں ہو سکتا ہے اس لئے کہ وہ تو مثل جان

تمام ہم میں سے جانی ہی اور جوارین کو اذکر بول دیاں ہی پہلا دیتی ہی اور وہ سیکر
 طرح ترقی یولیان یولنر لیتی تھی (۳) یہ کہ اس بشارت میں یہ جملہ ہی میں
 باپ کر دخواست کر دیکا اور روح القدس تمہاری عقیدہ کو موافق خدا کا تیسرا
 جزو ہی اور متحد خدا ہی اور جب یہ بات ہی تو پھر درخواست کی خدا کو کیا معنی ہوئے
 (۴) یہ کہ اس بشارت میں یہ جملہ ہی ہی تاکہ وہ ہمیشہ تمہاری ساتھ رہی اور اس
 جملہ سے معلوم ہوتا ہی کہ روح القدس اسوقت جوارین کی ساتھ نہ تھی اور یہ
 تمہاری اس عقیدہ کی کہ روح القدس اور خدا اور مسیح تینوں متحد ہیں مخالف
 ہی اور اگر بالفرض تینوں کا اتحاد نہیں ہی بلکہ روح القدس اور خدا ہی متحد ہیں
 تو اس ورس سے فوج باندہ میں ہذا القول خدا کی معذرت لازم آئی اور نیز اگر
 روح القدس بالفرض نازل ہی ہوئی ہو تو فقط ایک دو مرتبہ نازل ہوئی ہوتی
 کہ ہمیشہ کیسی صادق آسکتا ہی اور وہ کوئی کلام نہیں لائی تھی کہ اسکا ہمیشہ
 رہنا گویا کہ روح القدس کا ہمیشہ رہتا ہو (۵) پھر اس بشارت میں تعریف
 فارقلیطین فرمایا کہ وہ تین سب چیزیں سکملہ دیکا اور یہ آئندہ صلی علیہ
 وسلم کی ہی تعریف ہی تہ روح القدس کی اسلئے کہ اسنے جو پچہ نین سکملہ فرمایا
 یہ کہ اس بشارت میں فارقلیط کی ساتھ ایمان لائیکا حکم فرمایا ہی اور یہ حکم محمد رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ ہی مخصوص ہی اسلئے کہ روح القدس ہی تو انکا
 کی طاقت نہیں تھی وہ ان ایمان لائیکی حکم ہی کیا علاقہ اور نیز لفظ ایمان صاف
 دلالت کرتا ہی کہ یہ پیغمبر اللہ کی رسول کی ہی جیسے ایمان لانا فرض ہی نہ کہ یہ
 اس بشارت میں ہی میں مسیحی سچ سچ کہتا ہوں کہ تمہاری ہی میرا جانا ہی ہے
 کیونکہ اگر میں بخاؤں تو تم ہی دنیا لاتم یاس نہ آویگا اور اس جملہ سے معلوم ہوتا
 کہ جسکی یہ خبر ہی وہ حضرت مسیح علیہ السلام کو نہ تھی جوارین میں قیام قیامت

ایک نہیں ہو سکتا ہر اور روح القدس مسیح علیہ السلام کی ساتھ تھی اور اوپر نازل
 ہوئی تھی اور جو ان میں پرہیزگار تھے ان میں سے ایک نے یہودیوں کی خدمت میں پہنچا بلکہ
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سے اس لئے کہ ایسے دور میں وہ لوگ صاحب
 شریعت کا ایک زمانہ میں ہوتا تھا جیسے ہے (۷) یہ کہ اس بشارت میں ہے
 کہ وہ دنیا کو اس وجہ سے سزاوار شہر ایک گا کہ وہ مجاہد ایمان بنیں لائے اور یہ انحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وصف ہے اس لئے کہ آخر ہی حضرت مسیح علیہ السلام پر ایمان
 نہ لائیں گے وہ جسے دنیا کو گنہگار ٹھہرایا ہے نہ روح القدس نے (۸) یہ کہ
 اس بشارت میں ہی میری اور بہت سی باتیں ہیں پر اب تم اذکی برداشت نہیں
 کر سکتے ہو لیکن جب وہ روح حق آویگا وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتا دیگا
 اس لئے کہ وہ اپنی نہ کہی گا بلکہ جو کچھ وہ سنے گا سو کہیگا اور اس سے معلوم ہوتا ہے
 کہ وہ شخص جسکی یہ بشارت تھی کچھ احکام شریعت عیسوی میں زیادہ کرے گا اور بعض
 احکام میں زیادتی کی آویگی اور یہ بات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
 صادق ہے اس لئے کہ بہت سی احکام میں شریعت عیسوی سے شریعت احمدی میں
 کئی زیادتی ہوئی اور بہت سے احکام زیادہ ہوئے نہ روح القدس پر آ
 کہ روح القدس نے کوئی حکم شریعت عیسوی میں نہیں بڑھایا اور اگر تحلیل اکثر
 محرمات کی اور تعلیم عقیدہ تملیت کی اسکی طرف نسبت کر دی تو وہ روح
 روح قدس نہ ہوگی اور نیز روح قدس تمہارے نزدیک مسیح ہی پر سننے کی کیا معنی
 البتہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ سنتے تھے سو فرماتے تھے **مَا يَنْطَلِقُ عَنِ**
الْهُوَانِ هُوَ الْوَحْيُ آپکی شان میں نازل ہے (۹) یہ کہ اس بشارت میں
 ہی کہ وہ تمہیں آئندہ کی خبریں دیگا اور یہ آئندہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف
 کہ اتنی آئندہ کی خبریں ہزاروں دین اور بال برابر آپ کو فرمائیں گے خلاف واقع نہیں ہوا

اور روح القدس نے ان کی خبر دی تھی (۱۰) یہ کہ اس بشارت میں ہی کہ وہ میری
 بزرگی کریگا اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام صفت ہی اس واسطے کہ سچی بزرگی
 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اپنی کہ گردن جو بے پردائی اور جھوٹ سے پاک و بڑی کیلئے اور مرتبہ
 رسالت کا ایک کی انکی ثابت فرمایا یہود و نصاریٰ اور اوطاف و فریاطین تھی اور وہ حقیقت
 تعظیم حق کوئی نہیں کرتا تھا۔ (۱۱) یہ کہ اس بشارت میں ہی کہ وہ میری خیر و نیک
 پادریگا اور یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وصف ہر کہ آب اور سیدنا مسیح علیہ السلام
 اصل رسالت الہی میں برابر ہیں اور روح القدس فی کونسی خیر حضرت مسیح علیہ السلام
 کی بانی اور وہ اب عیسیٰ علیہ السلام تو آپ کی نزدیک ایک سے ہیں پہر ناشکی کیا معنی یہ
 گیارہ دلیلین سو ہی اسکے کہ فارقلیط نام مبارک احمد کا ترجمہ ہے اس بات کا کہ
 کہ یہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور روح القدس کی نزول کی خبر تین
 ہی جو شاید حواریین برابر ہی ہو اور اس بشارت پادری پانچ نشب کفر تھی ہیں (۱۲)
 یہ ہی کہ فارقلیط کو اس بشارت میں روح القدس اور روح الحق کی ساتھ تفسیر کی
 ہی اور یہ دونوں عبارت ہیں اقصیٰ ثم ثالثی یعنی خدا کی تیسری نور سی معاذ اللہ
 من بعد القول نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی (۱۳) یہ ہی کہ اس بشارت
 میں حواریین سے خطاب کر کے فرمایا کہ فارقلیط روح الحق تم پاس آؤ گا اور مجھ سے ملو
 صلی اللہ علیہ وسلم حواریین کی پاس کہاں آئی آپ تو انکی انتقال سے صد بار پہلے
 بعد پیدا ہوئی (۱۴) یہ کہ اس بشارت میں فارقلیط کی وصف میں فرمایا ہے
 جسے دنیا حاصل نہیں کر سکتی ہی کیونکہ نہ اسی دیکھتی ہے نہ اسی جانتی ہی اور یہ وصف
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں ہی اسلئے کہ انکو دنیا ہی دیکھا ہی اور جانتا
 (۱۵) یہ ہی کہ اس بشارت میں فارقلیط کی وصف میں فرمایا ہے کیونکہ وہ ہمارے
 ساتھ رہتی ہے اور یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف نہیں ہی اسلئے

کہ آپ حواریین کی ساتھ کہاں رہی (۱۵) یہ کہ کتاب اعمال حواریین کی پہلی باب میں
 یہ عبارت تھی باب ۱- ورس (۱۴) اور ان کی ساتھ ایکجا ہو کی حکم دیا کہ تم ہر دو سلم سے
 باہر نچاؤ بلکہ باب کی اس وعدہ کا جسکہ از کہ تم سے ہو چکا ہے راؤ ویکو (۱۶) کیونکہ
 جو خدا کی بانی سی نبیسمہ دیا ہی لیکن تم توڑی دنوں کے بعد روح قدس سی نبیسمہ
 پاؤ گی اور یہ عبارت اس بات پر دلالت کرتی ہی کہ فارقلیط سی روح القدس اور
 ہی جو یوحنا الدار معاذ الخیر من القول نازل ہوئی تھی یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سلم اللہ اسلئے کہ سو عذاب سے ہی وہی مراد ہی یہ پانچ اعراض فہرستوں کی تھیں اور یہ
 اعراض کا جواب یہ ہی کہ یاد رہی فہرست صاحب میران الحق فی مفتاح الاسرار کی دوسری
 باب کی پہلی فصل میں کہا ہی کہ لفظ روح اللہ اور روح فہم اللہ اور روح القدس تو یہی ہے بلکہ
 میں مجبوری واحد مستعمل ہوئی ہیں انتہی پس اس جگہ او سنی و دعوی کیا کہ لفظ روح اللہ اور
 روح القدس بمعنی واحد تہدین میں آتی ہیں اور حل الاشکال میں او سنیہ کہا ہے
 جس شخص کو توریت و انجیل کا کچھ شعور ہے وہ جانتا ہی کہ روح القدس اور روح الحق
 اور روح حتم اللہ وغیرہ بمعنی روح اللہ ہیں اسلئے اسکا اثبات ضروری نہ جانا پڑے
 اسکی دعوی کی موافق معلوم ہوا کہ یہ سب الفاظ بمعنی واحد مستعمل ہوتی ہیں پس ہم
 نظر اس سے کہ یہ اسکا دعویٰ بنی فہرست ہی یا نہیں اس امر کو تسلیم کرتی ہیں مگر اسکی منکر
 ہیں کہ یہ سب الفاظ سب جگہ بمعنی اقنوم ثالثہ ہی آتی ہیں اور اسکی قول کی موافق ہم
 ہی کہتی ہیں کہ جسکو کچھ شعور تہدین کا ہے وہ جانتا ہے کہ یہ الفاظ اور مستعمل ہیں
 مستعمل ہوتی ہیں صحیفہ خرقیال باب (۱۳) ورس (۱۱) خداوندیہ واد اولیہ
 کو یون فرمایا ہے ویکمہ یو تمہاری اندر روح داخل کرونگا اور یہاں روح بمعنی نفس
 ہی بمعنی تیسری اقنوم کی جو انکی ریم کی موافق ہیں خدا ہی معاذ اللہ اور جو وہی باب میں
 کی پہلی رسالہ کی ہی ای پیار و تم ہر ایک روح کو نشین کرو بلکہ روح کو آدیاؤ کہ وہی خدا کی

ہو گئی ہیں اور سیدنا مسیح علیہ السلام کی کلام میں اور بہت جگہ یہ دونوں لفظ ان معنوں
 میں آئی ہیں انجیل مذکور کی گیارہویں باب میں ہی میری باپ سی سب کچھ بھی سونپا گیا
 اور کوئی بیٹی کو نہیں جانتا مگر باپ اور کوئی باپ کو نہیں جانتا مگر بیٹا اور خیر پر بیٹا
 ظاہر کیا جا ہی اور یوحنا کی انجیل کی سترہویں باب میں ہی اسی عادل باپ دنیائی بچہ
 نہیں جانتا مگر بیٹی ہی بچی جانتا ہی اور اونہوں نے جانتا ہی کہ تو نے مجھے بھیجا ہی اور
 ایسی ہی اور بہت سی مقاموں میں اسی معنی میں یہ دونوں لفظ آئی ہیں اور چونکہ
 مسئلہ کا جواب یہ ہے کہ ترجمہ عربی مطلوبہ ۱۲۷ اور ۱۲۸ میں یہ فقرہ اسطر جبر ہی
 لاندہ مستقر حکم دیکھیں اور فارسی کی ترجمہ جو ۱۲۷ اور ۱۲۸ اور ۱۲۹ اور
 ایسی ہی اردہ کی ترجمہ جو ۱۲۷ اور ۱۲۸ میں چہی ہیں وہ سب ان دونوں ترجموں
 عربی کی موافق ہیں اور ترجمہ عربی میں جو ۱۲۷ میں چہی ہی یہ فقرہ اسطر جبر ہی
 ہا کہ مستقر حکم و یکن فیکم و اد ثبوت سی ثبوت بزمانہ استقبال ہی تاکہ سب
 ترجمہ موافق ہو جاویں اور باقی رہا فقرہ تم میں رہتی ہی اور مقیم عند کم پس اس فقرہ
 میں ہی قیام استقبال اور وہ رہا مراد ہی جو زمانہ آئندہ میں ہو گا لیکن بسبب
 شدت یقین کی اسی حال کی ساتھ تعبیر کیا ہو ورنہ سب کلام متناقض ہو جاوے گی اس
 کہ ادیب کلمات بمعنی استقبال ہیں اور وہ کلمات یہ ہیں میں اپنی باپ سے
 درخواست کروں گا اور وہ تمہیں دوسرے تسلی و نیوالا بخشید گا کہ ہمیشہ تمہاری ساتھ
 اور لیکن وہ تسلی و نیوالا جسے باپ میری نام سے بھیجے گا وہ تمہیں سب چیزیں سکھلاوے گا
 اور سب باتیں جو کچھ تمہیں کہی ہیں یاد دلاؤں گا بعد اسکے میں کلام نہ کروں گا اسلئے
 کہ اس جہان کا سردار آتا ہی اور تمہیں اوسکے واقع ہونی سے پیشتر کہتا کہ جب وہ قور
 میں آوی تو تم ایمان لاؤ پس یہ سب جملی امراتہ بمعنی استقبال ہیں پس ان دونوں
 غلطوں کو ہی بمعنی استقبال سمجھا جائی اور یقین کر لینا چاہی کہ بسبب شدت یقین کے

اس صورت حال پھر کیا ہی اور شدت یقین کی وجہ سے حال کیا حال ہو جو استقبال کو مافی
 کی ساتھ تعمیر کرتی ہیں دیکھو صحیفہ خرقیال علیہ السلام باب (۱۴) کہ اس باب میں یا جوج
 باجوج کی خبر دیکھو اور انکا موعن تباہی نبی اسراسل کی پہاڑ بیان کر کے فرمایا ہی دیکھو وہ
 بیونجا اور وقوع میں آیا خداوندیہ وہ یون کہتا ہی یہ وہی دن ہی جسکی بابت مینی
 کہا اور ترجمہ فارسی میں وہ وقت میں یہ جملہ اسطرچہ ہی ایک رسید ہو وقوع پیوست
 اور انجیل یوحنا میں مستقبل کو بعینہ حال بیان کیا ہی باب (۵) ورس (۱۵)
 میں تم ہی سچ کہتا ہوں کہ وہ گہری آتی ہی اور اب ہی کہ جس دن میں مردی خدا
 بیٹے کی آواز سنیکے اور کبھی شکے جاگیں گی پس جیسے اون و ونون جگہ میں شدت یقین
 کی وجہ ہی مستقبل کو مافی اور حال کی ساتھ تعمیر کیا ہی ایسی ہی فیما نحن فیہ میں شدت
 یقین کی وجہ سے مستقبل کو بعینہ حال تعمیر کیا اور ما نحن فیہ میں تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 علیہ وسلم کو پیدا ہوئی تیرہ سو برس سے زیادہ گزر گئے اور ان و ونون فقر و تکامل
 ہی نہیں ہوا اور آخر فقرہ تو معروف ہی اسلئے کہ مردی بحکم خداوند مجبی و محبت زندہ
 ہون کی یہ حکیم مسیح علیہ السلام اور جو خود اپنی زندگی پر قادر ہو تو وہ دوسری کو کس طرح
 حیات بخش سکتا ہی خصوصاً جب کہ وہ مردہ ہی ہو اور مسیح علیہ السلام تو اموات میں
 شامل ہونگی ہر کس طرح وہ اور نہ کو زندہ کرینگے اور پانچویں مرتبہ کا جواب یہ ہے
 کہ ہم کتب سلیم کرتے ہیں کہ مو عذاب سے یوحنا کی انجیل میں وہ روح مرادی تیار ہے
 قول کو موافق یوم الدنہ نازل ہوئی بلکہ اس سے ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم ہی مراد ہیں اور یہ رسول ہی نبی حضرت و صلی اللہ علیہ وسلم تاک باہر نبی بلکہ
 یہ معی ہیں کہ کسی اوقات تک اپنا قبلہ سمجھو اور اس سے دانستہ رہو اور بعد نبی
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبلہ و اکی جمیع عالم کا کعبہ شدت یقین ہوگا۔ ذکر
 نقب شریف مصطفیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صحیفہ لیبیا کے

اور تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب میں سچی ہو تو تم اپنی گواہ لاؤ اور وہ گواہی
 یہہ ہو کہ تم اپنی بزرگوں کو جمع کرو اور ادھر سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی
 شہادت بگڑنے کی تشریف لاؤین اور تم دعویٰ کرو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق
 نہیں ہیں اور اپنی دعویٰ کی صدق کی یہہ دلیل لاؤ کہ دعا کرو کہ اگر جو اہم میں ہو یا ہو وہ
 ہلاک ہو چنانچہ نصاریٰ بخران سی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ مباہلہ قرار پانا
 اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقت نمود پر مدینہ سیدنا فاطمہ رضی اللہ عنہا اور امام حسین
 رضی اللہ عنہما اور سیدنا علی ابن طالب کرم اللہ وجہہ مقام مقرر پر تشریف لائے
 اور ادھر سی نصاریٰ بخران بنی آئی پس ایک شخص سے فرمایا: نکاح بڑا اتنا یہہ بات کہی
 کہ جس قوم نے اپنی نبی سے مباہلہ کیا ہے وہ ہلاک ہو گئی ہے تم مباہلہ نہ کرو ورنہ ہلاک
 ہو جاؤ گے اور تمہی وہ صورتیں نظر آتی ہیں کہ اگر پہاڑ کو کہیں کہ زمین پر سے تلجائے
 تو تلجائی قسمت اونکی اچھی ہتی اور آپ رحمت اللعالمین تہی مباہلہ سے باز آئی ورنہ مباہلہ
 ہلاک ہو جاتی اور نہ یہ قبول کر کے چلی گئی اور اسید وجہ سے کہ یہاں اسکی کراپ حرم تلجائے
 ہیں یہہ مباہلہ ہوئیو الا نہ تھا اسکا انجام نہ بیان فرمایا فقط اتنا ہی کہ وہی اپنی گواہوں کو
 لاؤین تاکہ وہی سچی ثابت ہووین یہہ ہمارے نزدیک آئین حبلہ کی معنی ہیں اگر آپ کے
 نزدیک اسکے کوئی اور معنی ہوں تو بیان فرمائی۔ دوسرا اشارہ یہہ ہے کہ دوسوین
 میں ہی تو تم میری گواہ ہو اور میرا بندہ ہی جیسی مینی بزرگزیہہ کیا ہے تاکہ تم جانو اور مجھ پر
 ایمان لاؤ تشریف لگوا ہے دو قسم پر ہی ایک وہ جو مدعی کی مفید مطلب ہو اور دوسری وہ
 جو مدعا علیہ کی مفید ہو پس اس ورس کی معنی ہمارے نزدیک یہہ ہیں کہ محمد رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری رسول ہیں اور تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق
 رسالت کی گواہ ہو اور تمہاری ذمہ یہہ ہے کہ بیان کرو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی شہادت میں پہلی صحیفوں میں موجود ہیں اور ہم انکو اپنی بیٹیوں کی مانند چھپاتی ہیں

اور میرا بندہ یعنی عبد اللہ ابن عبد اللہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ادھین اور آپنی
 ذمہ صدق رسالت صبح علیہ السلام کی گواہی تھی اس جیسے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی گواہی جو آپکی ذمہ تھی پوری پوری ادا کی گئی تھی اور اس گواہی کو جو کتنا ہی ذمہ
 ادا کرو اور بزرگزیادہ ترجمہ مصطفیٰ ہی اور مصطفیٰ لقب خاص محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ہے تیسرا ائمہ ہدایا میں اور رس میں ہی سینے بیان کیا میرے زمانہ بعثت آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہی یعنی آپ اوس زمانہ میں مبعوث ہو گئی کہ یہودیہ
 مذہب سے تو یہ نصح کر چکی گئیں اور آپ مضموم اور محفوظ رہی ہو گئی پھر متما شہدا ہمارے
 تیسرے رس میں تمہید ہے اور پھر بیان فقہین اس زمانہ عام کا ہی اسلئے
 کہ وہ زمانہ ہی عام تھا اور درمیان میں بعثت صبح علیہ السلام حاصل تھی اس سبب
 تحقیق بعد تقسیم فرمائی اور خرابی بابل کا ذکر فرمایا اور بیان زمانہ عمر بن الخطاب
 رضی اللہ عنہ میں خراب ہوا یا پانچواں شہادہ..... تیسویں رس میں ہی
 بیان بیابان میں ایک راہ اور صحرا میں ندیان بناو گنا۔ اس رس میں مقام
 پیدایش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا ہے اور بیابان سے بیابان فاران
 مرادی جب کا چند مرتبہ ذکر ہو چکا ہے اور وہ بیابان عرب سی وہ جگہ ہی جہان اپ کہ
 معظمہ آباد ہے اسلئے کہ اسماعیل علیہ السلام کی نسبت لکھا ہے اور وہ فاران کی بیابان
 میں رہا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں پیدا ہوئی اور جبل
 ثور پر بیابان فاران میں ہی آپ کو رسالت عطا ہوئی شہر میں آپ کو رسالت
 عطا نہیں ہوئی اور راہ سی سبیل اللہ شریعت الہی مراد ہی اور یہی شریعت باعتماد
 رسالت و ختم نبوت و کثرت معجزات و نعت انتقال و شوکت و دیدہ ایک ہی شریعت تھی اور
 اس اعتبار سے ہی کہ پہلی سراج بنی اسرائیل کے انبیاء میں نہیں اور نہ ہی اسماعیل میں جو
 یہ شریعت ایک ہی شریعت تھی اور مدیون سی آپ حیات باطنی کی ندیان مراد ہیں اور وہ

اکون جو مٹی پر بن گئے نہ تھے لہذا کادل ہی معرفت سمجھ گا اور لگتی کی زبان صاف
 ابو ذرین مستعد ہو کر (۸) پاجی آدمی پر صاحب عروت نہ کھلا سکا اور بخیل کو کوئی
 اس کی ہنگامی کار (۹) م کبوتر کا پاجی آدمی چند لمبوں کی باتیں کر رہے گا اور اس کا دل بڑی
 کے مشغول ہے نہ کہ اس کے دل پر اس کے اور خداوند کی برخلاف دروغ گوئی کرے
 اور سیاسی سے پنی کی چیز کو باز رکھے (۱۰) اور بخیل کی ہتیار زیور یوں سی وہ بھی
 منصفی کے باندہ کر رہا ہے تاکہ جہولنی باتوں سے مسکین کو اور محتاج کی حیثیت
 وہ حق بیان کرتا ہو ہلاک کر کے (۱۱) لیکن صاحب عروت سخاوت کی منصوبہ
 باندہ رہا ہے اور وہ سخاوت کی کاموں میں ثابت قدم رہے گا شش و س
 اول و یکہ ایک بادشاہ راستی سے سلطنت کرے گا اور شاہِ آدمی عدالت سے
 حکم رانی کرے گا یہ مسلم عند الفریقین اہل اسلام و نصاریٰ ہے کہ اس جگہ
 بادشاہ سی وہ خلیفہ اشد فی ارضہ مراد ہے جو صاحب نبوت و رسالت مبراؤ
 صاحب حکومت بھی ہو گا اختلاف تشخص میں اس خلیفہ الہی کی سی نصاریٰ کے
 نزدیک وہ خلیفہ الہی سیدنا روح اللہ ص علیہ السلام ہیں مگر آپ پر اطلاق خلیفۃ اللہ
 اور بادشاہ کا کسی طور سے باعتبار زمانہ ماضی صحیح نہیں ہے اس لیے کہ سلطنت
 ظاہری آپ کی نہیں ہوتی اور نہ آپ شراد جزا کی الہی تمہارے نزدیک آتی تھے
 پس اس وجہ سے یہ آپ کی بشارت نہیں ہو سکتی بلکہ یہ بشارت کسی اور نبی کی
 ہے اور اس کا صاحب حکمت اور صاحب شراد جزا ہی ہو گا ماضی اور وہی
 باقر اریادریان نصاریٰ سیدنا مسیح علیہ السلام سے پہلے نہیں ہوا اور بعد میں
 مسیح علیہ السلام کی کہ سنے اور رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی سوا نہیں ہے اور مقدمہ کتابت کی دوسری فصل میں یہ دعویٰ میرین
 دیکھا ہے اس وجہ سے یہ بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ہے

اور آپ صاحب سلطنت ظاہری اور باطنی ہی سلطنت مہر ہی تو ایکو حاصل
 تھی ہی اور باطنی اسوجہ سے کہ آپ صاحب جزا و سزا تھے قولہ اور شاہزادی الخ ختم
 مسیح علیہ السلام نے نکاح ہی نہیں کیا پھر صاحبزادی آپ کی کہاں ہوئی اور بی مان اللہ
 غر و جبل نے صاحبزادی آپ کو خطا نہیں کہے پس اسوجہ سے یہ بشارت مسیح علیہ
 السلام کی نہیں ہو سکتی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت کاتم
 رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور عرب میں سادات ہی آج تک صاحب حکومت ہیں اور
 سیدنا امام مہدی علیہ السلام تو آپ کی میرت و نام میں ہی موافق ہوں گے اور وہی صاحب
 ہونگے پس اسول سطر یہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیدر احمد حضرت
 امام حسن اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہما کی بشارت ہی اور مسیح علیہ السلام
 کی بشارت نہیں اور (۲) ہاں ایک شخص الخ منش صدور و رس ہوا
 بمشرب بشارت ہذا ہے اور یہ ظاہر ہے پس ضرور ہی کہ یہ درس او سکی تعریف
 و توصیف ہی جسکا تمام و رسوں میں بیان ہے اور جس پر تمام و رس صادق ہیں
 اور پہلے و رس کی دوسرے فقر کا جسکے ایسی شرح بیان کی گئی ہے ذات مسیح علیہ السلام
 پر سید طرح صدق ممکن نہیں ہے جیسا کہ ایسی بیان ہو دیا اور اس و رس کی ہی تمام
 جملے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام پر صادق نہیں آسکتی ہیں اسلئے کہ اوس سرزمین کو نیز
 دودھ او شہد کی قدیمین لفظ کے کلام الہی ہوتی ہوں اور برابر انبیاء کرام علیہ السلام
 ہی وہاں بعوث ہوتی رہی ہوں اور جا بجا بانی کے چشم و بان آنگھوئے تھے ہونے
 نظر آتی ہوں زمین خشک نہیں فرما سکتے ہیں البتہ ایسی سرزمین کو جس میں دودھ
 و عمدہ جانور جسے نہیں کہتے ہیں پیلاہنی نہوتا ہوا اور نبوت ہی وہاں سے صد بار
 سے منقطع ہے ہو اور بی آبی ہی وہاں کی مشہور و معروف ہو کہ بعض کچھ ہوں
 میں ایک پیلاہ بانی ایک ایک شرفی کو ہاتھ نہ آتا ہوا اور وہاں کی رہنمائی شدت پیا

بین انہی تمنا میر کرنے ہوں کر اور وہ غمگینی و غم سے موت سے پہلے
 امین ایسی نہ رہی ہو کہ میر نے انوون تک پانی پہنچ جاوے اور میں اسے
 خشک کو پانی سے بہرہ لوں اور اس تمنا میں میر تھی ہوں شہر مالتی قس قس
 انوون پستی بد نہر تلاطم رکتی وائل املہ قمر تہی بد زمین خشک نہر
 اور پہلی نہ وقت زمین شام کی خبر وہ بان سیدنا مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے
 اور دوسری تعریف تحریک عرب کی ہی اور وہ بان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 مبعوث ہوئے اور علاوہ اسکے قولہ پانی کی ندیوں کے مانند آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ خاص کی خبر دی ہی اور وہ معجزہ یہ ہے کہ آپ کے اصنام
 مبارک کی درمیان سے بطور اچھا پانی کے چشمہ جاری ہو جاتے تھے اور یہاں
 مہجرات میں اسکا ہی بیان آویگا۔ ورس (۱۷۱) او کی آنکھیں جو دیکھتیں
 نہ دیکھ لائیں گے ا ل م ان دونوں ورسوں میں ہدایت احمدی صلی اللہ
 علیہ وسلم کا بیان ہے یعنی جب میں استعداد قبول ہوگی اگرچہ وہ فی الحال
 بے لحاظ اور معرفت الہی سے بی بہرہ ہو مگر بطریق اللہ ہادی عالم محمد رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم وہ ہدایت پاویگا اور صاف ہونے لگیگا اور ساتھ آواز لا الہ الا اللہ
 محمد رسول اللہ کی چوٹی لگا اور ایسا ہی ہوا قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کے تاکہ عرب کی ایسی تباہ حالت تھی کہ بیان سے باہر ہے
 خدا کی گردن تین سو ساٹھ بت رکھتی تھے اور غلطیہ شرک اور ہانی شرک
 ایسا بلند تھا کہ اس زمانہ میں دو مین کہیں ہی کا توجہ لا الہ الا اللہ کی آواز
 نہیں سناؤ دیتی تھی اور بعد بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسے وہ خدا
 معرفت اور صاحب توحید ہو گئی اظہر من الشمس و اہل من الاسس
 ورس (۱۷۲) باہمی آدمی میر صاحب حرمت نہ کہلائیگا اس طرح یہ وہ اس

کی فرعون ابو جہل کی مذمت ہی اور یحییٰ مسخرین کی نزدیکی سورہ ماعون میں
 یمعون الماعون ایسی مذمت میں نازل ہی اور ماعون کی تفسیر میں مفسرین سننے
 یانی اگ نمک بیان کیا ہی ورس (۱۷) بچل کی ہتیار زبان ہیں۔ الخ۔ اس
 ورس میں ہی اسی فرعون اس امت کی مذمت ہی ورس (۱۸) لیکن صاحب
 مروت الخ یہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے اور مروت آپ کی مشہور روایت
 ہے اور سخاوت ہی او کی مشہور ہے امہ محمدیہ پرانی جان ہی قربان کر دی اور
 سامنی تلو اور مسلمانوں میں نہ چلتے دی و ذکر اسٹھ شریف و حیدر رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک و حیدر ہی ہے اور شفاء قاضی عیاض میں
 نقل کیا ہے کہ ابن شیرین سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
 قوریت میں و حیدر ہے سند اول بشارت و حیدر زبور
 ۱۷ ورس (۱۷) اسی خداوند تو کتب تک و کیا کریگا او کی خرابیوں سے
 میری جان کو چوڑا میری و حیدر کو شیر بخون سے (۱۸) میں بڑی جماعت
 میں تیرا شکر ادا کر و سکا میں لوگوں کی کثرت کی درمیان تیری ستائش کروں گا
 شل سیدنا داؤد علیہ السلام بالاتفاق ان ورسوں میں کسی نبی کی بشارت
 دیتی ہیں اور بسبب شریعت محبت کی او کی نسبت کلمہ میری جان اطلاق فرما
 ہیں لیکن نصرانی کہتی ہیں کہ یہ ورس سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت میں
 اور ہمارے نزدیک یہ ورس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مبشر میں اور ہماری
 دلیل یہ ہے کہ دعا داؤد علیہ السلام قبول ہوئی چاہئے اور ہمارے نزدیک
 سیدنا عیسیٰ علیہ السلام مصلوب ہوئی ہر بچا ناگمان یا گیا اور محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم بالاتفاق ہمارے اور ہمارے نزدیک کفار کی ہاتھوں سے
 محقوکار ہی اور بخیر و عافیت مدینہ منورہ میں نہ ولفق افزودہ ہوئی پس اسے

یہ آئی کی بشارت ہوئی چنانچہ اور نیز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صفات میں لکھا
 کہ کوئی مخلوق میں سے آپ کا نظیر نہیں ہے اور آپ اپنی زبان کی ہی اکابر
 ہیں۔ اور سیدنا سرخ علیہ السلام کی ہمتاری قول کے موافق شاید اور بہانی ہی تو
 جیسا کہ ان انجیلوں میں کہیں مذکور ہے دوسری سند بشارت
 خلفائے زبور ورس (۱۲) میری جان کو تلوار سے بچا میری وحیدہ کو
 کتنی کے ہاتھ سے (۱۲) میں اپنی بہائیوں میں ہیرا نام بیان کروں گا اور مجمع
 میں ہیرا نشان ہونگا اس شرح اس بشارت کی خاتمہ کتاب ہذا میں منقول
 ہونے لگے کہ اکثر اس میں تعلقات خلفائے حقانیہ کا بیان ہے اور اس بشارت
 میں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک وحید ذکر فرمایا ہے اور ہا
 جہاں اگرچہ زیادہ ہے مگر اس کے بیان کی بھیج اسما سے کی موافق یہ زیادتی نہ
 سیلانی و سببیں فصل اس بیان میں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم برسات عامہ مبعوث ہونگی اور آپ کی رسالت کسی ملک اور کسی قوم اور کسی زمانہ
 کے ساتھ خاص نہ ہو گے سند اول بشارت مثلیہ باب
 (۱۸) ورس (۱۸) میں اذکی لئے اذکی یہاں یوں میں سے چھ ما ایک ہی بیا
 کروں گا یہ کلام نبی اسرائیل کی ساتھ ہے اور ہمداری لئے انہیں ارشاد ہی اور بشارت
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور محمد بن اسرائیل کے نفی اور بشارت
 سے ثابت ہے اور کوئی اسکا مدعی بنی نہیں ہے دوسری سند بشارت
 فارقدیہ نخل یوحنا باب (۱۴) ورس (۱۴) اور میں اپنی باب
 درخواست کروں گا اور وہ تمہیں دوسرا شلی دینے والا ہے گا کہ ہمیشہ ہمداری
 ساتھ رہے یہ بھی بشارت رسالت احمدی ہے اور مخاطب امت عیسوی بھی
 اور یہی بشارت میں انت موسوی مخاطب ہے اور اسمیں ارشاد ہے کہ وہ تمہیں

دوسرا تسلی وینوالا بخشیکا اور اس سے مدعی ثابت ہے اور وہ یہی ہے کہ محمد رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت عرب کے ساتھ خاص نہوگی تیسری سند
 بشارت طلوع عجلہ کتاب استثنایا باب (۴۴) خداوند سیاسی آیا اور
 سعیر سے طلوع ہوا اور فاران کی ہی بہار سے وہ جلوہ گر ہوا شرح بشارت
 ہذا میں مذکور ہو چکا کہ اس بشارت میں حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ اور حضرت
 محمد رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین کی رسالت کا ذکر ہے اور اس جملہ
 میں کہ خداوند سیاسی آیا حضرت موسیٰ علیہ السلام فی اپنی رسالت کا ذکر فرمایا کہ
 طور سینا پر رسالت اؤنگو عطا ہوئی اور دوسری اس جملہ میں کہ سعیر سے طلوع
 ہوا رسالت سیاسی تا عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے کہ آپ کو سعیر میں رسالت ملی اور
 اس تیسری جملہ میں اور فاران کی ہی بہار سے وہ جلوہ گر ہوا بشارت رسالت
 محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی مگر جلوہ گر ہونا عموم رسالت احمدی
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دی رہا ہے چوتھی سند بشارت قارقلیط
 کی باب (۴۵) اکی وریں اخیر میں ہے اس جہان کا سرور آتا ہے اور اس
 ہی عموم رسالت ثابت ہی پانچویں سند بشارت خلفائہ کا
 ستائیسواں وریں (۴۶) سارے جہان کو سر اسر یاد آویگا اور وہ
 خداوند کی طرف رجوع لاوینگے اور یہ جملہ قطع نظر عموم رسالت سے تسلیم عموم
 کی خبر دی ہے چھٹی سند بشارت پطرس یہ کتاب اعمال باب
 (۴۷) وریں (۴۸) تمام نبیوں کے اولاد ہو اور اس عہد کے ہو جو
 خدا نے باب دادون سے باندھا ہے جب ابراہیم سے کہا کہ تیری اولاد سے
 دنیا کے سارے گھرانے برکت پاویں گے اور اس وریں سے علاوہ عموم رسالت
 احمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی تسلیم عموم کی ثابت ہے —

کیا یہ بین فضل الرحمن بن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہونگی
 اور نبوت آپ پر ختم ہو جائیگی سند اول اشعارت حجرۃ الاولیہ نقض نبوت
 زبور (۱۲۱) آوہ تیر جسے ہم روئے رو کیا وہی کوئی کا سر ہو گیا (۱۲۲) آوہ
 خداوند سے جو ابوبارے نظرون میں عجیب ہی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
 بنو کدر غر کی خواب میں حجر کے ساتھ میں تعبیر کیا ہے اور شرح اس بشارت کی پہلی نکتہ
 ہو چکی ہے البتہ اس بشارت کی غرض جو بتی چاہیے پس معلوم ہو کہ یہ
 بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اس لئے کہ تعجب کی بات یہی ہے کہ میں تھوڑے
 باجرہ علیہ السلام کی اولاد ہو اور سارہ علیہ السلام کی اولاد کی ہر زمین کو عجیب نہیں
 تھا اور پہرہ مبین غرض نبوت ہی نہیں ہیں اور دوسرے فصل مقدمہ کتاب
 میں بیان کیا ہوا ہے اور ہر خود سیدنا مسیح علیہ السلام نے حق جہت شرعیہ ادا
 کیا اور فرمایا کہ یہ بشارت میری نہیں ہے بلکہ ایک اور بنی اسماعیلی قیداری
 کے ہے اور وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دلیل اسکی یہ ہے
 کہ انجیل مرقس کی بارہویں باب میں ہے پہرہ اونیں تثنیلون میں کہنے لگا
 کہ ایک شخص نے انکو رو لگایا اور اس کے چاروں طرف گیر اور کو لٹو کی جگہ کو دہی
 برج بنایا اور اس سے باغبانوں کی سپرد کر کے پر دیں گیا (۱۲۳) پھر کو ستم میں
 ایک نوکر کو باغبانوں پاس بھیجا تاکہ وہ باغبانوں سے انگور وں کے باغ میں
 سے پکڑ کر (۱۲۴) اونہوں نے اسے پکڑ کے مارا اور خالی ہاتھ بھیجا (۱۲۵) اور
 دوبارہ ایک نوکر کو اون پاس بھیجا اونہوں نے اس پر بھی تیر چنگے اور
 سر توڑا اور سبے حرمت کر کے بھیجا پھر اس سے ایک اور نوکر کو بھیجا اونہوں نے
 اس سے قتل کیا پھر اور تیر ونگو بھیجا اون میں سے بعضوں کو پٹیا اور بعضوں کو
 مار ڈالا (۱۲۶) اب اوسکا بیٹا ہے جو اوسکا پیارا تھا آخر کو اس سے اوسے

ہی یہ کہہ سکا کہ وہی میرے بیٹے سے دیکھئے (جسے) لیکن ان باغیانوں نے
 آپس میں کہا یہی وارث یعنی لاو اوسے بارہا میں تو میراث ہمارے ہی ہو جاوے گی۔
 (۸) اور اونہوں نے اوسے بکری قتل کیا اور انگور کی باغ کی باہر ہینیکہ بنا
 پس باغ کا مالک کیا کیگا وہ آویگا اور اون باغیانوں کو ہلاک کر کے انگور کا باغ
 اور دہلی پکڑیگا (۹) کیا تمہی یہ پوشتہ نہیں پڑا کہ وہ پتر جسے ہماروں نے رب کیا
 ہو کر نکلا (۱۰) یہ خداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری نظر و بین عجب ہی سہ
 انگور کی باغ سے یوستان شریعت الہی مراد ہی اور لگائیوا لا اللہ عزوجل جستان
 ہے اور چاروں طرف اوسکو گھیرا یعنی حدود شریعت الہی مقرر کیے اور یہ
 مضمون حدیث شریف میں ہی وارد ہوا ہے اور برج سے قبلہ الہی مراد ہے
 اور بنی اسرائیل نے انبیاء کرام علیہ السلام کی ساتھ جو جو کیا ظاہر ہے بعضوں کو چڑی
 اور مجروح کیا اور بعضوں کو شہید کیا اور نوکران الہی انبیاء کرام علیہ السلام
 ہیں کہ انکا اجر اللہ عزوجل کی بیان ہے اور سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام
 والسلام کو اس جگہ بیٹا بولا ہے اور یقیناً یہاں تحریف ہوئی ہی اصل میں
 کوئی اور لفظ ہوگا اور اس تبیل میں تو بیٹا جسکو چاہا لکھتا ہے اور انکو موفی اور
 خدا کا بیٹا ہونا خفیہ یا محاذ با فرض لازم نہیں آتا ہی اور انہی زعم
 کی موافق بنی اسرائیل نے انگور ہی شہید کیا گو اللہ عزوجل نے انکو آسمان پر
 اٹھالیا اور انکا ساتھی یہود اسولی دیا گیا اور زمانہ نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم میں اللہ عزوجل نے نظر عنایت سے دنیا کو دیکھا اور کو یا کہ دنیا میں
 آیا اور بنی اسرائیل سے باغیانی گلستان شریعت و طریقت چھین کر مینی اسماعیل
 سپرد کیا اور انکی سند میں وہی بشارت نقل کی اور اس سے معلوم کر دیا کہ یہ
 بشارت میری نہیں ہی بلکہ اور رسول کی ہی بنی اسرائیل میں پیدا ہوگا ۔

وہ کہ انیسویں ہجری میں نبی اہل بیت علیہم السلام اور وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سو
اور کوئی بیست و شش شہادت تشریف لائے۔ (پیرس ۱۶۹) اب وجود اس کی خداوند
یہود و یونان و رومی و دیگر ممالک میں بیرون میں بنیاد کی گئی ایک تہہ پر کوئی ایک تہہ لایا اور
پتھر کو پتھر کی سرکاری مہم بنوایا۔ غیور الا اوسیر جو ایمان لادے انا وئی فکر کیا یعنی فرستند
نہوگا یہ شہادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی بنیاد کہ شہادت کو فرمایا ہے اور اس
میں ہی البینہ کفایت لاجتہاد ترجمہ بنیہ غلبہ کی وزن پر کعبہ کا نام ہی اور بنیہ کا
اردو میں ترجمہ بنیاد ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فخر نبوت کو نیکی کی بنا پر
نہیں لینے اور اسکی مخالفت ہیں اور آپ کی بعد کوئی اور نبی نہیں ہے اور آپ ہی اپنی خواہ
میں کہ فخر نبوت کی کوئی کی اینٹ بیان کیا ہے چنانچہ بخاری شریف میں ہے
باب خاتم النبیین عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان سبیل
الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بناغا فحصدو حمله الامم وضع لبنۃ من زاویۃ فجعل
اناس یطوفون ویسجدون منه ویقولون ہذا وصفت ہذہ اللبنۃ فانما اللبنۃ وانا
خاتم النبیین ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہے کہ میری اور ان انبیاء علیہم السلام کی جو مجھ سے پہلی گدی میں ان سبیل
ہی جیسے کہ ایک شخص نے ایک مکان بنایا عہدہ اور خوبصورت بنایا مگر کوئی پرکشی
نہ لگا دیا پس آدمی اسکے گرد پھرتی رہے اور اس کو تعجب کرتے رہے اور کہتی تھی کہ یہ
کیون نہیں لگائی گئی ہے پس میں نے وہ اینٹ ہون اور میں خاتم النبیین ہوں۔
یہ تو تھی سید الشہادت مصطفائیہ میں ہی وہ عدالت کو جاری کرنا
کہ دائم رہے عدالت شہادت ہی اور دائم رہنے کی ہی معنی ہیں کہ اب خاتم النبیین
ہوں اور آپ کی بعد کوئی اور نبی نہ ہو وہ المقصود ہے اس میں فصل اس
بیان میں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذات پاک خود گفتار سے

قبول فرمیں گی اور اندر راہ پر لائیں گی اور اس دعویٰ کی جید پسند ہیں۔
مسئلہ اول بشارت مصطفیٰ میر۔ ورس (۱۴۵) خداوند ایک بہادر
 کی مانند نکلے گا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی خیریت کو اوسکاٹے گا وہ جلائیگا پان وہ
 جنگ کی لٹی لائے گا وہ اپنی دشمنوں پر بہادری کرے گا ورس (۱۴۶) کسٹی تختہ
 کو حوالہ کیا کہ غنیمت ہووین اور لوٹے روئی ہاتھ میں پڑی کیا خداوند فی نہیں ہے
 اخیال ہوئی اوہنوں فی گناہ کیا کیونکہ اوہنوں فی نہ چاہا کہ اوسکی راہوں
 چلیں اور وی اسکی شریعت کی شذر اٹھیں ہوئی (۱۴۷) اسٹنی اوس سے
 اپنی قہر کا شعلہ اور جنگ کا غضب اوس پر ڈالا سوا و سپر گرہ اگر داک لگی پودہ
 اوی دریافت نہیں کرتا وہ اس سی جبل حاتا پر وہ اوی خاطر میں نہ لاتا اوی
 یہ بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہر ہی اور میری مدعی کا ثبوت
 ان ورسوٹنی ظاہر ہی و ورسوٹنی **بشارت مختصر** یہ ورس
 (۱۴۸) سو خداوند کا کلام اوسنی یہ ہوگا حکم یہ حکم یہ حکم یہ قانون یہ
 قانون قانون پر قانون ہو تا جاتا توڑا ایدان توڑا واپان کہ وی سچ ہے
 جاوین اور چھاڑی گرین اور شکست کہادین اور دام میں پسین اور گرفتار
 ہووین انتی اس بشارت کی شرح میں گذر گیا ہے کہ اس ورس میں کلام
 شریف کی نگارمی نگارمی نازل ہوئیگی خایہ کا بہ نسبت کفار کی بیان ہی یعنی
 اس توڑی توڑی نازل ہوئیگی وجہ گرفتار ہو جاوین اور مارمی پڑیں گی
 اسلئے کہ شروع اسلام میں آتہ کریمہ (وقائلہ) انہ شریکین و فتنہ نازل ہوئی
 تو بظاہر اسباب دنیوی جو اس شریعت میں حرام ہی کفار پر فتح پانگی صورت
 زمین نظر دانی ہی پان جب شروع اسلام اور فتح خداوند اسلام میں لکھ دیکھ
 دلی ہوین فرمایا اور بعد قوت و شکر است اسلام و قائلہ انہ شریکین نازل ہوئی

کتابی شک قید ہو گئی اور ماسی گئی اور شریاب ہو گئی اور بہ امر و جہ کام اللہ کی صورت
 تیزی نزل ہوئی خاص ہوا اور ان ورسوں کی ہی میرا رشتہ ثابت ہو گیا تیری
 سند شہادت حسنیہ زبور (۱۱۴) میری دل میں اپنا منہ من
 جوش بہ تابی میں اول خیر و نیکو جو میں نے بادشاہ کی حق میں بنایا ہی بیان کرتا
 ہوں میری زبان ماہر لکھنؤ کا قلم ہی (۱۱۵) تو حسن میں ہی آدمی کیسے زیادہ
 ہی تیری ہونٹوں میں لطف شایا گیا اے ای پہلوان اپنی تلوار کو جو تیری حشمت اور
 بزرگواری ہی حمال کر کے اپنی ران پر لٹکا اور اپنی ہنر گوار سی سوار پہلوان اور سچا
 اور مانت اور صداقت کی واسطے اقبال مندی سی آگے بڑھا اور تیرا دانا ہاتھ تھکوا
 سبب کام سکا ملا ویکار (۱۱۶) تیری سپر تیز بین لوگ تیری نیچی گرمی پڑتی ہیں دی باد
 کی دھنوں کی دل میں لگ جاتی ہیں تیرا تخت ای خدا ہے الہ آباد ہی تیری سلطنت کا
 عمارا تھی کا عمارا ہی (۱۱۷) تو صداقت کا دوست اور شہادت کا دشمن ہی اسی
 سبب ای خدا تیری خدائی تھکوا خوشی کی تیل سی تیری مساجد میں سی زیادہ مسجود
 ہی (۱۱۸) تیری ساری لباس سی مراد و رموز اور شج کی خوشبو آتی ہی حسن
 باتی دانت کی محلوں کی درمیان انہوں نے تھکوا خوش کیا ہی (۱۱۹) بادشاہوں
 کی بیٹیاں تیری عزت والیوں میں ملکہ اور خیر کی سونی سی آراستہ ہونے کی تیری
 دانتی ہاتھ کھڑی ہی (۱۲۰) اے بیٹی سن اور سچ اور اپنی کمان اور ہر ہوا
 اپنی لوگوں اور اپنی باپ کی گھر کو بھول جا کہ بادشاہ تیری جمال کا پشت بشتاق
 ہو کہ وہ تیرا خداوند ہی تو اسی سجدہ کر (۱۲۱) اور منیہوں کی بیٹی لاو گی تو
 کہ وہ تیرا خداوند ہی (۱۲۲) شہنشاہ کی گھر کی اندر کل جلوہ گری اور سکا
 لباس سر تراش کا ہی (۱۲۳) وہ سوڑنی کپڑی پہنی بادشاہ پاس لائی جاتی ہی
 عورتیں جو اسکی سپیلیاں ہیں اسکی چہرہ پہ بھی تیری پاس پہن جاتی ہیں دی بادشاہ

اکی محل میں داخل ہوتی ہیں (۱۶) میری بی بی میری بچہ دیکھی قایم مقام ہوگی تو ان میں حکام میں
 کی سردار مقرر کر چکے ہیں ساری پشتونکو تیرا نام یاد دلاؤ گا پس ساری لوگ ابد الکا با تیری سالار
 کو کنگی پیش سید ناداو علیہ السلام اس زبور میں کسی رسول کی شکست و شان کی بشارت
 دی رہی ہیں اور او سکون خاطر کی اسکی خیر بیان بیان فرمادیں اور نام مخاطب با بن زبورین ہو جو
 نام محمد و احمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ کہ پاس جو نسخہ زبور ہے اس میں نام مبارک احیاء ایک موجود ہے
 اسلئے کہ خیار بنہ شاہ عبدالعزیز جو کتب نور اللہ مرقدہ شہداء ائمہ میں توین عقیدہ ترویج میں لکھا ہے
 اور زبور میں نام مقدس محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قیام ہے اور شاہ کو چرسی او کھاڑ پینکی بی زبور
 اور نسخہ یہود کے پاس محفوظ ہے یا احمد فاضل اللہ رحمۃ علیہ سفیتک میں اجل ذالکبار بارک علیک فتوحات
 خان کہاں و حرمک الغالب ہو کر کتبہ الخی خان ناموسا کر شر الیک مقروۃ پیچہ کامسنوۃ والام
 تحک کتاب حق جبار اللہ بن المین و التقدیس مرحیل فاران اسلمیت الاض من تحمید احمد و تقدیسہ مبارک
 و زقا الام بد اور یہ جو جبکاشا و ہما فی سواک و یابنی بنتا الیسوین زبور الیسوین نام مبارک فرمایا
 پیدا پیش کر لیا کہ گویا کذا فیہ علیہ السلام مقصود ہے کہ یہاں پر میری بار بار دعا ہے کہ سوک نام مبارک اور نام
 صلی اللہ علیہ وسلم صلا علیہم اجمعین ہو ہیں اور نام مبارک کمال نبوی صلی اللہ علیہ وسلم و اللہ ان او کھاڑ
 اور صرح بتائے ہیں کہ نام او کھاڑ مذکور ہو گا اور ان خداوند حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بھی ہم سے زیادہ
 حسن و خوبی ہے کہ کی چودہویں کو یاد بھی ہوئی اور کہ صحابہ اس کو قیام کیا ہو اور اس پر بھی (اللہ علیہ
 کی بیانیہ مذکور ہو لیا اچھا کہ مبارک کا وہ نام تاکہ کسی کوئی اور کسی بلند نہیں ہو سکا۔ ا۔ ب۔ کی
 نظر مبارک کی وہ نظر تھی کہ در دیوار اس کے لیے مثل چشمہ کی تھی اکی سمت کی وہ بلند پروازی
 تھی کہ آسمانی اطلال کی آواز میں پرستنی تھی۔ بلند آوازی کا وہ عالم کہ خیمہ الودار میں
 لاکھ آدمیوں میں سیکو برابر آواز پہنچتی تھی شیریں لکھی و چشمہ کہ جس کے گامی زمین پر گیا چشمہ شیریں
 شیریں کلامی کا وہ سرکہ کہ خرافا و ذوائق او کھاڑ شیریں بان میں دندان مبارک کی فوج چاک
 ادوار و پائے عکس پر پسینہ مبارک کر خوشبو کی خوشبو کہ سیاہ و نازک و نازک چاہے یا چاہے و انکھ کی وہ

کہ کہ ما کہ ہوتی کوت کے اوس میں ہر روزی میں خسا جانے کے ٹکری لے کر
 دوسری کردن باقی رات کی نوبت ورت شکم نیم بالائی کے مانند
 سپین ساق قدم مجبورین کے رخساروں سے یا وہ شرم اور نام عریض کہ
 آپا ذات پاک میں تمام خوبیاں جمع تھیں اور کسینی انکی شان میں خوب کیا
 شہر حسن یوسف یا یغیا دم عیسی داری و اسنہ خوبان بہ وارید تہا داری
 قولہ تیری سوگو بنی بخت آبا یا کیا ہے لکی خوش خلقی اور شیرین زبانی
 مسلم مع اقوام سے دریں ای سلوان اپنی بلوار کہ الم سلوان بخنی قوی ہے
 اور بطل قوموں میں سلوان کی ملک لفظ قاور ہے اور قادر الکی اناسی بخت
 سے ہے اور اپنے فرمایا ہے انارسل اللہ بالسیف بن اللہ کارسل ہوا
 ہوا کے ساتھ اور پان پلو الیسا بن اور اپنی ہی لکھا گیا ہے اور یہ
 گناہ جہاد سے ہے اور اپنے جہاد ہی کیا ہے ورس اور اپنی برزگوار ہی
 سوار علیہ الم رسول اللہ علیہ السلام و سلم جہاد میں سوار ہو کر اور گے ہوئے
 اور نیری او صداقت سے ساتھ مخالفین پر اپنے فتح پائی اور اس حملہ میں
 اس ورس شہر اور اندام و شہید کو مہرب کام سکھلا دیا شوق القم کا بیان ہے
 اور اس سے زیادہ اور کون سا مہرب کام نہوا ہے اور اسی عیشی کی فتح سے علا
 قیامت ہے اور بطل سسہ عہد شوق حرام غلوی ہے خوشایا کسکیو
 درباب قیام قیامت واقع ہوا اور کلام شہید علی الدین سعیدی شیرازی
 نور اللہ فرقہ بن ہی لفظ ہم واقع ہوا ہے اور وہ بہرہ مسیحیہ جو
 ہتھن برابرت شہید شہید مسلمان قززدہ و نیم و اور اس میں عظیم
 کابیل میں اور جابھی القیامی ان سب سے اور انشاء اللہ مجزات کے بیان
 میں وہ قاترت مذکور ہوگی ورس و شیریں تیرتہ میں آخر یہ ہی بیان

بیان فتح پانی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور بادشاہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے فرمایا کہ آپ شاد و عاظمین اور اس دنیا میں بھی حکومت
 ظاہری خلیفہ الدنئی اور روحی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تیرا رہنما اور اس
 مہم کو اس طرح جاری حضرت اسماعیل علیہ السلام کی وقت سے تیرا نذری کی پیش ہو رہی تھی اور انھیں
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم تیرا نذری سکے کرے بلا دیکھ کر وہ نیک عمل جاوے گا ورنہ اگر نیک عمل
 بدالابادہ انجام دے تو حجاب اور صاحب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب ہی اور ان کی شہرت
 کی ابد الایاد میں نیکی یہ معنی ہے کہ سرانبر قیامت تک ایسی بادشاہ ہوتی ہیں
 اور محمد الدراج تک برابر بادشاہ ہوتے ہیں اور قیامت تک ان اللہ انہما منہما سطح
 ہوتی رہیں گی اور ممالک عرب اور شام کے خلافت کا اس جگہ اعتبار ہے قولہ تیرے
 سلطنت کا عصا راستی عصا ہے اسکے معنی یہ ہیں کہ آپ کی سلطنت راستی اور
 صدق اور حقیقت دین سے قائم رہے گی اور وہ گویا راستی پر تکیہ کے بدوئی ہونے سے
 اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں ایک عدا تھا اس پر تکیہ کرنے کے
 آپ خطبہ پڑھا کرتی تھے اور یہاں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ عصا خلفاء
 کے پاس رہا اور وقت زوال دولت عباسیہ کو وہ عصا کم ہو گیا ہے
 ورنہ تو صداقت کا دوست اور شرارت کا دشمن ہے اسی سبب ابو خدا
 تیری خدا سے تجھ کو خوشی کی تیل سے تیری مصاحبوں سے زیادہ سچ کیا تھا
 معنی اس ورس سے ظاہر ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدعی کے دشمن
 تو خواہ اپنے قریب سے ہو کیونکہ وہ اور صداقت کو دوست رکھتے تھے
 کو وہ کسی اجنبی آدمی سے کیونکہ وہ اور شاید شرارت سے وہ شخص مراد ہے
 جو سرایا شرارت تھا یعنی فرعون اللہ تعالیٰ جل اور صداقت سے وہ مراد ہو جو شر
 صداقت کی وجہ سے بنام صلی اللہ علیہ وسلم اور ذکر فرعون اس امت اور ذکر

خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کا اور مجاہد و مہل میں صراحتاً ہے چنانچہ علامہ
 رسالہ مذکور سے ظاہر ہو گا کہ اس کو جبراً یا اختیاراً سخت و لرزہ ہو تا ہی اور
 وہ یہ ہے کہ اس خلیفہ میں فرمایا ہے تو صداقت کا دوست اور شرارت کا
 دشمن ہے اور پھر فرماتے ہیں اسی سبب ہی یہ ذاتی شکر خوشی کو
 قتل سے تیری مصاحبوں سے زیادہ مسخ کیا اور کوئی عاقل نہیں کہہ سکتا
 کہ صدیق کی دوستی کی وجہ سے رتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زیادہ
 ہو یہ تو شاید کفار کو تو نے کیا کہہ دیا اور دشمنی ابو جہل سے بچتے ہوئے
 کرتے اس واسطے کہ یہ سبکی عداوت کی وجہ سے کہ وہ عدوی نہ اوند کریم متضار نہ
 اگر زیادہ ہو تو ممکن ہے مگر دوستی صدیق سے رتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کسی زیادہ ہو اللہ صدیق کا رتبہ قطعیاً سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم
 سے زیادہ نہ کیا نہ برعکس اور جواب اس کا یہ ہو کہ صدیق کو خدمت نبوی
 صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے خلعت رضا و منوب برحق ملا ہی اور سورہ الصحی
 میں کیسوت بیطیک ربک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلعت رضا و
 منوب اور قمی قابل شد کہ جو صدیق کو ملا وہ بصرہ قہ خدمت نبوی صلی اللہ
 علیہ وسلم میں جو صدیق کو ملا گویا کہ وہ ایک ہی اثر اور یہ صورت میں ایک دو خلعت
 رضا نبوی اور رسول علیہ السلام کا ہر باعتبار اصل رسالہ حاصل ہے ایک ہی خلعت
 رضا و منوب المملو بہ تقیہ پادوی اور تقیہ خدا کے سیدنا مسیح علیہ السلام پر
 اس نسبت کو حوالی میں کو اترا اول تا آخر خلافت کیوں نہ ہو اور اس کے بعد
 غیر رضیہ کے موافق حضرت مسیح علیہ السلام خدا سے ثالث ثالثہ کہ نہ تیسرے
 میں اور جواب اس سبب کا یہ ہے کہ اولاً یہ لفظ ہے اصل میں زمین سے اسلامی
 ثانیہ اظہار الحق میں جواب میں اسی سبب کا فرمایا ہے کہ یہ لفظ محرف ہے اور کہہ

باب کہ اگر کوہ پور جا بہ حضرت شہر باز کو نصیحت سے درس لیا کہ بادشاہ
 تری حال کا غم نہ تھا تو ہو یہی انجمن کوینہ و نصیحت ہو اور بادشاہ سے
 اس جگہ تیرے سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ ہر ایک تیرے کا جہاز اگر کویت ہو تو تیرے
 کو تیرے تاروں سے جو علوم ہوتا ہے کہ غلیہ نہ حق عزرا اللہ اور حق خلافت سیدنا امام حسین
 رضی اللہ عنہ تھی درس ۱۲ صدور کی پٹی سپر لاو گی قبیلہ کے دو تندر تیری شہر
 کہ اگر پہلی دروں میں سلطنت کھدی کاہان شاہ اور اوس کے کارسول
 جلی اللہ وسلم کو میٹوان کے گہرین راضل جو نیکار کو پسند ہے اور اس در میں
 سلطنت قیام رہو دم کا ذکر ہے اور اس سلطنت کی بر سے اور تیرے
 خدمت میں تین مذکور ہو اور انہوں نے بد یہیے ارشاد اسکندریہ سے مار
 قبلہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بد یہیے اور اپنا سے حضرت تیرے
 علیہ السلام میاں سے اور انکا انتقال زمانہ شیر توار سی میں ہو گیا اور دل
 ہی امیر اسکندریہ سے ہی پہنچا تھا درس ۱۳ اشا خرا دی تدر کے اندر کل علیہ
 ہے اسکا لیا اس سر اسے پاس کا ہے یہ حق ہے شہر بانو کی کثرت کا
 ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے انتقال کی خبر ہے ۱۴ و ۵ سوز سے
 کہ تیری ہنسی بادشاہ پاس لائے جاسے ہو انخاری خورین جو اسکی تہلیل
 میں اسکی پیچھے پیچھے تیرے پاس پانچوں سے جاسے تین ہا خوشی اور
 تیرے پاس سے وہی پوچھا ہے جاسے تیرے بادشاہ کے محل میں راضل
 ہو تیرے میں ہے ان خور تون کا بیان ہے تیرے اور صبا کے
 رضی اللہ عنہم احسن کے تصرف میں تیرے درس ۱۵ تیری پیچھے تیرے پاس
 کے قائم مقام ہوں گے تو انہیں تمام زمین کے سردار ہفت کر دیگا ہوتا
 اس کے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ تیری علیہا السلام میں درس ۱۶

میں ساری پشتوں کو تیرا نام یاد دلاؤ لگا پس ساری لوگ ابدال آباد شری
 ستائش کریں گے میں نے محفہ شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ سے نقل کیا
 کہ اس ربوب کے شرف میں یا احمد تھا اولیٰ یہ دلیل ہے اسلئے کہ جب نام
 ہی نہیں لیا پھر کچھ کہ میں ساری پشتوں کو تیرا نام یاد دلاؤ لگا ٹھیک نہیں محاذ
 ہوتا اور حیات تری ستائش کرنے کے بھی ترجمہ محمد نام مبارک بینا صلی اللہ علیہ
 وسلم ہے اور اگر ذکر نام مبارک کا لحاظ کیا جاوے تاہم یہ اوصاف
 سوای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسی پر صادق نہیں اتنی اور
 یہ نامیج علیہ السلام میں تو شروع بشارت سے اخیر تک ان محاذ کے
 امتداد ہو جو وہیں پس اس بشارت کو آپ پر کوئی کس طرح جھاسکتا ہے۔
 اور یاد رہی عبارت مذکورہ صحیفہ یسعیاہ کے باب ۵۴ میں کہ بشارت
 مسیح علیہ السلام تبارکتے ہیں اور وہ تمامہ محاذ بشارت مذکور ہیں پھر
 دونوں ایک ذات واحد کی بشارت ہوں گے اور وہ عبارت یہ ہے جو
 باب ۵۴ ہماری بنیاد پر کون اعتقاد لایا اور خداوند کا ہاتھ کس ظاہر
 ۲۰ وہ اس کے آگے تو قبل کہ شرح بیہوش لکھا ہے اور اس جرح کے مانند جو
 خشک زمین سے پستی اور ہلکی ڈیل ڈول کی کچھ خوبی نہ تھی اور نہ کچھ رون
 رحم اویں برنگاہ کریں اور کوئی غالیش بھی نہیں کہ ہم اس کے مشتاق ہوں
 ۲۱ وہ آدمیوں میں نہایت دلیل اور حقیر تھا وہ مرد غناک اور ریح کا ہوتا
 ہوا لوگ اس سے گویا ربوبش تھے اس کے تحقیق کو اور ہم نے اس کی کوہ
 نہ جانی یقیناً اس سے ہماری شقیں اٹھائیں اور ہماری غموں کا بوجھ
 اتاری اور جو بڑا ہر ہم نے اس کا بہ حال سمجھا کہ وہ خاک مارا کوٹا اور ستا
 ہوا ہے مردہ ہماری گناہوں کے سبب کمال کیا گیا اور ہماری بربادی

ذیابعت کی یاد کیا تواریخ پر سیاحتی کے لئے اوس پر سیاحت ہونی تاکہ اوس کو
 مارکمانی سے جڑ جاتی ہوں ایسے ناظرانہ انصاف نظر غور سے دیکھئے کہ یہ امور
 حسن اور لطیف اور برکت اور قدرت اور بہت اور ثواب الگ الگ اور حیرت اور بزرگواری
 اور تیر اندازی اور نیز و بارانی وغیرہ کے جو یہی بشارت میں مذکور ہیں محال ہیں یا نہیں
 اور وقت تسلیم اس امر کے کہ بشارت یہاں سیدنا محمد مصطفیٰ علیہ السلام میں توحید علیہ السلام اور یہ سب
 اوصاف سیدنا مسیح علیہ السلام کے ہیں پھر اس بشارت کے لفظ کو اب کی بشارت کے لئے
 اور در صورت عدم قیام ہی بہ تمام بشارت اس انداز سے بیان کی گئی ہے کہ اگر
 کوئی نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نہ لگاؤ تو تب بھی سوای اکی اور کسی
 صادق یا دے اب شلہ جیاد اور نیزہ اور سن القم اور صدیق اور سید نبی اور شہزادہ
 اور راج دانا اور باب اور دوا حضرت مسیح علیہ السلام کو دیکھئے کہ ان تمام بشارتوں اور حقیقت
 کے ساتھ ہوں مسیح علیہ السلام کو اس بشارت میں جو کہ مذکور ہے یا دیکھا تو ایسا واقع ہوا کہ یہ طرح
 وہ مسیح علیہ السلام پر صادق نہیں آسکتا ہے یہ حقیقتہً محال یا نچوین سند
 بشارت صادقہ صحیفہ سیدنا علیہ السلام باب ۱۱ میں دیکھئے کہ کس نے
 انہیں راستہ کو یورپ کی طرف سے پراگیا اور انہیں پانون کی کبری کی پائیں
 بلایا اور انہوں کو اوس کے آگے دھروا اور اوسے بادشاہوں پر مسلط کیا کہ
 وہ انہیں خاک کرماندہ اوسکی تلوار کو اور اسیے ہوئے کی مانند اوس کے کمان کے
 حوالہ کیا ۱۲ اوس نے ان کا پیر کیا اور جس راہ پر کہ پیش قدمہ مارا تھا سلامت
 گزر گیا ہم کس نے یہ کام کیا ہے اور اوسے انجام دیا وہ جو ساری یسوعی
 ابتدائے طلب کرتا ہے میں خداوند پہلا ہوں اور پھیلون کے ساتھ ہیں
 ہوں جس راہ تیار ترجمہ صادق ہے اور صادق لقب تو صغی محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور شاہد ہے عرب یورپ کی طرف واقع ہے اور انہوں

کسی کو اس پر شبہ نہ ہو بلکہ اور بالکل کی کسی عترت عظیم سے عبارت ہو اور حجاب استوکل اس کا گردن
 قبولات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دی ہے اور تیسرے درجہ میں منزہ
 بود کی خبر ہے چوتھی کتاب شہادت صبیحہ مومیل کی دوسری کتاب باب
 ۲۲ و ۲۳۔ اسرار میں لکھا اسیریل کے چٹان سے جچی کو انسان
 حکومت کرتا ہوا ایک صاویں سے خدا ترسی کو ساتھ حکومت کرتا ہوا ہمہ اور
 وہ صبح کی روشنی کے مانند ہو گا جبکہ سورج نکلتا ہے ایسی صبح جسکی ساتھ ہوا
 ہین ہوتی اور گہاس کی مانند ہو جاتا ہے جو کہ مٹی و ہویہ کے ہر زمین سے
 نکلتی اگرچہ میرا گھر خدا کے بہت اس دول کا نہیں لیکن اس نے ایک
 ابدی عباد جو سب خبروں میں آراستہ اور یاد دہشت میری ساتھ کیا ہے کہ میری
 سلمی سلامتی اور میرا اسلاف ہی ہے یا وہ جو دیکھو وہ اسے نہ اندک و سے
 ہر بلبل حال کے سب کہ سب کاموں کے مانند اگر بارہنگی جاویں گے کہ چونکہ وہی
 ہاتھوں سے کہی نہیں جاتی اور جو شخص کہ انہیں بکریا چاہے اسے خبر
 کہ لوبا یا نیر کے پہل کو اس کام میں لاوے اسے اس بیان اس کا نام ہے اس
 سے نوع انسان اور اسے اور محمود لغبت کا خالق اس کی طرف سے خبر ہے اور
 امداد ایک لفظ ہے اور انکی حکومت خدا ترسی کے ساتھ ہی ہے اور روشنی
 چہرہ مبارک کی ایسی اور جیسی حضرت داؤد علیہ السلام فرمایا کہ اور قرآن مجید میں ہے
 کو فحی کے ساتھ تعمیر کیا ہے اور اسکی قسم کہانی ہے اور بلکہ کون و کس
 یہ بیان ہے کہ حجی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی اسرائیل علیہ السلام نے انہیں
 ہو گئی یہ حق ہے کہ اسے علیہ السلام کا ہے اور وہ حضرت اسوئل علیہ السلام
 و علیہ السلام میں اور ایسی خبر ہے کہ وہ کہانی اسرائیل میں سے ہے کہ وہ اسرائیل
 بر امان لاوے اور وہ کہانوں اور شہادت ہے کہ وہ کہانوں اور شہادت ہے کہ وہ کہانوں

یہ حسین بن علیؑ کی آمد آنحضرتؐ اور راستہ میں آپ کو پیاس کی تکلیف پہنچی
 ہے اور سیدنا صدیق علیہ السلام نے پیسے اکٹھے کر کے آپ کو پانی پلایا ہے اور بندہ ہوں در کس
 میں وجہ ہجرت بیان فرمائی ہے کہ بسبب ارادہ شہادت اور اتفاق کفر و حکم ہجرت
 کا حکم الحاکمین سے آگیا تھا اور رسولہوں در میں اس ارادہ بد کی سزا کا بیان
 ہے یعنی ہجرت سے برس بروز کر کے قریش اس ارادہ بد کی سزا پانگی اور ہلاک ہوں گے
 اور ماری جائیگا یا نچہ پورے برس روز کے بعد ہجرت سی اذن مال ہوا اور بیوی
 جینہ ہجرت رسول انقلین صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ بدر ہوا اور اس میں مکہ واسطے
 قریشی ماری گئے اور ہلاک ہوئے اور قید ہوئے اور اللہ کا وعدہ پورا ہوا اور
 ومن اصدق من ابد قبیلا اور کیفیت اس غزوہ خطمی کی یہ ہے کہ قبل
 ہجرت جان تثارون نے صد مرتبہ جان تماری کو واسطے خدمت نبوی صلی
 اللہ علیہ وسلم میں عمریں کیا مگر آپ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے ابھی قتال کا حکم
 نہیں ہے یعنی ابھی تک وہ وقت نہیں آیا ہے کہ جس میں قتال مقدر کیا گیا ہے
 اور ابھی انکی شہادت بھی حد سے زیادہ نہیں بڑھی اور یہ ہجرت سیرس روز
 تک اجارت قتال نہ تھی برس روز کے بعد اذن قتال ہوا اور یہ کہ یہ ...
 اذن للذین قتالوں بانہل انہم نے نزول اجلال فرمایا اور اس آیت کے چند ہجرت
 کے بعد اللہ جل جلالہ عم نوالہ عظم شایہ کے وعدہ پورا ہونے کی واسطے یہ کہ
 قافلہ قریش، کہ ملک شام سے سوداگری کا مال و اسباب خرید کر ڈی ...
 سید گئی تھی و ایسے آتا تھا مسلمانوں کو خیر ہوئی اور جب یہ قافلہ سوداگران
 دشمن دین کا قریب بدر کے پونہ آیا آپ نے بقصد اس قافلہ کے مع عجات
 قلیلہ مومنین کے مدینہ منورہ سے نہضت فرمائی اور تجنیر و سامان لشکر کے
 نہیں کیا تمام لشکرین کل اہل تلوارین تھیں اور امیر قافلہ قریش سحان نہضت
 سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور راکستہ ہو گیا اور راستہ سیر

کہ میں قریش کو اطلاع دی کہ اہل اسلام عمار اور اودہ کے ساتھ ہیں تم قافلہ حمایت
 کی نظر سے نکلو مگر قافلہ سمجھ کر کہ ہو بیچ گیا اور مکہ والے بیٹے کے پاس آئے
 نصران سے لکھ کر اسی مدحون کی طرف دوری اور بدین آہوئے اور مسلمانوں
 سے مقابلہ ہوا اللہ عزوجل نے باوجود ظلمت سامان مسلمین اور قوت شوکت
 کفر و فجور کو مسلمانوں کو فتح عنایت فرمائی اور کفار سے شرم و ہار ماری کہ
 اور ستر قبہ ہو گئے اور سب مال و اسباب لٹ گیا اور ذلیل و خوار ہو کر باقی ہمارے
 اور اللہ کا وعدہ پورا ہوا یہاں غزوہ احزاب شارت قتل ابو جہل زبور ۳۳ و ۳۴
 ۳۳ انسان کو قدم خداوند نامت رکھتا ہے اور اس کی راہ کو دوست رکھتا
 ہے اگر وہ گرجا دے پر پڑا نہ رہے گا کیونکہ خداوند اسکا ہاتھ تھامتا ہے ۱۲
 یہ شارت مع انبیاء کی خاتمہ کتاب میں انشا اللہ مذکور ہوگی اور اس ورس
 میں انسان سے باعث وجود عالم قرۃ العین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 جو انسانوں میں سب سے افضل ہیں مراد ہیں اور گرجا نا اکیلا غزوہ احزاب میں
 ہوا ایک آپ ایک جگہ گرجا ہی اور بظاہر صورت تکاشفی واسطے تصدیق نبوت حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم ہوئی پس اس ورس میں اسی غزوہ کا ذکر ہے اور ایک
 برابر پھر فتوحات حاصل ہوئیں اور کفار سے بدلہ لیا گیا اور صورت اس غزوہ
 کی یہ ہوئی کہ غزوہ بدر میں جب قریش بہت ہلکا ہوئی اور ستر قبہ ہوئے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اختیار دیا کہ یا تو تم ان کفار کو
 مار دو یا وہ مال لیکر چورہ دو مگر بصورت چورہ کرنے کی سال آئندہ میں اسی
 تعداد کی موافق تم سب ہو گے مسلمانوں نے بظاہر صورت قبضہ
 اختیار کو دیکھ کر چورہ کو اختیار کیا اور کہا کہ اگر سال آئندہ میں ہم شہید
 ہو گئے تو جنت دار رضائیں پہنچیں گی پس موافق وعدہ الہی سال آئندہ میں
 شہادت کا وقت سر ہوا اور کفار جہنم آئے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اور ملکہ بلینہ کی تحریک کارلی بہ راسی ہوئی کہ یہ منورہ سے باغین جا جا چکی ہیں
وہ حملہ اور میں تو انکو روکنا چاہتا ہے مگر تو عمر اور ماتجربہ کاروں کی اس میں جہاں میں
پیدا ہوا وہ تو ان کے خیر و خیر کو نیک دیکھا اور جب شخصت علی الدین علیہ السلام نے یہاں لگا
اور رہ سہری اور ارادہ شہر سے باہر لگا فرمایا اس وقت وہ ہونے ہی عرض لیا کہ ایسا
حکم شہر میں ہی رہیں گے آپ نے فرمایا جب اللہ کا رسول مہتار لے کر پھر پھر
حکم لے لے بین گھول گیا ہے بس آپ میدان میں نہ شریف لائے اور مقابلہ ہوا
آپ نے یہاں صحابہ کو ایک گہائی بہار پرستیں کیا اور حکم دیا کہ اگر کوئی انقض ہم پر چڑھو
نہی تجھی تم اس جگہ کو نہ چھوڑنا پس جب لڑائی شروع ہوئی اور کفار یہاں گئے اور انکی
آدمی ماری گئے تو ان گہائی والوں میں سے اکثروں نے خلاف حکم رسول اللہ ﷺ
صلی اللہ علیہ وسلم کیا اور فتح دیکھ کر وہ جگہ جو رومی ہر چیز انکی سردار نے
منع کیا مگر کہا نہ مانا اور سبکدوش سے چلے اور طرف سے کفار نے حملہ کیا جو وہاں
جب آدمی باقی تھی وہ شہید ہوئے اور مسلمانوں کے غضب میں اگر کافروں
تکواریں مارنی شروع کیں اور وہ یہاں کی ہوئی ہی لوٹ پڑے اور وہ طرف
سے مسلمان گھر گئے اور وہی سرد آدمی جیسا وعدہ تھا شہید ہوئے اور
باوجود فتح کی ہر سبب وعدہ الہی اور خلاف اوامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے شکست ہو گئی اللہ کا رسول کی تہور می سی نا فرمانی کی اسی ہی سزا ہوئی
اور انکی نیت بشارت شلیمین صرح کر کہ جو کوئی انکی بات سیکھا یا رکھا یا اس سول حاکم
میان عذروہ احزاب بشارت باد صبا یہ زبورہ ہم خداور ہر ہر گ
ہے اور لائق ہے کہ ہماری خدا کے شہر میں اسکی مقدس پہاڑ اور کے تاثیر
بہت طرح سے کیجائے نہ ملندہ ہی سے خوبصورت تمام زمین کی خوش
صیہون سے اسکی اتر اطراف میں برقی بادشاہ کا شہر ہے ہر اساد کی
محلہ میں مشہور ہے کہ خدا جاسے نبیہ سے کیونکہ دیکھ کہ بادشاہ ہم

پہلا آتا تھا اور یہودی بھی ہو چکی تھی شام سے جلاوطن ہو گیا بعد مدینہ الرسول اور
 ان کے قریب جوارین اسی خیال سے اگر یہ تھے مگر بعد بخت اکثر بے نصیب رہے
 جس طرح ایمان لایا اور اسی نار الدہ الوقدہ کو بھی خلاصہ یہ کہ یہ بات کہ مدینہ الرسول
 محمد عربیؐ کی قریشی قیداری اسماعیلی البرہمی عالیہ السلام کا مہاجر و حامی بنا دیا
 مشہور اور معروف تھی نزاروں امی اسی ورگے وہاں اگر رہے تھے
 ورنہ ہم کہیں نہ کہیں کہ بادشاہ سجمانی اور ایک ساتھ بکری و بکر دیکھ کر فوراً
 دنگہ ہوئے وہ گہری اور پہاگ گڑھ کیلکی نے انہیں وہاں پکڑا دیا
 اچھا خیر وقت عورت کو ہوتا ہے وہیں پوری مہاسی جو پیرس کو تہا زون کو
 آبرو دیتی تھی۔ ان تینوں دیونہ غزوہ انراب کا بیان ہے اور اس غزوہ میں
 تمام قبائل عرب جمع ہو کر مدینہ منورہ پر چڑھ آئے تھے اور ان کا ارادہ تھا کہ
 اسی مسلمان کو سالنم چھوڑ و لیکن جبکہ اللہ مددگار ہوا تو کون دیکھ کر
 اللہ غزوہ جل نے ایک رات پوری مہاجرانی کہ جس سے انکو خبی اوکھ گئی آگ
 ہو گئی گھوڑی چوٹ گئی آخر کار وہ خود ہی پہاگ گئی اور اللہ نے مسلمانوں کو غیب
 سے یہ فتح عنایت فرمائی۔ من اصدق من اللہ قیلا ورس جیسا ہم نے سنا تھا
 وایسا ہی لشکر دن کو خداوندگار شہرین انہی جزا کے شہر میں ہم نے دیکھا خدا
 اب تک برقرار رکھنا۔ سبنا داود علیہ السلام بوجہ یقین کے قبل کو مانی
 کو تہا تجیر فرما رہے ہیں اور مدینہ منورہ اللہ کر رسول کا شہر تو گوا کہ اللہ کا
 ہی شہر ہے اور لکھنؤ کی نزدیک حرم مدینہ منورہ مثل حرم مکہ منظر کے ہی اور
 اختتام بہتر ہے اور الشاء اللہ قیام قیامت تک برقرار رہے گا اور یہاں
 وقوع اس غزوہ کا یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی ہے کہ یہ
 نقص عہد کے حکم خالق الزوال جب جلاوطن فرمایا بعض انہیں جو خیر حاسی تھی اور
 اور نہ تو یہ کہ منظر میں جا کر قریب سے ہی عہد شکنہ اس سال اہل اسلام پر کیا اور پیر

خطنان سحر کبی خبر کیا پس قریش بنی سہر اس سب در یکدیگر مہار شہر بنی شکوت و سناخت
 جمیعت بن ہزار کی مکہ فطیمہ و محل کر مرثیہ بن بنی وادی فاطمہ بن اگر طہری اور بنیان
 قاتل عرب مثل اسلام بن شیخ اور کاتبہ اور قرہ اور خطنان سبہ ان و آملی اور ان سہ ملکیت
 سب جمیعت دس ہزار کو بیونگی اور اہل اسلام مقابل و نکل کل تین ہزار تو دس جب یہ غیر انحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچی آپ فرمایا مقدمہ میں چاہے شہرہ کیا سلمان فارسی
 فرمایا منہ کی گود و کی گردن شکر کی دی اور یہی راہی مقبول ہوئی اور یہ خدمت سلا
 بہار کی طرف حسیکا ذکر شہادت مصطفیٰ میں سب کہو دی گئی اور آپ فرمایا
 بنی نہایت فینس آیات نمود اس خدمت کو کہو دایہ کہ بنو دی کوشش احمد شہرہ پانچ
 ہی پستی دی چو اجدات صتم علیہ والہ و آلہ و صحابہ علیہم السلام نو کہو دای خندگی شکر
 و شکر نمود ہوا اور ایک وادی میں اتنی اور شکر نبوت سلا کی جانب تہا اور دریا
 شکر نفر اور شکر اہل اسلام بہ خدمت ہو اور یہی ابن خطیب یہودی بنی انیسری جو سید انور
 اور اشقی النہارن مداوت بنوی میں تہا بنی قرظیہ کر یا سر یہو بخا اور بنی قرظیہ اور دس
 اہل اسلام کہ اب تک صلح ہو انہوں نے اسو اندر زانی دیا اخر یہاں جلیہ و تہا در وازہ کہلا کر
 اندر گیا اور ان سب نفیض عہد کر دیا حکم الہی جو انکی حق میں تہا وہ قریب الگ تہا سہر
 اذ احیا القضا فان القضا یحیی البصار اذ احیا القضا اور قریش بنی تو سہ زیادہ ملک سلمان و کاج
 کہو ہو پیر ہوا اور ان امام بن محاربات سلمان بنی اور اہل کفر میں ست واقع ہو
 اور سعد بن حاد کہی کہ گھل پر اسی غزوہ میں تیر لگا لگ سب مقبولیت الکی و عا
 کہ فیصلہ بنی قرظیہ تک زندہ رہی اور یہاں بجان آفرین تسلیم القضا کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم فرما شکر کفر بردعا کرنی شروع کی اور یہی دعا قبول ہوئی اور وہ
 کہیم فرما دسبا کو شکر کفر بردعا کیا اوسو انکے شکر میں نزلہ وادیا اور بنی انکی
 اولت دین اور یہی او کہ ہاں ہنگام اور فرستے ہی خداوند کریم نے بھی انہوں نے طائر

[illegible]

خدا کو سن کر اس پر ہوا کہ اگر وہ کو اور کسی کو قتل کر دے تو وہ جہنم میں آئے گا اور اگر
 شہداء سے کچھ نہ کہے گا تو وہ جہنم میں آئے گا اور اگر وہ کو اور کسی کو قتل کر دے تو وہ جہنم میں آئے گا
 قتل کرنا شروع کیا اور حضرت کو خبر ہوئی تو انہوں نے قتل کرنا چاہا اور پھر جب خبر ہوئی
 تو انہوں نے خدا کو سن کر کہا کہ تمہاری سیر میں حکم کا کیوں خلاف کیا انہوں نے عرض کیا کہ تمہیں
 قتل کا حکم ہو چکا اور ان کی رسول نے بھی حکم ہو چکا ہے آپ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چاہا اور
 حکم فرمایا جو حکم الہی سے عرض کیا آپ نے فرمایا اصدق اللہ وصدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا
 کہ اگر قریش پر چڑھی غلبہ ہو جائے تو ستر آدمی انہیں سے قتل کرو گے اور اللہ پاک نے بھیجے اور
 فتح فرمایا لیکن آج میری رات کو یوں کر دیا اور جنتوں علیہ السلام کے صحیفہ میں حلت قتال
 کو تحریر فرمایا من خاصہ جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا قسم ہوا دیا تو ستر آدمی
 انہوں نے باب ۳ ورس ۱۲ تو انہوں نے قوم کو رہائی دینے کے لئے ہاتھ بٹھوڑا اور ہاتھ دینے کے
 لئے نکل چلا تو بنیاد کو گردن تک تنگا کر کے شریکے گھر کر کے کھینچ لیا اور بنیاد سے بنیاد
 کو بہ شریف ہوا اس لئے کہ اس کا بہ شریف سے مینہ ہوا اور ترجمہ اس کا بنیاد ہوا اور گردن تک
 تنگا کرنا حلت قتال کی طرف اشارہ ہے کہ باوجود فتح غنیمت کے کہ یہ خاصہ بنیاد اور اللہ کے
 کر سائیں قتل ہو گئی اور انکی مال اور جان محفوظ رہی اس لئے کہ یہ گردن تک فرمایا اللہ
 وعلماؤہم و احکام اور صورت اس فتح الہی کی یہ ہوئی کہ چہرے حال چہرے میں صلح قریش سے
 ہو گئی تھی اور بشرط صلح سے ایک یہ شہر تھی کہ کوئی طرفین میں غلبہ نہ ہو اور ہم
 عہد و کسب سے متعین ہوا اور لڑائی اور مخالفت نہ ہو اور ہر ایک قبیلہ کو اختیار
 ہو کہ چاہے عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آئی یا بعد قریش میں داخل ہو پس
 فی ہر اس شرط کو موافق عہد قریش میں آگئے اور قبیلہ خزاع عہد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوا اور ان دونوں قبیلوں میں نزاع و نزاع
 حاصل نہ ہو چلا آتا تھا مگر بسبب اقامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 سبب یہ بول گئے تھے اب میں مسلم الطہان حیدری حاصل کر کے ہر حالت اصلی

اور بزاج قدیم کے درپے ہوئی اسی آئینہ میں ایک روز ایک شخص نبی بکر کو کلمات
 نبی ادبی شان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہہ رہا تھا ایک خزانہ دہان کر رہا تھا اس سے منع کیا
 باز نہ آیا آخر اس خزانے کی غصہ ہو کر دس کھوارا اور سو اور موندہ اور کانہی کر دیا پس اس شخص
 نے استغاثہ نبی بکر سے کیا پس ایک قوم نبی بکر سے مشہور بنے نقاشان لڑائی خزانہ کر کے مستند ہوئے
 اور نبی مدیج سے استداد چاہی وہ انوں نے انکار کیا پس قریش کی طرف رجوع لارہا اور انہوں
 استنانت چاہی پس ایک جماعت نبی قریش سے اپنی صورت ملی کر اور اپنی موندہوں پر نقاش
 والے نبی بکر کے ساتھ ہندو خزانہ پر چڑھ مارا اور بار بار ایک خوب گرم ہوا یہاں تک کہ خزانہ
 کر کے در حرم میں آگے بنو خزاعہ نے فریاد کی اور نوفل بن معاویہ سے کہہ کر دے کہ تم یہاں کھڑے
 دروازے سے حرم کو ننگا دے کہہ نوفل بن معاویہ نے کہا یہ بات بہت بڑی ہے جو اور میں جانتا ہوں
 لیکن فرصت عمل کرنا کہ اسے پہنیں رکشا ہزن اور کہتے ہیں کہ خزانہ سے پس آدمی اس لڑائی
 میں مارا گیا اور گمان قریش یہ تھا کہ کسی آدمی نے ہمیں تہن پہنا اور یہ قہر پوشیدہ
 رہا گا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی شبے ہی سے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا حضرت
 ام المؤمنین سے انہی ذکر کیا کہ قریش نے لقمہ عبد کیا اور یہ محمد بن سلمہ خزانے کے ساتھ جائیں
 مرد کے اہل مکہ سے خزانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور یہ قہر بیان کیا
 اور طلب مدد کی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چار کھینچے لے کر اور فرمایا کہ تم ہاں
 مدد نہ کرو اس شے میں کہ اپنی نفس کی مدد کرنا ہوں تو میں مدد نہ کیا جاؤں
 اور فرمایا یہ اسے صحیح خبر دینا ہر نصرت نبی کعب کی اور ایک قوم خزانہ سے ہر اور فرمایا
 کہ تم انہی وطن کو لوٹ جاؤ اور غم نہ کھاؤ کہ زمانہ نصرت اور فتح قریب آیا ہے یہ
 مژدہ کہ ایام غم بخواب ماندہ بخوان غمناک چشتین نیز غم بخواب ماندہ بخواب ماندہ چلا آئی پس
 انہی اصحاب سے فرمایا کہ حجی نظر آتا ہے کہ ابوسفیان تجدید عہد اور زیاد شہادت صلح اور
 عہد کی لکھی آئی ہے اور حجاب و حاکم لورٹ لکھا ہے اور دایت سے قریش نے اپنی فوج

پشیمان ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ابوسفیان کو بھیجا تا عذر کرے
 اور کہی کہ یہ کام میری مشورہ و نہی میں ہوا اور میرا نہ فرعون عقیل صلح قائم اور مضبوط کرے
 اور کینہت صلح میں بھی زیادہ کرے پس ابوسفیان مدینہ میں آیا اور پہلی بات لڑکر اس جلسہ
 امم المؤمنین کے لگ گیا اور قرآن نبوی پر پڑھ لگا انہوں نے نبی یوں ان کو بخیاہ ہر
 ایشہ کہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آیا اور چند شجرہ درختہ میں گفتگو کی کہ جواب
 نہ ملا پس نا امید ہو کر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا وہ ان سے بھی کہ جواب نہ ملا
 پھر فاروق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا یہاں بھی سو آنا امید کی کہ بخیاہ پھر نہ ملا
 فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی خدمت میں آیا اور کہا تمہاری بہن زینب ابوالدنا جس کو
 امان دیا تھا اور حضرت زکریاؑ کے ہاتھ آپ نے فرمایا صحیح اس میں کہ بد اخلاقت نہیں
 آخر مارون است علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا وہ ان سے سوای
 قرعہ اس کوچہ ہاتھ نہ آیا آخر الابی نعل مراد کہ کو لوٹ آیا اور وہ لوٹنے ابوسفیان کی آپ نے
 باری منفرج تیرا اور حکم تیری صحابہ کرام کو دیا اور پڑت پید صحابہ کو معلوم ہوا کہ
 سب کا ارادہ ہی سوای چند خواص کا اور ہی اسکی تبادیا اور پھر صحابہ کرام کو ان قبائل کے
 جو مسلمان ہوئے تھے وہ سب حکم تیری سے میرا اور حاطب ابن ابی بلتعز
 اہل مکہ خط لکھا وہ خط ہی رد و خاخ سے کہ معلوم کرنے بوجہ الی علی رضی اللہ
 اور بنیہ اور مقدم رضی اللہ عنہ سے سگو الیا اور دوسری تاریخ رمضان شریف علی
 ابیہ ابیہ سے میری کو مدینہ منورہ سے قبضہ قریش نہضت قرانی اور مدینہ سے
 باہر آکر لشکر کسات نوجوان ہاجرین جن میں تین سو تیرے شمار میں آتی اور چار ہزار
 انصاریہ نامہ معنی اور تین ہاں سو سوار تیر اور اور قبائل سے اسطرح چار چار ہوا
 یا سو ہزار تیر تیر کل سوار پیادہ دس ہزار نوجوان ہو گئے سو آگے جو چہ رہستہ میں
 اگر تشریک سے اللہ اور بطی جلی الطہران میں جواب فاطمہ و ابی ہریرہ

ملکہ مخطیہ سے دین بارہ کہیں ایک حکمہ پر اور اب بھی مدنیہ منورہ جاتی ہوئی پہلی منزل ہی پہنچ
 ہوئی البتہ بیان کے بعد اس غم سے دل ابد علی علیہ وسلم کی طرف اس تلاش میں اپنی خبر سوار
 ہو کر دور کر کوئی فرش اگر لمبا ہی تو خبر کر دین تاکہ ایسا ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اگر سر فرش پر پڑے تو یہاں تک ہوں اتفاق و ابوسفیان ملے گا ملاقات ہوئی اس قصہ
 سے خبردار کیا اور اپنے ساتھ لاکر مسلمان کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا ابوسفیان
 کو گھر میں داخل ہو یا تمہارا والدی یا گھر میں بیٹھ رہو اور دروازہ بند کر لی یا مسجد انعام میں
 داخل ہو وہ امان میں ہو اور ابوسفیان فرمایا میں خبر کر دی ملک و فرش فرمایا اور انکار کیا اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما کر دیا کیا اور حکم کیا کسی فرش تو لانا البتہ اگر کوئی متغیر
 کر تو تو خبر میرے نکو نا اور خالد کو بھی یہی حکم دیا اور انکی ساتھ شکایت تھا اور اسفل مکہ میں
 قریب عمارت مکہ کو حکم دیا کہ تم اپنا نشان وہاں نصب کرنا لیا میں جب کہ رضی اللہ عنہ فرمایا
 کا ارادہ کیا فرش مانع ہوئی آخر کار نوبت تکبہ پہنچی اور سخت لڑائی ہوئی اور لڑائی لڑتے
 کہ بہشت لیت کر قریب تک پہنچ گئے اور پھر انیس قرآن میں بارگاہ اور دواہل اسلام شہید ہوئے
 اب کو جب یہ خبر پہنچی فرمایا بیٹے لڑائی و خالد کو منع کیا تب عرض کیا گیا کہ فرش مانع ہو تو
 اس سے ایک الفاغیہ نکال کر پھانسیا اور انصار اللہ میرے پاس ایک شخص نے خالد کو بیان کیا اور فرمایا صلح
 السیف یعنی تلوار اللہ علیہ رکھ کر اور انہیں قتل نہ کر دے گیا اور فرمایا صلح فیہم السیف یعنی تلوار
 اور انہیں قتل کر اور خالد کو شرفی قتل کر لیں یہ خبر انکو پہنچی خالد نے یوحنا خالد فرمایا میری
 گردن میں شمشیر کو ایسی میرے بائیں ہاتھ استو مجھے اگر کہا صلح فیہم السیف اب اس شخص کو ہلا کر یوحنا کہ
 میں نے تجھ کو کیا تھا اور تو نے کیا کیا عرض کیا کہ میں جب انکی حالت سے علیحدہ ہوا کہ انکی ہمت چھٹی ہلاک
 حکم آئے تو لڑنا تھا اور اسکا بائیں ایک جبر تھا اسکی وجہ سے کیا کہ صلح فیہم السیف خالد نے حاکم کہا کہ اگر تم کو
 تجھ یا والدین اس میں سے حاکم کہا کہ میں نے فرمایا صلح فیہم السیف صلح فیہم السیف صلح فیہم السیف
 تو شرفی اللہ قتل نہ کر لگا لو صلح فیہم السیف خالد نے فرمایا صلح فیہم السیف صلح فیہم السیف صلح فیہم السیف

[illegible]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی کریم ﷺ کی مشکین ہندو کہ بدینہ منورہ میں لانا اور قید کیا اور اس کے
 اور یہ کہ بدینہ منورہ میں نبی کریم ﷺ کی مشکین ہندو کہ بدینہ منورہ میں لانا اور قید کیا اور اس کے
 انکی گردن اور گردن لگی اور نہدق میں خون کی رو بہنی لگی اس پر شام کہ علی اور اس پر شام
 عنہا نبی کریم ﷺ کو قتل کیا اور جو باقی رہا انکو رشتہ میں قتل کیا اور باقی میں قتل کیا
 اس پر غضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب یہ بیان کیفیت غزوہ ہذا شرح و سرمایہ مذکورہ مشروح
 معرض و پس یہ امر مسلم کہ یہ باب بشارت احمدی ہے اور ثبوت قیامت صلی اللہ
 علیہ وسلم اس نبی کا بیان گذر گیا اور یہ مسلم اس معنی لکھی لایہ یہ حال زمانہ احمدی ہے
 اور کسی غزوہ احمدی کا بیان ہر اور بدیکہ غزوات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم معلوم
 کہ یہ بیان اسی غزوہ کا ہے اور دلیل اسکی یہ ہے کہ پیسوں دریں میں ہر کون پر تہا پر دریاں
 جو اس پر کان رہی کون جی لگا دی اور آئندہ میں ہر سنا کہ یہ یہ الفاظ تہا یہ اس امر
 بیان کر دین کی لگی کسی عظیم الشان کا بیان ہے کہ جو یہود و اس زمانہ میں واقع ہو گا اور
 نو کہ کس از نقیب کو جو الیہ کہ غنیمت ہو دین اور اس پر کہ کو کثیر و کما ہاتھ ہن پر یہ یقین
 سوئی یقین اور اس پر کہ نبی اس پر کہ وہ لوگ جبکہ لوٹ یعنی غنیمت حاصل
 ہو اور وہ امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ اس نکتہ سے جو بیان اس امر کو کہ
 مسلمانوں کو حال پر ان بات و غنیمت معلوم کی کہ غزوہ ہذا غزوہ بدر ہو گا واللہ اعلم بالصواب و احکم
 یہ نبی معلوم کیا کہ یہ حکم نبی قتل مردان و صبی و اطفال خواص زمانہ نبوی صلی اللہ
 علیہ وسلم ہے اور اس پر کہ حکم نہ کر تا تو کیا کرتا اور یہ فرما یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ کافری وہ حکم کیا کہ اس حکم کیا ہے باعتبار ضعف و کتابت و انزال اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سبحانہ اور اس پر کہ کوئی غرض نہ تھی بلکہ وطن کی دولتوں و غنیمت بیان غزوہ ہذا قبول
 نبوی اس پر کہ یہ فقرہ اس امر کو بیان کر رہی ہے کہ خود نبی اس پر کہ مع تمام مردوں اور
 اور خود توں اور چون کی غنیمت و الوان کر ہاتھ میں پر ہی اب چاہیہ زہ قتل کر دین

چاہیں علام بنادین اور چاہیں کسی کو یہ ردین اور آزاد کردین اور اس صورت میں مسئلہ
 اسل کے کمان ہاتھ میں پرتی بنایا گیا مال ہاتھ میں پرتا اور کوئی اور ایسا عجز و بی اسل کے زمانہ
 نبوی میں نہ ہوا اور غزوہ بنی نضیر میں یہ ہوا کہ ہاتھ میں ہاتھ میں آخر میں ہاتھ میں ہاتھ میں
 جس کے مخالف ہوئی انہوں نے گناہ کیا اور انہوں نے یہ چاہا کہ اوسکی ہاتھوں پر چلین مشق آخر
 یہ سب کفر اور نقص عہد کی وجہ سے ہوگی اگر کاش عادل جیسار میں بھی کھٹ گیا مان لیتا
 اور ایمان لاتا تو یہی صحابی اور قولہ خداوند اس امر کو بیان کرتی ہے کہ یہ حکم جبریل ابن لیکر
 اتی میں اور انہوں نے کو انہیں داخل نہیں اور رعب خداوند کہ یہ فرات کی داغ میں رالام اور
 نسر شتر بھی اس غزوہ میں موجود اور حاضرین قولہ اور وی اسکی شریعت کہ شتر انہیں
 ہوئی شریعت شریعت احمدی صلی اللہ علیہ وسلم قولہ اسل اور شتر کا شتا اور خشک
 غضب اس پر والا بغیر مرد و نکو قتل کرایا اور خند تون میں لایا خون نہاد یا اور انکو جو چہ
 رسبہ و شتر شل میں قتل کرایا اور ملو اسد اسد ملقت ہارون کا اٹکی گردنوں پر جلوای
 اوٹو لگو چون اور عورتوں کو بوندی و علام نہاد یا اور مال کو مسلمانوں میں تقسیم کرایا قولہ
 سو اوس پر گردا گردا لگی وہ اس سے جل جاتا پنر خاطر میں لانا ہاتھ بیان غزوہ بنی نضیر
 کا ہے اور ماضی کو مضی حال تغیر کیا ہے اور معنی یہ ہیں کہ یہودی بنی نضیر فی انقض عہد کیا
 تھا اور انکو سنہ ای یہ دیکھی ہے کہ گردا گردا لگی لگو اوی ہے اور لگی چورین ہمارے ہی ہائی
 عہد اس میں سلام سے کوئی نہی اور وہ جلا وطن کہہ کر کہتے مکتبہ خیال نکلیا اور نہ ہی
 نقض عہد کیا اور سچی بن خطبہ ہو دی بنی نضیر کو جو سخت دشمن ہمارے جیسے کیا بلکہ
 ہمارے دشمن تھا تمہیں ہمارا اور یہ خیال نکلیا اسل تمہیں اور سزا زیادہ دیکھی پس اب ان پر
 میں دونوں غزوہ کا بیان کیے اور نقض عہد بنی قرظہ کا قویان ہو گیا نقض عہد
 بنی نضیر اور اس غزوہ کا ذکر ہر مناسبت معلوم ہے پس واضح ہو کہ بنی نضیر ہی ایک
 قبیلہ عظیم یہودی تھا اور قریب مدینہ منورہ ایک مدت دراز سے پاسد پھرت خاتم النبیین

صلی اللہ علیہ وسلم نے منورہ میں ارسمے ہوئے چوبیس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
 فرما کر مدینہ منورہ میں جلوہ فرما ہو کر پہچان کر لے کر حضرت نفیس سے ایمان نہ لای اور در پہ
 عداوت ہوئی مگر انبیا صلح کی ایک فرات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکا صحابین میں جو چند
 صاحبین و انصار کے رونق افروز ہوئے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تقرب ضیافت آئیکو اور آپکی ہرگز
 نہیر الیہ آپ اور آپکی ہمراہی ایک دیوار کے سر پہ لکھی اہل خطیب ہوئی جو اور جو سبھی
 تھا اور آخر الامری عداوت کی وجہ سے وہ تمام قضائی جبار وطن پہونی دیا اور زنی قتل
 کر سارہ اسکا شکار کیا اور خوکا کہ ایسی نصیر تھیں بہر کچھ ایسی تنہائی ابوالقاسم غسانی
 تمہیں کوئی ایسا نہیں جو جیت پر چڑھ کر ایک پراسا پتر لیکر اور پیر سے سر مبارک پر بار
 لکشت اللہ علیہ حجابش کی کہ میں اس کا نام کو پورا کروں گا ان کا نام نہ ہر چند منع کیا اور کیا تمہارا کام
 پورا ہو گا اور انہو آسمان جہنم کے اور ایسے نصیر ہو گا ایسا نہیں اگر اذاجہ القضاء ضائق القضاء
 صحیح الان بار اذاجہ القضاء اور یہ مرد و عمر دین حجابش جیت پر چڑھ کر چاہتا تھا کہ
 اپنا کام کرے جبریل امین نے اگر خبر دی آپ ایسی طور سے کہہ کر کہ کوئی قضائی حجابش
 کو جانی اور آپکی صحابہ سے ہو رہی ہے دیکھتے آتی میں دیر دیکھی اور دیکھ کر آپ سے راہزن
 آئی آپ نے یہ ماجرا بیان کیا اور بعض مغیر نے کہا ہی کہ ایہ کہ میرا ایسا الذین انعموا
 اذکر ان نعمت اللہ علیکم اذ اقم قوم ان یتبسطوا الیکم ایدیم فکف ایدیم
 فکفکم والقوا اللہ و علی اللہ فلیتوکل المؤمنون اسی مقدمہ مبارک ہے کہ اس شخص نے
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ میں محمد بن سلمہ کو بنی نصیر میں بھیجا کہ تم مجاری دین
 سے نکل جاؤ کہ تمہی عبد بنی کی دس روز کی تمہیں مہلت ہو اور چوبیس روز
 کے بعد یہاں رہیگا وہ گردن مارا جائیگا اس یہود کا ارادہ جبار وطنی ہوا جگل سر
 ایسی اونٹ اور ہنوں نے منگوا لئے اور کوڑت کر لے گئی تاکہ جبار وطن ہو جائیں ناگاہ
 عبد اللہ بن ابی فی ایک شخص کو بھیجی باس بھیجا کہ تم اپنے وطن کو نہ چھوڑو اور ضرور بحال

بنی قلمون میں رہوین دو ہزار آدمیوں سے تہاری مدد کی کہ انہوں اور یہودی قریش
 اور بنی غطفان تہاری ہم قسم تھی تہاری مددگار ہو گئی پس یہود قول اس منافق سی مفرور
 ہو گئی اور جو اس میں خدمت کجی میں کہلا بھیجا کہ ہم وطن نہیں ہو سکتی جو باہر ہو
 تم کرو پس جب یہ خبر آئی خدمت میں پہنچی آپ فی بلند آواز سے تکبیر لگی اور آپکی صحابہ
 آپکی ہم افقت سے تکبیر لگی اور بار بار اشارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تہاری حساب
 خزا مشغول ہوئی پس ابن ام مکتوم کو مدینہ منورہ میں خلیفہ کیا اور علی بن ابیطالب رضی
 اللہ عنہ کو نشان بردار کیا اور مدینہ منورہ سے نہضت فرما کر قریب منابلی بنی نضیر
 کی نماز غصہ والی اور یہودی بنی نضیر مدینہ منورہ کی پاس ہی رہتے تھے پس یہودی سیاح اسلام
 دیکھ کر دروازی قلمون کی بند کر گئے اور تیر اور پندرہ سے لڑنا شروع کیا اور غارت گاہ متقابل
 کتی رہی اور بعد نماز عشا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے مدینہ منورہ میں
 تشریف لائی اور تمام صحابہ کرام صحابہ میں نماز صبح تک مشغول رہے اور آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم پندرہ روز تک انکا صحابہ کو رہے اور عبد اللہ بن ابی اوفیٰ کی فریاد رہی
 لڑکی نہ کر سکی پس آپ فی ابولیلہ غازی اور عبد اللہ ابن اسلام کو حکم دیا کہ کجور بنی نضیر
 کی کاٹ ڈالیں اور ایک روایت میں آیا ہے کہ جلا دین پس ابولیلہ عجمہ انوع کجور
 کاٹتے تھے اور کہتے تھے کہ بنی نضیر پر انکا کاٹنا زیادہ گرانہی اور عبد اللہ ابن اسلام
 اور انوع کجور کاٹتے تھے اور کہتے تھے کہ مجھے معلوم ہے کہ عنقریب تمہارے یہود ملک
 سلین ہونگی پس عجمہ انوع کو اہل اسلام کے کجور تہا ہوں اور بخاری اور مسلم
 میں ابن عمر سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نخل بنی نضیر کو اک
 لگوادی تھے اور اسی میں ہے شہرہ حسان بن ثابت کجھان علی اسراہ بنی لوی
 حریق بالبویرہ مستطیر اور ابویرہ و سحیحہ کا نام ہے جہاں نخل بنی نضیر تھی القصہ حق تھا
 فی انکی قلوب میں رعب والا اور انہوں نے عرض کیا کہ تم تہاری شہر نکلی جاتی ہیں

اب فی فرائد الیٰ تماری عرض قبول نہیں مگر باین طور کہ تمام شہار بہان چہرہ و اور
 جو مال تمہاری اونٹ اوٹھا سکیں وہ لیا و اور باقی میں چہرہ و پس ضرورت و خاطر
 راضی ہوئی اور اپنی مکانوں کو خراب کرنی لگی اور آریہ کریمہ جو الفدیٰ اخرج الذین
 کفر و اس من اهل الکتاب من یاربہم لاول الحشر باظفہم ان یخروا و ظنوا انہم باظفہم حصہ
 من اللہ فانتہم اللہ من حیث لم یحتسبوا و قذف فی قلوبہم المرعبین و ان
 بیوتہم بادیہہم و ایدى المؤمنین فاعتبروا یا اولی الابصار و لولا ان کتب اللہ
 علیہم الحدیث لغدہم فی الدنیا و لغدہم فی الآخرة عذاب النار اسی باب میں نازل ہے چہرہ
 اوٹھون پیماسیاب لاد کہ مدینہ منورہ سے نکل کر یثرب تک پہنچے اور بعض خیر اور
 نواحی خیر کیطرت نکل کر اور باقی اموال و اسباب دین و دنیا و غیر مقولات اور غیر مقولات بغیر لڑنے
 اور قتال کے ملک مسلمانوں کے ہوئی اور اکثر ہاجرین پر پھار انصار کیم
 اور ترجمہ اس آیت کہ یہ پرتشاہ عبدالقادر صاحب مہنے لکھا ہے جب یہ قوم
 ملک شام کو نصاریٰ کی غلبہ میں بہا گئی تھی تو انکی بیرون نے کہا تھا تمہیں یہاں
 سے ویران ہو کر رہ جانا ہو گا شام میں مدینہ سے اوچر کہ خیر میں رہے یہ وہاں سے
 اوچر کہ شام کو گئی تھی بیان اس غزوہ کا ہر اور شاید مکتوبہ صحیح پیشین ہو یعنی
 اس آیت میں کہ وہو اور غنیہ شاہ صاحب نور الدین مرقدہ بھی اس اشارہ کا موجد ہے
 بیان غزوہ خیبر شارت سیلانیہ کنیاہ ایش باب ۴۹۹ میں یہوداہ سے ریا
 کا عصا جدا گانہ ہو گا اور یہ حاکم و کیا نون کی درمیان سے جاتا رہے گا جب تک
 کہ سیلانہ آوی اور قومین کو سکے پاس اکٹھی ہونگی وہ اپنا گدھا انگور سے درخت
 سر بان اپنی گدی کا سیچ خاصہ انگور کی درخت سے باندھے گا اپنا لباس می میں
 اور اپنی اونٹ کا اب انگور میں دھو دیگا نہ اسو کی انگور میں سے لال ہونگی

اور اس کے دانت دودھ سے سفید ہو گئی تھیں نبوت زمانہ بعثت نبوی صلی
 اللہ علیہ وسلم میں بیان اس شہادت کا گذر کیا اور وہ نبی ہے کہ سید الشہب رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اسلی کہ ترجمہ اس کا جو حق شہادت الہی بعض ترجموں میں
 کیا ہے آئیکہ اوصاف سی ہی اور عصای ریاست اور نیز ریاست یہودی کی زمانہ میں
 ہی خاص کیا اس روز کہ آپ فی خیمہ مرتفع پائی اور آپ وہاں تشریف لائی جہدی
 ہو گئی اسلئے آپ کی زمانہ سے پہلی عربین آزاد راستے تھے اور حضور اور قلمون میں
 چین کرتی تھی اور اپنی حکومت کرتی تھی اور قبل فتح خیبر پہلے خیبر میں حکومت کرتی
 تھی ساتھ کہ بعض نبی نصیری جلا وطن ہو کر خیبر میں ہی آئی تھی مگر بعد تشریف
 آوری آپ کی خیبر پر اور فتح خیبر پہلے کہیں حکومت یہوداہ تھی اور عصای ریاست یہوداہ
 سے چین لیا گیا اور باعتبار تشریع ہی یہود سے خلافت موقوف ہوئی یعنی خلیفہ
 ہونا یہود سے اگرچہ مسلمان ہی کیونکہ نہ ہونا جائز ہوا اور قریش میں خلافت آگئی مگر
 یہ کہ خلافت نبوت خلافت ملکی و سلطنت امتداد کے صورت سے یہوداہ ہی آپ کی زمانہ
 بعثت میں چین گئی اور ریاست کا عصای اول سے لیا گیا اور وہ قریش کو دیا
 گیا اور واسطے بیان ہر دو حکومت و خلافت کی اس امر کو دو فقرہ درمیان
 بیان کیا اور پہلی فقرہ میں خلافت حقہ اور دوسری میں حکومت مراد رکھی نہ اسلام
 میں یہوذا علیہ السلام میں قولہ اور قومین اسلی پاس اکھٹی ہو گئی تھیں یعنی آپ کی بعثت عام
 اقوام کو ہو گئی تھی اسماعیل اور بنی اسرائیل کے ساتھ کہ خاص نہ ہو گئی قولہ وہ انیا لکھا
 لکھ کر کہ ذہن سے الخ شہادت النبوت میں ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 جب خیبر کو فتح کیا ایک حمار سیاہ وہاں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
 اس سے غلام کیا آپ نے اس سے فرمایا تیرا کیا نام ہے کہا نیز بدین مثالب اللہ عز و جل
 فرمائی دادی کہ تیری سو ساٹھ حمار سپاہی ہیں کہ انہیں سوای نبی کی سوار نہیں

نہیں ہوا ہے اور حیا کو امید ہے کہ آپ صبر اور صبر و عافیت اور صبر و عافیت کی نسل سے
 سواری صبر و عافیت نہیں رہا اور انبیاء سے سواری ایک باقی نہیں رہا اور آپ کی ایک
 نام نہاد ہو کر کہا اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سواری ہوئی تھی اور جب آپ اس پر
 اور سرکار آپ کو جسی بلا ناموتا اوسے پہنچے پس پھر اوسکے دروازے پر سرکار پڑتا
 وہ شخص جب باہر نکلتا پھر اشارہ کرنا اور وہ شخص سوجہ کر خدیجہ بنت خویم سے حاضر
 ہوتا اور بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک غم سے ایک نمونہ
 میں کر کے رکھا اور وہ کنواں اوسکی قبر ہو پس یہ بیان اوسکی حمار کا ہے اور شراب
 اس فتح خیبر میں گرا دئی گئی ہے اور آپ کے زمانہ میں شراب حرام ہو گئی
 اور گوشت حمار اہل ہی فتح خیبر میں ہی حرام ہوا پس گدے کا
 درخت انکو روکے باندھا شاید کنایہ حرمت شراب سے ہو قولہ وہ
 اپنی پوشاک ہی میں اور اپنا لباس آب انکو میں دھو دیکھا یعنی آب
 غرق نشہ شراب محبت الہی ہونگے حاصل ہے اگرچہ یہ شراب آپ کے
 زمانہ میں حرام ہو جائی مگر شراب محبت الہی میں ہمیشہ غرق رہیں گے اور اسکو
 آپ کی زمانہ میں ترقی ہوگی قولہ اسکی انکھیں ہی سے لال اور اسکے دانت
 دودھ سے سفید ہونگے اکی انکھیں سرخ تھیں اور دندان مبارک دودھ کا مانند
 سب سے چنانچہ حلیہ میں بیان ہو چکا ہے اور یہ فتح خیبر حضرت علی شیر
 خدا طعنے بہارون رضی اللہ عنہ کے نام زد ہے کہ اخیر ظلمہ خیبر اکی
 تا فتح وجود ہون فضل لال ساریت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان میں اور اس فضل میں
 فرما ہوا نہوت خاتم الانبیاء علیہ السلام و خیرات اکابرہ و نقل انکو کہ بنی ہریرہ و اول
 ارباب ہما سے باہرین پہلا ارباب صافیل کا قصہ ہے اور قبیلوں زمانہ میں ہوا ہے کہ آپ اس
 عالم میں شریف الکربن حل انہ الدرد ماجد و منہ سے طلوع ہو کہ تمام عالم کو نور فرما دے اور

لیجئے جس زمانہ میں کہ آپ سادرتیم صدق شکم بی آمنہ بین پرورش پایا تھا یہ
 قصہ ہوا اور ان لوگوں کا ارادہ یہی تھا کہ خانہ کعبہ کو منہ نہ کر مگر بن اور بنی انتہا لشکر لیکر
 وہ لوگ ہی نہیں جب ہرم کی قریب پہنچی خداوند کریم کے غضب سے سب سے سب جلاور
 بھیجی اور ان کی چون اور منقاروں میں کنگریاں تھیں پس وہ تمام لشکر مجھیل ہوئی
 وہ سب کنگریوں کا پرسانا شروع کیا اور سر جانور کی پاس تین تین کنگریاں
 تھیں جس کی بہ کنگری گئی تھی پار ہو جاتی ہے اور وہ شخص ہلاک ہو جاتا تھا غرض کہ اس طرح
 وہ تمام لشکر ہلاک ہو گیا اور گو نہ نہ تھیں غیبی خانہ کعبہ کے لئے تھی مگر محمد رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم محبوب کعبہ شریف کو فوت کر بھی دلیل الہیہ اگر ختیہ کعبہ شریف کو تسلیم
 کرو اور فقط اس خرافت عادت کو تادم کعبہ اللہ پر ہی منحصر رکھو پ بھی ہمارا مصلوب
 خود نہیں ہوتا اور وہ حقیقت رسالہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ختیہ خانہ
 کعبہ و قرآن شریف میں ہر حال میں ریا ص غلطیہ نشان کا بیان مکاشفات بوجہ
 کی سولہویں باب میں ہی اور آسمان سے آدمیوں پر من میں ہر کی اولی گری
 اور اولی کی آفت سے آدمیوں کی خدا پر کفر لگا کیونکہ اس کی اولی کی نہایت ہی
 سخت آفت تھی شروع ہو اس بابت میں ذکر قرب پیدا بش محمد رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم ہے اور ان اولوں سے وہی کنگریاں مراد ہیں جو آسمان سے نہیں
 اور عالم غیب کی ہی چوچہ نور اور کنگریاں نہیں اور وہ شکر ابھہ پر گرتے تھے
 اور وہ اس آفت میں کلمات کفر بیتی ہو گئی گو وہ حقیقت میں مصدق کعبہ اللہ
 شریف نہیں لیکن مصیبت کے وقت میں خاص کر ایسی جاہل کلمات کفر
 اوٹتی ہیں اور اسلی صدق کا کیا ٹھکانا کہ تمام شکر اس بار سے تباہ ہو گیا اور
 بیان اوسکا پہلی ہو چکا جو دوسرا ریا ص زلزلہ ایوان کسری وغیرہ ہے اور
 ثبوت اسکا بشارت گورہ سکے اس حجاز اور زمین مدیان کی بیرونی کانپ گئی

علیٰ ارجح التامین سے ہو گیا تھی اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ شروع سے اس
 کو نابین پیدائش سے دو روز قبل نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان سے اور اس میں
 یہ جملہ ہی ہے اور اس جملہ کی معنی یہ ہیں کہ وقت پیدائش نور خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم دار السلطنت فارس پہنچے یہ ان میں زلزلہ ہوا اور کنگاری ایوان کسری کی
 گری اور محل شق ہو گیا ہے جو میتش درافواہ دنیا فنا و زلزلہ در ایوان کسری
 فنا و تسمیر اس میں تھوڑے عرصہ میں پیدائش نور الی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کی تھی جس سے آپ کی والدہ ماجدہ نبی بصری شام کی محل دیکھی اور بشارت ممدوح
 اگر اس جملہ بیان میں اس کے تجلیوں نے عالم کو روشن کیا اس ارہاس کا بیان سے
 سینہ وقت ولادت سید الاولین والآخرین کی ایک نور ظاہر ہو گا جس سے عالم
 روشن ہو جائیگا اور بیان اسکا ابھی گذرا کہ آپ کی والدہ مکہ میں نے شہر بصری
 شام کی محل اس نور سے دیکھی تھی جو وقت ولادت سید الاولین والآخرین ظاہر
 ہوا تھا جو تہا اریاض بحیرہ سادہ کا خشک ہو جاتا ہے اور یہ ارہاس بھی بشارت
 مذکور کی اس جملہ کا دریاوں پر تیرا قہر تھا ثابت ہے یا سچو ان اریاض شب ولادت
 شریف میں سادہ ندی کا جاری ہوتا ہے جو خشک پڑتی تھی اور یہ بھی بشارت
 موصوف کی اس جملہ سے تو نے زمین کو جس کے اسی ندیاں کر دیا ثابت ہی
 ہو گیا ارہاس میر نیر کا پشت خاتم انبیا پر ہونا ہے جو پیدائش کے وقت سے
 اپنی ختم نبوت کی دلیل سے اور وہ یہودی اسی خاتم نبوت کو دیکھ کر ہوش ہوا
 کہ یہ تھا اور یہ ارہاس بہت جگہ میں اور مذکور ہے بشارت مصطفیٰ بنی
 و اثر سلطنت علی ظہرہ اور بیان اسکا ہو چکا ہے مکاشفات یوحنا میں ہے
 باب ۱۹ اور ص ۱۶ اس کو لباس اور اسکی ران پر یہ نام لکھا ہے خداوند و ملکا
 کا خداوند و بادشاہ ہونکا بادشاہ یعنی فی مصطفیٰ علیہ السلام کے بچا ہے

لباس نبی پشت پر علامت نبوت ہوگی اور لائی بار غار کی ران پر علامت خلافت
 ہوگی خیر الغزلات میں ہے باب ۵ درس ۱۲ امیری ہو امیری زوجہ ایک متصل
 باغیہ بی اور بند کیا ہو ایک مروتا ہے اور سر بہ مہر ایک چشمہ سے بیان حلیہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ درس ہے اور آپ کے مجتہد جسم سے پھر
 خوش و آفتاب اور انگلیوں مبارک سے پانی جاری ہو چکا اور پشت مبارک کے
 حجر مرقا اس انداز سے بیان کیا ہے کہ آپ کو یا کہ ایک چشمہ تھا لیکن سر
 میر لٹنی خاتم النبیین سا تو ان اہل حق قد مبارک کا بلند رہتا تھا اور آپ کا قد
 مبارک سب سے بلند رہتا تھا اور کسی شخص کا قد مبارک پر بلند ہی نہیں
 پاسکتا تھا اس حجرہ کی خیر الغزلات میں ہے باب ۵ درس ۱۰-۱۱ میں پھر
 آدمیوں کے درمیان وہ چھندے کے مانند کھڑا ہوتا ہے۔ یعنی محی رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبارک مثل علم کے تمام آدمیوں سے بطور حجرہ اونچا رہا
 کیسے گا اور یہی بات آپ کی قد مبارک میں تھی چنانچہ حضرت علی سے روایت
 ہے کہ آپ یوں تو میاں قد سے کچھ بلند تھے مگر بطور اعجاز آپ کا قد مبارک
 تمام آدمیوں کے قدوں سے اونچا اور بلند رہتا تھا اور بیان اسکا
 طبع شریف میں ہوا ہے۔ اٹھواں ارباب ص شیرین ہر طاہر و باطنی
 جیب الہی کو رہے اور باب مذکور کے اس جملہ اسکا مونہ شیرینی سے
 دونوں قسم کی شیرینی ثابت ہے تو ان ارباب خوشبوی جسم عنبرین
 اور درشن مذکور کی اس کلمہ سے متصل باغیہ ہے یہ ارباب ثابت
 یعنی ہر ارباب طرح کی اس میں خوشبو شبنم نیدہن اور اوس پر مہر لگی ہوئی
 ہے جو سب سے فضل پر براہ پینہ وغیرہ وہ خوشبو کچھ لکل اٹی ہے اور
 اصل خوشبو وہ اس عالم میں طاہر نہیں ہو سکتی ہے جہاں طاہر ہو گیا

تمام کون و مکان کو منظر کردی گئی اللہ جل جلالہ ہمیں بھی اوس کی بہرہ ور کری
اور جاری مشام جان کو منظر فرماوے اس میں غم امین اور زبورہم کے انہوں
درس میں بھی خوشنویس مظهر کا بیان آیا ہے فرماتی ہیں میرے ساری لباس
سے صبر اور خود اور رخ کی خوش بوائی ہے جن سے ہاتھی دانت ٹھونک
درمیان انہوں سے قیمتی خوش کیا ہے اس درس میں خطاب یہاں محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اور نبوت اسکا پہلا مذکور ہو چکا ہے اور اس کے
سبب مبارک کو ہاتھی دانت کی محل کے ساتھ مقیم فرمایا ہے اور وجہ اسکی
یہ ہے کہ اکثر اعضاء محل نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھی دانت کے ساتھ
کلام الہی میں تشبیہ دی ہے گردن مبارک کی نسبت ارشاد ہوتا ہے غزل الخوات
باب ۴ درس ۴ تیری گردن ہاتھی دانت کی برج کے مانند ہے خطبات
سید الاولین والآخرین کو بھی جناح علیہ شریف میں بیان ہو چکا ہے
اور اسکی گردن مبارک تنقانی میں مثل ہاتھی دانت کے تصویر کی گردن
کر مثل ہے اور جبرئیل صبح میں بیت وارد ہوئی ہے اور وہ حدیث حلیہ
شریف میں منقول ہو چکی ہے شک مبارک کی نسبت فرماتی ہیں غزل الخوات
باب ۵ درس ۴ اس کا پٹ ہاتھی دانت کا سا کام ہے خطاب آنحضرت
کو ہی اور چونکہ شک مبارک صاف تھا اسلئے ہاتھی دانت کے ساتھ تشبیہ ہی
ہے اور حدیث شریف میں بزرگ کا شک مبارک تشبیہ وارد ہوئی ہے سابق ہمیں
کے نسبت ایمار ہے اور کبیر الہی جبکہ سنگ مرمر کے ستون اس جہاں
اصل میں وہ لفظ ہے کہ شکا ترجمہ ہندوی لیکن مترجمین نے پیری ساتھ
ترجمہ کیا ہے اور پیر شان کو بھی شامل ہے اور احادیث میں کبیر کے جڑکی
جو کبیر کے ساتھ تشبیہ وارد ہوئی ہے اور مقصود بیان

ترقی تازگی اور پیدہ می ہر اور وہ دونوں شبہوں ہی حاصل ہے پس سوجہ می
 کہ اکثر اعتسای شریف کو از سر مبارک تا قدم پاک ہاتھی دانت سے
 شبہی ہے کل جسم مبارک ہاتھی دانت کا مثل قرار دیا اور بدو غلطیت
 کی واحد کو جمع بولا اور مطلب یہی کہ یہ خوشبوی جسم مبارک سے آتی ہے جو قضا
 و قدر نے جسم اطہر میں خیمہ کی ہر اور خوشبوی خارجی نہیں ہے فصل شہد بیرون
 خوارق و معجزات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں مجتہد اول مبارک
 ہے جو یہود کے ساتھ ہوا اور وہ اس میں باری اور اسلام کا حق موعنا
 ظاہر ہوا اور میان اس مبارک کا قرآن شریف میں ہے سورہ بقرہ میں خطاب کر کے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے قل انکانت لکم الدار الاخرۃ عند اللہ
 من دون الناس فتموتوا الموت انکم صادقین ولن تمینوه ابدًا بما قدمت
 ایدھیں و اللہ علیکم بالظالمین ترجمہ اس ایہ کریمہ کا یہ ہے
 تو کہہ ای مجی ہمارے رسول یہود سے خطاب کر کے کہہ اگر وہی تمہارے
 لئے پچھلا کر اللہ کی بیان خالص ہوا اور آدمیوں کے پس تنہا ہی موت
 کہ وہ یعنی اگر یہ دفعہ یہ کہہ تو کہ ہم تمہاری موت کرتی ہیں اور ہرگز تمہاری موت
 نہ کریں گے تب یہ وہی جو تمہاری انکی جانوں نے اور اللہ جانتا ہے ظالموں
 کو یہود کہتے ہی سخن انبار اللہ واجباً ہم میں اللہ کے سے اور اس کے
 دوست اور جنت میں ہیں یہ ہیں ملوکی آدر ہم میں سے
 چالیس روز سے زیادہ کوئی جہنم میں نہ رہے گا اور قرآن شریف میں صاف لکھا
 کفر اور غضبیت اور خالییت جہنم کا ارشاد ہوا اس پر دہشت بگڑی اور انعام
 نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی انکار کیا اور موسیٰ علیہ السلام کی نصرت
 کو غیر منسوح ٹھہرے لگی اور اس زمانہ میں اس لڑائی میں بھی روشنی ہوئی

وبقی اپنا منور قرار دینے کو ارادہ دیکھ لے اسکا وقت ہو چکا تھا اور وحی نورانی میں داخل
 ہوئی اس کے رکنا پس اس کے دل جلالہ نے ایک آسان طریقہ سے ان کے اس غمزدہ
 کو تورا اور انکی دلکی بات کو ظاہر فرمایا اور ان سے ارشاد ہوا کہ تم دار آخرت کو
 خاص اپنی داد و احیائی میراث بنی اتحاد و تہذیب سے تڑپو اور لو میں میراث جاری
 کرتی ہوئیں اچھا ایک دفعہ زبان سے یوں تو کہو کہ ہم تو مرنے چاہتے ہیں تاکہ
 ہمیں تمہاری اس عقیدہ کا کچھ لگا کر ہماری ہی واسطے ہی حال معلوم ہو پس
 حدیث کریمہ یہود کو سنائی گئی مگر کسی یہودی نے تمنا کی موت کی چنانچہ اللہ تعالیٰ
 نے یہاں ہی یہ خبر دے دی تھی کہ وہ ہرگز تمنا سے موت نہ کریں گے اس لئے انکو
 اپنی پیادہ خوب معلوم ہیں اور دوزخ میں نہ گرنیکا یقین ہے پس تمنا سے موت
 نہ کر کریں پس یہ مبالغہ بہت برا معجزہ کی کہ ذرا سی بات میں عاجز کر دیا
 قیہر جلا وطنی قطع خود اری کو اختیار کیا مگر یہ لفظ زبان سے نہ نکالا کیونکہ
 وہ کلمے خوب جانتے تھے کہ اس صورت میں اگر ایسا کیا تو زبان نکلا کر باہر
 جاتی گی تکیب بنی اللہ کیا چھوٹی بات ہے اور اس معجزہ عظیمہ کا بیان
 صحیفہ نیسیاہ علیہ السلام کی باب اس سے فرماتی ہیں تمہارا عہد جو موت سے
 ہوا تو میکا اور تمہارے موافقت عالم غیب سے قائم ہو خطاب بنی اسرائیل سے فرما دیا
 ہوئی ہے اور زمانہ بعثت کی یہ علامت ارشاد فرمائی ہے کہ تم جو کہا کرتے
 تھے کہ ہمارے واسطے آرام آخرت ہے اور ہم تقاسمے اس لئے سے
 ہر وقت مشتاق جام موت ہیں یہ عہد تمہارا ثبوت جائیگا اور ہم سے دوزخ
 کی جائے گی کہ تم تمنا سے موت نہ کرو اور تم تمنا سے موت نہ کر سکو کہ چنانچہ
 زمانہ سید الاولین والآخرین میں ایسا ہی ہوا اور بیان اوس کا ابھی
 ہوا جو سراسر معجزہ وہ مبالغہ ہے جو نصاریٰ کے ساتھ ہوا اور

اور بیان اسکا یہ ہے کہ نصاریٰ سے تمام قرآن شریف میں جا سجا امور کا نسبت
 روح القدس صبح علیہ السلام اور انکی والدہ ماجدہ حضرت مریم علیہا السلام ارشاد
 فرمائی اور انکی الوہیت کو طرح طرح سے باطل فرمادیا اور رسالہ اور قرب اور عیدیت
 کی ثابت فرمایا کہہیں ارشاد فرمایا ان مثل عیسیٰ عند اللہ مکمل آدم مخلوقہ میں مراتب
 شتم قال کہ کن فیکون۔ ترجمہ بیشک مثل عیسیٰ کی اللہ کی نزدیکیت کی
 کی ہی پیدا کیا اور کوئی نہ کہہ سکا اور پھر لکھا کہہیں ارشاد ہوا اکانایا کالان الطہام
 ترجمہ تھی وہ دونوں کہا کہ لکھا کہہیں انکی زبان مبارک سے اتیرا عیدیت کو قتل فرما
 وقال انی عبد اللہ اور اکثر مواضع میں قرآن مجید میں انکی الوہیت کی التلال
 میں دلائل عقلیہ اور نقلیہ اللہ علیہم حل جلال سے بیان فرما میں بلکہ نصاریٰ فی
 ابا وجود دانا اور عقل اور سوچنی توجہ تقیید ابائی کی انکی طرف توجہ کی اور عیدیت
 عیسوی سے بہت ناراض ہوئی اور ختم المسلمین سے عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 کہ جواب عبد اللہ فرماتی ہیں اور وہ ابن الدین تو ابانکو ختم کرنی چاہتے تھے
 کہ ہم نے بطور نبیالہ انکو ساکت کرنا قرار دیا اور یہ امت کریمہ نازل فرمائی میں حاکم
 فی من بعد ماجارک من العلم فقل تعالوا ندع ابننا زنا و ابننا کریم و نسا و نسا و نسا و نسا
 و انفسنا و انفسکم نہ متعل فیجعل لعنت علی الکاذبین۔ ترجمہ جو شخص جھٹ کرے گا
 بعد اوسکی آیت الہی میں علم سے پس کہہ آویلا وین ہم انہی عورتوں کو اور ہمارے
 عورتوں کو اور انہی جانوں کو اور ہمارے جانوں کو اور انہی قوموں کو اور ہمارے قوموں کو
 صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نصاریٰ احمران سے منہ بندہ کا ارشاد فرمایا انہوں
 نے قبول کیا اور منہ بندہ پر آمادہ ہوئے اور تاج مہینہ سہ طرف سے ختم المسلمین سے
 اپنے تمام تخت جگہ ان یعنی حضرت فاطمہ اوصین اور ہر سے نصاریٰ سحران جگہ
 مقررہ پر ہوئی ختم المسلمین نے اپنی صاحبزادی اور حسین اسی ارشاد فرمایا کہ

کہ میری دنیا کی ساری تملین کہنا مگر وقت نہ آیا تھا دینی نصیر انون کا ایک بری عالم
 نے قافلہ الہی کو دیکھا کہ کسی کو گوان سے مبالغہ نہ کر جس قوم نے اپنی ہی سر مبالغہ
 کیا ہی وہ ہلاک ہوئی ہی اورین وہ موتیں دیکھ کر ہامون کہ اگر یہ لوگ جہاد نہ کرے
 اور کہانی کی دعا کریں تو ہمارا کٹر جائیں اورست چلو اور خیر قبول کر و چنانچہ اس پر دیکر
 کہ اس وقت سے سب وہ جزیرہ قبول کر کر کوٹ گئی اور مبالغہ نہ کیا قسمت اچھی تھی ورنہ تمام
 انجران بلکہ خاک سیاہ ہو جاتا اور خیرین تک ایسی جیتوں میں جل جاتے ہیں اس مبالغہ
 کا ذکر بھی صفحہ انبیاء علیہم السلام میں ہی صریح کیا ہے علیہ السلام باب ۳۴ ورس ۹
 اوتھی در میان کون ہر جو اسے بیان کریں یا ہم کو سابق پیشین گوئیوں تبادلوے
 دہی اپنی کو اہوان کو لاوین تاکہ اسے سچی ثابت ہووین اور لوگ چین اور کہیں کہ
 یہ سچ ہے اتھ میری گواہ ہو اور میرا بندہ ہی جیسے میں نے برگزیدہ کیا تاکہ تم جانو
 اور خیر ان کے لئے یہ بیان انہی مبالغہ کا ہی اور سب اس کے وہ حقیقتہ واقعہ ہو
 رہا اوتھی ستر کا ذکر نہیں فرمایا اور میں وہ زبان فیض ترجمان سیدہ الطرسین
 سے منقول ہو گیا چنانچہ ابھی منقول ہوا کہ اگر وہ مبالغہ کرتی تو تمام نصاریٰ انجران
 میں دینی اور عذاب دوزخ میں دواسی راہ میں ہی پہنچتے اور انکی شامت سے
 اور جانور ہی جلا جاتا کہ حاتی بہانہ کہہ چڑیاں یہی مکانون کی جیتوں میں جل جاتے
 ہیں اس وقت شوق الفری اور اس انجری ہو جم و اہم جو نسبت بخدای و دوام عالم ہے
 عدم تغیر لذتی و عالم عادی میں ہوتا جا تا رہا اور اسنو یہ سے فرستاتے
 ہی گواہ ہو اور ارشاد عہد اوترب المسانہ و الشقی القم ترجمہ قریب لگتی وہ گری
 و رشتہ ہو گیا چنانچہ سورہ مجیدہ ماجور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل ہجرت
 سے چھترہ ماہ مظلومین باسند عادی الی جبل وغیرہ دیکھا یا اور یہ اس وقت عادی الی
 خاص واسطے اسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شہادت کہ پہلی انبیاء ہجرت

میرا من اخترت علی علیہ السلام کو دین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سب سے
 رکھی ہوئی تھی کہ سچا نواز خواہر ہوئی اور غروب قیامت تک زمانہ نبول دینی منت
 ہو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز عشر قضا ہو گئی پس اب باقاعدگی آپ فی
 دریافت فرمایا کہ اسی علی نماز پڑھتی آپ فی عرض کیا نہیں پس آنحضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم نے دعا کی کہ الی علی دعوہ تری اور تیرے رسول کی ادا اخت
 میں لہا کہ نماز قضا ہوئی پس اپنی رمت سے واسطے ادا می نیاز علی را کہ سے رمت
 کو پہلے طلوع فرمائی پس دعائی حبیب الہی صلی اللہ علیہ وسلم مقبول ہوئی اور
 حضرت شمس پیر غریب سے طلوع ہوئی کہ دھوپ اوسکی زمین پر پہلی اور حضرت
 علی رضی اللہ عنہ فی نماز عشر ادا کی اور دوسری دفعہ حلقی جاتی ہو گئی اور دوسری
 از دوسری کے خلاف ہر گواہ پیدا ہوا اور بیان اسکا یہ ہے کہ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم فی شب مجراج کو بعد مشرکین سی کہا کہ شب کو میں زمین شام سی
 حشر بین اور لامکان تک کی سیر کر آیا ہوں اور راستہ میں تمہارا قافلیہ شام
 سے آتا ہوا ملا تھا اور اسوقت اسحٰب سے ایک اونٹ بہاگ گیا تھا اور ایک
 شخص اسکی بھی دو تار پیرتا تھا کفار نے کہا یہ فرماتے کہ وہ قافلہ بیان کہ
 یہوشیحہ کا آپ فی فرمایا چہاں شنبہ کو یعنی بدکردن کفار بدکردن قافلہ کو انتظار میں
 تار پیر رسول اسکی کو بھی اور قافلہ کو آئی میں شام سے دیر ہوئی اور شام قریب آئی
 پس آپ فی دعا کی اور دعا سے سب اولین سے اتنی دیر تک اپنی حرکت سے باز
 رہا کہ قافلہ آہو سنا جبہ ورس اس تا دل سے جو میں فی بیان کی خاص سرور کا تھا
 صلی اللہ علیہ وسلم کو انہ کی بشارت ہوئی کہ اور اگر بادشاہت رب الافواج
 سے اہام برحق حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خلافت مراد ہو تو کچھ
 حجب نہیں کہ اسکی خلافت سلطنت الہی ہوگی کہ تمام زمین پر شریعت

الہی کے احکام جاری ہوگی اور کل کمرہ زمین غلغلہ اور طغیانی کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد
 رسول اللہ کا بلند ہوگا جزیرہ موقوف ہو جائیگا تمام زمین کو آبِ عدل سے
 بہرہ ور کیا اور پیر و سلم کی ہی نواح میں ایسی فتح ہوگی اور پیر و سلم کو اور لوگ اپنی زمانہ میں
 اخراج ہوگی غرض کہ ہر طرح حرب الافواج کی سلطنت اس خلافت کو کہہ نہ سکتی ہیں
 اس صورت میں چاند کا اظہار اور سورج کی شرمندہی جائد گن اور سورج گہن ہی
 عبارت ہو جو وقت غیر منہود میں ایک ہفتی کی عرصہ میں جس سال میں حضرت امامؑ کی
 بیعت ہوگی... ہوں اگر اور اس صورت میں اضطراب پائند یہ ہو کہ غیر وقت میں
 گہن ہو اور شرمندگی سورج بھی ہو تو کہ غیر وقت میں موندہ چٹا ہے لگو والد عالم
 و علم انعم و احکم جو پتہ اسچیز جس میں سرور کس ہو اور بیان اسکا بھی ہو یا پھر
 معجزہ معجزات عظیمہ سے بانی کا اور گاہوں مبارک سے جاری ہونا جو مثل
 چیتوں کے چند دفعہ بطور اعجاز جاری ہوا اور ہزاروں مخلوق کو انوار و جلال
 نے اور سے دلگوا دیا کیا اور از سر نو زندگی بانی اور یہ مجرہ احمدی چونکہ گہرے و حرا
 مقامات مختلفہ اور از منہ متعدد ریختی جات کثیرہ کے سامنے واقع ہوا اور آیات
 جماعت سے روایت ہو اس سبب قریب متواتر کے غیر غرض ہو کہ میں حکایہ
 شدت تکالیف غزوہ العسریٰ بھی بولتی ہیں یہ مجرہ اصابع ساقی حوض کوثر
 نظام ہوا النسی فی الدعۃ و روایت ہو کہ جب صحابہ کو اس غزوہ میں پیاس
 کی تکالیف بہت ہوئی خدمت نبویؐ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم
 پیاس سے مرنے لگے اور اوست بھی ہماری پیاس کے ماری جان بلب ہیں
 یا نبیؐ شہد لبائیم توئی انجاست و رحم فرما کہ رخد میگزد نشہ ای باب نے
 فریاد سی کی اور فرمایا کہ اگر تم پیاس کی پیائی ہو تو پیسے آؤ تاکہ نظر بندگی اور کپڑے
 گمان اور سر و سار نہ ہوئی اس میں نہ کرے کسی سے ایک شخص ایک برائی مشکین

تھوڑا سا پانی پانی میں لے آیا پس ایک سہ پہلی مبارک اس پانی پر رکھی اس
 رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے بہشت خود دیکھا کہ اونگلیوں مبارک رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے چشمی جاری ہو گئی پس میں ہی بیا اور اونگلیوں اور چادر
 کی سہی بلایا اور باقی مشکونین بہر کیا اور نیز النس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
 کہ با تحقیق میں نے دیکھا ہے کہ ایک روز نماز عصر کی وقت آیا اور نوکران کو پانی
 نہ ملا اور آپ کو وضو کی ضرورت پائی لہذا آپ نے پانی لیا ہاتھ مبارک اس میں رکھا اور کہہ
 کیا کہ وضو کر پس نبی دیکھا کہ پانی آگے اونگلیوں مبارک کی طرح میں سے مثل
 چشموں کی نکلتا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ اگر اہل اللہ اونگلیوں ہی پانی
 نکلتا تھا پس سب قوم فی وضو کر لیا اور کوئی باقی نہ رہا پس رضی اللہ عنہ سے
 اس حدیث کی روایت کی تو کسی نے سوال کیا کہ تم کس مقام آدمی تھے کہا میں مسافر
 ہونگی اور انس رضی اللہ عنہ ہی ہے روایت ہے کہ ایک روز آپ قہارین تھے
 لہذا آپ اور ایک شخص ایک چوہا بنا پایا لہذا آپ نے اس میں پنجہ مبارک رکھنا چاہا
 مگر یہ ایک چوہی ہوئی کیونکہ سی پیالہ میں نہ آسکا پس آپ نے پیالہ انکلیں بہار
 اس میں رکھیں پس اکی اونگلیوں مبارک سے پانی جاری ہوا اور چھین میں جاری
 رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کی دن معہ سیاسی ہو کر کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی جمع ہوئی اور اکی پاس کہ تھوڑا سا پانی تھا پس آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم
 میری پاس کس کو جمع ہوئی ہو عرض کیا یا رسول اللہ پانی نہ وضو کو ہی اونگلیوں
 کو مگر یہ جواب کی پاس پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایضاً پنجہ مبارک اس میں
 رکھا پس اکی اونگلیوں میں سے پانی مانند چشموں کی طرح جاری لگا پس ہم
 بیا اور وضو کیا جا رہی رضی اللہ عنہ سے کہ ایک کسا کہ تم کہتی آؤی تھی کہا اگر لاکھ ہوتی
 تھیں بھی کافی ہوتا ہم بندہ راہی آدمی تھی اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ غزوہ بواط میں چند قطری ایک شاک میں پانی ملا پس آپ فی او کو ایک پالہ
 میں بھور کر اپنی اونگٹیں مبارک پیلا کر اوس میں کھیں پس انکی اونگٹوں مبارک کی
 درمیان سے پانی جوش مارنی لگا پس آپ فی حکم کیا کہ پانی پو پس لوگوں نے پیا اور
 سیراب ہوئی اور اس معجزہ عظیمہ کا ذکر غزل النورات میں ہے باب ۳۴ ورس ۱۲ سیر
 بو انصیری ز وجہ ایک مقفل باغیچہ ہے نہ کیا ہوا ایک سوتا ہی اور سر بہ مہر ایک حشہ
 سے با اعتبار رسالت خطاب خاتم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ایک مقفل
 باغیچہ ہے کہ مہر نبوت آپ کی تھا اور خوشبو متن جسم مبارک سی انکی اتنی آہستہ اور آپ
 نہ کئی ہوئی سوئی اور یہ حشہ تھی کہ انکی جسم مبارک سی پانی کی خستہ بطریق اونگٹوں
 مبارک کی مقامات مختلفہ میں جاری ہوئی اور بیان اسکا ہر جگہ ہے چہا معجزہ
 سہارون کا کہنا ہے اور یہ معجزہ چند مرتبہ واقع ہوا ہی احدا وہ صیر اور غیرہ پر واقع
 ہوا اور بشارت تورات کی ورس الکی اس جملہ سی بہارون فی تنجی دیکھا اور کانپ کو
 سید زکریا ثابت ہی سبب ان کے معجزہ فحیہ معراج شریف ہی جو قبل انکی اس حشہ
 تمام رسل و انبیاء علی نبیہا وعلیہم السلام میں کوئی اس قدر و منزلت کی ساتھ
 معجز نہیں ہوا اور نہ بعد انکی اور معراج سید المرسلین اس جسم کی ساتھ ہوئی اور آپ
 تمام آسمانوں اور عرش برین اور دوزخ و جنت کی سیر کی اور قرب مالک والجلال
 کا انکو اس قدر ہوا کہ سیکونہیں ہوا تھا یہاں تک کہ دیدار الہی میں ہر اگر بفرض
 سیکو کلام ہر طور ہا ورنہ کل مدارج قرب طی ہو چکی اور دنیا پر ہر اکثر علماء کے
 نزدیک ہوا اور یہ قصہ معراج احمدی صلی اللہ علیہ وسلم یقینی اور متواتر ہے
 شان شریف میں ہی مذکور ہے اور احادیث کثیرہ میں مروی ہے اور اس معجزہ
 عظیمہ کا ذکر سبیا لیسون زبور میں ہے اور اس زبور کا نام بشارت سراجیہ ہوا
 زبور ۳۴ ورس ۱۴ وہ ہمارے لئے ہے نہ کہ تمہارے لئے یعقوب کا فخر حبیبی وہ جاہلانی خدا

آہستہ سے لڑکارتے ہوئے اور پرچہ پامان خداوند تیرہ کی آواز کی ساتھ
 گیت گانے کے لئے ایک ستائش کروں ہمارے بادشاہ کی ستائش کے
 گیت گانے کے لئے خدا سارے جہان کا بادشاہ ہے سوچ سمجھ کے اوسکی
 ستائش کے گیت گانے کے لئے خدا قوموں پر بادشاہت کرتا ہے خدا اپنی
 مقدس تخت پر بیٹا ہے قوموں کے امرا ابراہیم کی خدا کے لوگوں کی
 ساتھ ملکی جمع ہوئے ہیں کیونکہ جہان کی سیرین خدا کے ہیں وہ نہایت
 بلند ہیں مثل نظر انیوں میں اور ہم میں اس بات کا اتفاق ہے کہ داود
 علیہ السلام اس باب میں کسی کی بشارت دیتے ہیں اور اوسکی اطاعت
 کا حکم فرماتے ہیں مایہ النواع یہ بات ہے کہ آیا یہ بشارت خاتم النبیین
 صاحب قلاب قوسین اور ادنیٰ کی ہے اور یا حضرت مسیح علیہ السلام
 کی ہے جن کے نشان میں بل رقبہ العذرقان حمیدین واروہو اوکوہم
 منتومنین کو دور کیا ہے ہم اول کا اعتقاد رکھتے ہیں اور نصرانی دوسری
 بات کا زبان سے اقرار کرتی ہیں ہمارے پاس تو اپنے دعویٰ کے
 نبوت میں اس تک سے اپنی تختیں ہیں حجت اولیٰ و روشن ہے
 خدا خود سے ہمارے ہوتے ہوئے اور چڑھا اس دوسرے میں خدا
 کی طرف حریفی کو نسبت کیا جو خوشے کے ساتھ ہوا اور خدای جل شانہ
 جبریتی اور اوترنے سے بری ہی نہیں خدا اپنے معنی حقیقی پر نہ ہا بلکہ
 اور معنی بر مجہول ہوا اور محمل اسکا ہمارے نزدیک معنی صاحب ہے
 اور کوئی عمدہ نظر نہیں آتا ہے اس لئے کہ خدا اپنے صاحب آتا ہے
 اور صاحب لقب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے
 کلام پاک میں فرمایا ہوا صاحبکم کجہنوں اور نبین تمہارا صاحب دیوانہ

سواہرین علی بن ابی طالب صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشین گوئیوں کو
 بیان میں اور پیشین گوئی کے زمانہ آئندہ کے حالات کی خبر دینے پر لوازمات
 نبوت قائم ہیں۔ یہی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بشارت فارقیہ
 کہ سواہرین باب کرتی ہیں وہیں ہے لیکن جیسا کہ دینی روح آدمی تو وہ تہیں
 اساری سچائی کی راہ تباہی کی اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیں بلکہ جو کچھ وہ سیکر سونگے اور تہیں
 آئندہ کی خبریں دیکر اس صفت کے ظہور کا بیان ہی ضرور ہوا اور ہم اسکو دیکھتے
 میں بیان کرتے ہیں منقہ اول کلام اللہ شریف کی پیشین گوئیوں کے بیان میں
 اور اس بشارت میں ترتیب سوار وریات کا لحاظ رکھا گیا ہے پہلے پیشین گوئیوں پر
 پھر کرم میں فرمایا ہے **وَإِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْ ذَلِكَ لِنَبِّئَنَّ**
الْعِبَادَ أَنْ لَكُمْ إِلَهُ مَعَكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْ ذَلِكَ لَنَبِّئَنَّ
الْعِبَادَ أَنْ لَكُمْ إِلَهُ مَعَكُمْ وَإِنْ كُنْتُمْ فِي شَكٍّ مِنْ ذَلِكَ لَنَبِّئَنَّ
الْعِبَادَ أَنْ لَكُمْ إِلَهُ مَعَكُمْ اور اگر تم شک میں ہو اس کلام سے جو اوپر اس نے اپنے
 بندوں پر نازل کیا اور ایک سورت میں اس اور بلاؤں کو حکم حاضر کر فرمایا اللہ کے سوا اگر تم
 سچے ہو پھر اگر نہ اور اللہ نہ کر سکو گے تو سچو اگر یہی حسی چاہیں ہیں آدمی اور
 بہتر تیار ہو شکوں کے واسطے اس آیت میں پہلی ہی خبر دیدی کہ تم قرآن شریف
 کے مانند ایک چھوٹی سی چوٹی سورت بھی نہ بنا سکو گے اور ہوائی اس خبر صادق کی عرب
 فصیح و بلیغ و معانی کا بہتر قرآن میں کی مانند ایک چوٹی سی چوٹی سورت نہ بنا سکی اور اگر بنا
 تو اس ہی عمدہ میں نہ ہو سکتا یہ نہ تھا رسول اللہ کی ان لوگوں کو کہ کسی بات نہ آئی تھی کہ
 اختیار کرتے اور سچو اگر یہ اختیار کر لیں تو ان کا اختیار کرنا اسباب کا کرنا کہ وہ عاجز تھے اور یہ

اور وہ کیا بلکہ تمام جن انس کی قوت سے خارج تھا چنانچہ سورہ بنی اسرائیل میں
 ارشاد ہوتا ہے قُلْ لِّمَنَ اجْتَمَعَتْ اَہْلُ النَّارِ وَاجْتَمَعَتْ عَلٰی اِنِّیْ سَآئِلُوْا
 فِیْہِیْثِلْ عِنْدَ السَّمٰوٰتِ لَا یَکْفٰی اَنۡہُمْ یُحْمِلُوْہِ وَلٰوۡنَ کَانَ
 بَعۡضُہُمۡ مُّصِیۡبًا لِّبَعۡضٍ فَلَیۡۤیۡۤتَ اَکۡثَرُہُمۡ یُجۡزٰوۡنَ اَدۡعٰی اَوۡرَہِمۡ اِسۡرَیۡلَہِ
 قرآن نہ لاؤنگی ایسا اور پھر یہی مدد کریں ایک کی ایک اور ایک امر کا تمام جن بشر
 کی قوت سے خارج ہونا بلکہ تمام مخلوق کی قوت سے خارج ہونا اس وقت دلائل گواہی کہہ کام نہ ہو
 کہ اگر خدا تعالیٰ ہر نفس کو سر پیشین گوئی میں اس وقت کی کیا رہیں رکھیں میں ہر نفس کو اس
 کتاب خاصہ کی نسبت واروی قتل اِیۡتِ کَانَ لَکُمُ الدِّیۡنَ وَاَکۡخِرَہُ
 عِنۡدَ اللّٰہِ خَآئِصَۃً مِّنۡ دُّوۡنِ النَّاسِ فَمَتَّعَہُمۡ فَمَاۤیۡۤتَ
 اِلَیۡہِمْ کُنۡتُمۡ صَآدِقِیۡنَ لَکِنۡ یَّمۡسُقُہُ اَبۡدًا
 بِمَاۤ قَدۡ مَتَّۡ اِیۡدِیۡہِمْ وَاللّٰہُ عَلِیۡمٌ بِالظَّٰلِمِیۡنَ
 ت تو کہہ اگر تم کو ملنا ہی گھر آخرت کا الدسکی ہاں الگ سواری اور لوگوں کے
 تو تم صریح آندو کرو اگرچہ کہتے ہو اور یہی آرزو کوئی نگرنگی جہاں اسٹی اس کے چکی ہیں
 ہاتھ اونگے اور اسد خوب جانتا ہے گھر گارہ نگرنگی اس آیت کہ میں میں یہود کو انک صورت
 طریقہ سہل تکذیب ہوا لہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ تمنا موت کہو اور پھر فرمایا کہ تم یہی گھر گارہ
 چنانچہ کسی یہودی سے تمنا ہی موت کی قتل در شرفاق و جلای وطنی اختیار کیا
 اور وہ بلا تکب ہوئے لفظ تمنا ہی موت زبان سے نہ نکالا اور اس اعجاز
 کا بشارت تشریف میں نہ کہ یہی پھر پیشین گوئی ہو وہ موصوفہ کی جہیوں کو جو میں
 مسلمانوں کی نسبت بیدار شاد سے آمہ حسیبتم اَنۡ تَنۡزِیۡلُہُ
 الْجَنۡنَۃِ وَاٰیٰتِ کُمۡ مِّثۡلِ الذِّبۡتِ یُخۡلَوۡا مِنۡ قِبۡلِہُمۡ
 یَسۡتَہۡمُ النَّاسُ وَاَفۡرَہُمۡ اَفۡرَہُ لَکُمۡ اَحۡتٰی یَقُوۡلَ الْوَسُوۡلُ

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَتَعْتَبُ كُنْتُمْ قَصْرَ اللَّهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَصْرَ اللَّهِ قَصْرَ اللَّهِ
 ت کیا تم کو خیال ہے کہ جنت میں چار جاؤ گے اور ابھی تم میری ہی نہیں احوال
 اور تم کو اپنے سے پہلے تم سے پہلے ہو سکتی اور تم کو اپنے سے پہلے ہو سکتی
 کہ کہنے لگا رسول اور جو اس کے ساتھ ایمان لائی کہ اب او کی مدد اللہ کی سن کہ جو
 اللہ کی مدد نزدیک ہے۔ اس آیت کریمہ میں خبری کہ مسلمانوں پر پہلی نزول
 فتح الہی کی ایک مرتبہ اور شدت ہو کر پیاس اور محنت۔ تو پہچانی اور یہ مدد الہی
 نازل ہو گی چنانچہ غزوہ اضراب میں مسلمانوں پر تکلیف موعود ہوئی اور یہ مدد الہی
 نازل ہوئی اور پھر کفار پر تیسرے منورہ علی صاحبنا الف و صلوات و تسلیات پر چکر
 نہیں گئے بلکہ مسلمانوں کی کفار قریش پر چڑھائی شروع ہو گئی آخر ام القریش فتح ہو گیا
 اور یہ اور تمام عالم میں فتوحات اہل اسلام کو خداوند کریم فی عنایت فرمائی اور سورہ
 اضراب میں مسلمانوں کی زبان سے اَمَّا وَعَدَتِ اللَّهُ الْمَدْعُوْنَ فَلَمْ يَفْرِ
 یعنی مسلمانوں نے سچی غزوہ اضراب میں کہا یہ وہ تکلیف ہے جسکا وعدہ ہمہاں
 ساتھ اللہ نے کیا تھا یعنی اس آیت سورہ لقمان والداعلم جو تھی پیش گوئی سورہ
 آل عمران کی گیارہویں رکوع میں ہوئی کہ خوارمی ابی کی خبر دی اور فرمایا اَضْرِبْ
 عَلَيْهِمُ الذَّلَّةَ اِنَّ مَا تَقْعُوْا لَا يَجْبِلُ مِنَ الْمَلٰٓئِكَةِ وَ يَجْبِلُ مِنَ النَّاسِ
 بَاءً وَالْغَضَبِ مِنَ اللَّهِ وَصُوبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَانُوْا
 يَلْعَنُوْنَ بَايَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْبِيَاءَ يَفْسِدُوْنَ حٰلًا
 بِمَا عَصَوْا وَكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ابھی گویا اُن پر دولت جہان دیکھی ہوئی
 رحمت اور اللہ کے اور سوائے دست او پر لوگوں کے اور کمالی غصہ اللہ کا اور اب
 گئی اور محتاجی اور اسوے کر وہ رہیں ہن منکر اللہ کی آیتوں سے اور راتی رہیں
 ماتحت اور اوقاس خبر کے دنیا میں کہ ایک ہی جاکوت ہوئی نہیں اور یہ خبر فرمودت

حکومت مستقر کرتے تھے کہ ہر قدرانی انیسویں وغیرہ کے حکمران رومی زمین پر
 حکومت نہیں رہی اور نہ قیامت تک کہیں کوئی حکومت ہو یا جو بن پیشین گوئی سورہ
 غافر کی ساتویں رکوع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انتقال کی خبر خبر دی
 کہ بعض الناس کا لا نعام فرزند ہو چکی اور موشین ثابت قدم رہا اور گورہ راہ پر لے گئے
 اور فرمایا یا ایہا الذین آمنوا ائینا منکم منکم عن دینہ فسوف
 یأتی اللہ بقوم یحبہم و یحبونہ اذلہ علی المؤمنین اعتراف علی الکافرین
 یجہدو فی سبیل اللہ ولا یخافوا و دینہ لا تم ذلالت
 فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع عظیم ای ایمان
 والوجہ کوئی کچھ سے کا تم میں سے اپنی دین سے تہ الذرا کی لاویگا ایک لوگ کہ اوکو
 چاہتا ہو اور وہ اسکو چاہتے ہیں نرم دل میں مسلمانوں پر اور زبردست میں کافروں
 پر لڑتی ہیں اللہ کی راہ میں اور دینی نہیں کیسی الزام سے یہ فضل ہی اللہ کا دیکھا جسکو
 چاہے اور اللہ کشائش والے بزرگوار اور موافق جبر خداوند اللہ عزوجل کے بعد
 انتقال سینا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد کو اور کھڑے لگے اگر آپ بنی ہوئے تو انتقال
 نہ فرمائے نبوت کو خدائی سہجائی اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ انکی ساتھ یہ تھا کیا
 اور انکو راہ پر لائی اور ان پر اللہ کا فضل ہوا چوتھی پیشین گوئی سورہ مہجۃ الذکر سے
 نوین رکوع میں خبر دی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنان میں رہے گئے اور
 کوئی آکیرت نہیں کر سکے گا اور فرمایا یا ایہا المرسلین ولما نزل الیک
 من ربک و ان لم تفعل فما یبسط علیک اللہ واللہ بصیر عاقل
 الناس ان اللہ لا یہدی القوم الکافرین صحابہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا تجھ کو
 رب سے اور اگر یہ نہ کیا تو توئی کو جو نہ ہو بخایا او سکا مقام اور اللہ تجھ کو بھیجا کہ لوگوں کو
 اللہ راہ میں دینا مسک قوم کو اور موافق اس خبر الہی کے آپ اور بن میں رہے اور

آسمان پر شریف نہیں لیئے گئے اور آپ کو کوئی شہید نہ کر سکا باوجودیکہ سحر و
 نزول اس پر کبھی کے پہرہ وغیرہ کچھ نہ تھا ساتویں پیشین گوئی سورہ اعراف کی
 تیسری رکوع میں پیشین گوئی بنیادی کفار قریش کی کی اور فرمایا **لَا يَجِدُ أَجَلَ**
لَا ذَا جَاءَ أَجَلُهُمْ لَا يَسْتَأْذِنُ سَاعَةً وَلَا يَسْتَقِي مَوْتًا اور
 ہر فرقی کا ایک ع۔ دے ہے ہر شب یونہی افلاک و عہدہ نہ دیر کریں گے ایک کٹری جلد
 اور یہ اجل انکی بدر کی دن آگئے اور وہ تباہ ہو گئے اور یہ اصل انکی جیسی کہ لوح
 محفوظ میں ثابت تھی ویسے چھ محققین میں تھے اور بیان اسکا مولا انہوں
 پیشین گوئی سورہ انفال کے آہوں رکوع میں فرمایا **يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّمَنَ فِي آلِهِ يَكْفُرُ**
يَكْفُرُ أَكْثَرُ مَا يَدْعُو بِهِ يَدْعُو إِلَى الْفِتْنَةِ أَوْ يَدْعُو بِكَيْدٍ وَيَكْفُرُ عَنْ يَدِهِمْ
وَيَفْعَلُ لَكُمْ وَاللَّهُ يَفْعَلُ دَرَجَاتٍ مِّنْهُم مَّن يَكْفُرُ اور انکی کبھی انکو جو تمہاری بات
 میں ہیں قیدی اگر جانیکا اور تمہاری دل میں کچھ نیکی تو دلیکا تمکو بہتر اس سے
 جو تم سے ہیں گیا اور تمکو خوشی کا اور اللہ بھی بخشی والا مہربان نسبت اس پر کہ یہ کاشان
 نزول یہ بھی کہ فتح میں بدر میں جو روساہ و قریش قید ہو کر آئی اور ان قیدیوں میں
 محمد رسول اللہ عباس بن عبد المطلب ہی تھے اور اخر الامر قیدیوں کا چھوٹنا
 یہ قیدی کی ادا کرنے پر نہیں اس شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس سے
 چار آدمیوں کی فدیہ ادا کرنے کا حکم دیا انہیں اور عقیل بن ابی طالب کا اور نوفل بن
 حارثہ کا اور یہ دو لون حضرت عباس ہی تھے اور قیدیوں میں تھے اور جو تھے عبد بن جراح
 و جراح حضرت عباس کا تھا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا انچھ چار ہو کہ تمہارا چچا اپنے بیٹے سے سال ہوا رہ گیا
 میں اس قدر مال کہاں سے لاؤں اور کس طرح ادا کروں آپ نے فرمایا وہ سونا
 حرام الفضل کے پاس کہا ہے اور اس وقت وہ وہ باتیں کہیں تھیں وہ کہاں
 گیا اس حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو یہ باتیں کو شہیدہ انہوں نے نہیں

میں کسی معلوم ہوئی اور آپ نے فرمایا کہ میرے رب نے مجھے وحی سے معلوم
 کیا کہ آپ اس حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے بیعت کر لیں کہ مسلمان ہوں گے اور اپنا اولاد
 تینوں کا فدیہ ادا کیا مگر دل میں ملول ہونے لگے کہ میں یہ کر رہا ہوں جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت عباس
 رضی اللہ عنہ کی انکی شان میں نازل ہوئی اور اس سے کہ میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا کہ
 کہ جتنا تم سے مال لیا گیا ہے اگر تم مومن کامل رہو گی تو اللہ تمہیں اس سے زیادہ
 عنایت کرے گا اور اللہ تمہیں بخشے گا گو تم نے مقابلہ احمدی صلی اللہ علیہ وسلم کیا
 اور اس وعدہ کو اللہ عزوجل نے انکی ایمان دہی پر لیا کہ حضرت عباس رضی
 اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے میرے رب نے مجھ سے دو وعدہ
 کیے تھے ایک تو ایمان سے یہ تھا کہ جتنا مجھ سے فدیہ میں مال لیا گیا تھا اس سے زیادہ
 دنیا میں عنایت کریں گے تو اللہ نے پورا کیا اب میری بیس غلام ہیں اور ہر ایک ان میں
 سے میری مال سے میری بیس ہزار دنیا کی تجارت کرتا ہے اور سقاہ زعفران بھی
 عنایت کیا اور وہ مجھے سب مالوں سے عزیز ہے اور دوسرا وعدہ معفرت سے
 سو اللہ سے مجھی امید ہے کہ اوستی وہ پورا کرے گا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی
 اولاد میں بہت سے بادشاہ ہونے اور یہ نکتہ بڑی خبری لوں پیش گوئی سورہ
 یہود کی پہلی رکوع میں قریش کی نسبت فرمایا اِنَّ تِلْكَ اَشْخَافًا
 لَّيْسَ فِيهَا مِنْ عِلْمٍ عِزَّابِ

یونیم کی بیعت اور اگر تم پہر جاؤ گے تو ڈرنا ہوں
 تم پہر ایک بھی دن کی مار سے ... اور اس عذاب سے یا عذاب قہامت مرلوں گے
 اور اس صورت میں ہر دن وہی دن ہوگا یا عذاب روزیدر مرلوں گے یا وہ عذاب
 ہو کہ مراد ہے قریش پر کسی برس تک رہا اور اس میں مراد رکھا گئی لیکن دوسری تفسیر
 صحت انبیاء القہن سے موافق ہے اسلئے کہ زبور میں الوحیل کی نسبت فرمایا ہے

خداوند اس پرستار ہے کیونکہ دیکھتا ہے کہ اس کے دل اتنا ہے اور اس دن
 روزِ بدر مراد ہے کیونکہ وہ اسی دن بارگاہِ ہے پس بیان ہی جو نیک عذاب قریش
 کا بیان کر اور لفظِ یوم کے ساتھ اس کے وقت کو بیان کیا ہے غالب ہے کہ وہی
 مراد ہو اللہ تبارک و تعالیٰ کوئی سورہ مذکور کہ اسی رکوع میں قریش کی ہی نسبت
 فرمایا وَلَئِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ إِلَىٰ أُمَّةٍ مَّعْدُودَةٍ
 لَّيَقُولُنَّ مَا يَخْبِيهِمْ أَفَلَا يَوْمُ يَأْتِيهِمْ لَيْسَ مَصْرُوفًا عَنْهُمْ
 وَحَاقَ بِهِمْ مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَفِزُّونَ اور اگر ہم دیر لگا دیں اور اس سے عذاب
 کو ایک مدت گنتی تک نہ لکھیں کیا روک رہا ہو اس کو سننا تا جہنم اور لگا اوپر
 نہ پہنچا دینا اور اس سے اور ازل سے گئے گا اور جہنم پہنچ کر تے تھے ... یا
 شخص اشرف قریش ہے صحیحہ اصلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت تکلیف دی تھی اور اس پر
 اور ان پر لڑی جس سے رہی تھی اس لیے کہ یہ زمین اس کے ملک ملک ہو گیا بیان ہے اور ان کی
 عذاب کی متعین ہوئی تھی اور صورت وقوع اس عذاب کی اوپر یہ ہوئی کہ اگر وہ
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبریل علیہ السلام کے ساتھ مسجد الحرام میں تشریف رکھتے
 تھے اور وہ یا یحییٰ آئے اور اسے قاعدہ قدیم کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 سے استہزاء کے ساتھ پیش آئے اور طواف کعبہ شریف کا کرنے لگے جبریل علیہ
 السلام نے عرض کیا کہ اگر ارشاد ہو تو میں اس کے شر کو کفایت کروں پس حضرت
 جبریل علیہ السلام نے ولید بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا اور عاص بن ہاشم
 رضی اللہ عنہ کی طرف اور حارث بن فہس کی تاک کی طرف اور اسود بن عبد قیس کی
 طرف اور اسود بن قیس کی طرف اشارہ کیا اور اس اشارہ سے
 ان سب کا کام تمام کیا پس ولید ایک پیش کر کے دکان کے پاس سے گئے اور
 سو قیر او مسکے رہے تھے تاکہ جب تک کہ اس سے نہ لے لیں

پس اوس شیر قضا سے اسکی پند لی رنجی ہوئی اور ایک شہریان اوس سے کہ
گئی اور وہ مرکز دار الیوار میں پہونچا اور عاص بن وائل کی تلووی میں ایک کمانا
جہاں اور پیر سوچ کر مر گیا اور جارت کی تاک سے خون اور سپنجاری ہوا اور مر گیا
اور اسود بن عید لغوث موندہ کوزین پر مارتے مارتے مر گیا اور اسید بن مطلب
کی ایک آنکھ بی نور ہو گئی اور غضب سے سر زمین پر دیدی مارتا تھا یہاں تک کہ
مر گیا اور آیت کریمہ **اَلَمْ نَجْعَلْ لَّکَ السَّمْعَ وَبَصَرًا وَاَنْفًا** یا چون کی شد کی کفایت کا
ہے گیا **مَنْ یُّؤْمِنْ بِآیَاتِہِ** کوئی سورہ حجر کی پہلی رکوع میں فرمایا ہی
اِنَّا نَحْنُ نزول اللہ کرنا لہذا **لَا تَدْرُکُ** نہیں آپ اوتاری ہی یہ نصیحت اور
ہم اوسکے نگہبان ہیں اس آیت کریمہ میں یہ خبر ہے کہ قرآن شریف
آخر ہر تک نہ مقدم ہو گا نہ محو اور شبہ اور مشکوک ہو گا اور یہ پیشین گوئی
آج تک پوری ہی اور انشاء اللہ قیامت تک پوری رہیگی یا رہو میں پیشین
گوئی سورہ نبی اسرائیل کے ساتویں رکوع میں فرمایا **اِنَّ کَادُیَ الِیَسْتَفْرِی**
اَمِنْ اَلْمَسْرِضِ یَفْخِرُ مِنْہَا وَاِذَا لَیْلٌ شَهِدَ فَهَکَ قلیل
اور وہ تو لگتی تھی کہ ہر اسی جگہ کو اس زمین سے کہ نکال دین تجھ کو میان سے اور تبت
وہ شیر نیگے تیرے پیچھے مگر تھوڑا اس آیت میں یہ پیشین گوئی ہے کہ جب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین مکہ سے ہجرت کر جائیگی پھر قریش امن و امان سے مکہ میں پہونچ
سے دنوں شیر نیگے اور پھر وہ ہلاک ہوگی اور ایسا ہی ہوا کہ جب آپ نبی ہجرت
کی ہجرت کر گئے ہی برسوں قریش ہلاک ہوئی یعنی جنگ بدر میں انشروہ سے قریش مار گئی اور
قیہ ہو گئی **اِنَّکُمْ لَمِنْ اَعْدَیِّہِ** کوئی سورہ نبی اسرائیل کی ہی آٹھویں رکوع میں فرمایا
وَقُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَدُفِعَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ ضَعِیْفًا اور کہہ آیا ہے اور نکل پہا گاہ میں مشکوک
جو ٹھہری نکل رہا کوئی اس آیت میں یہ پیشین گوئی ہے کہ ایزیز علیہ کفر معدوم ہو گا اور کجا گیا

وایان زمین کے اور اسلام مخالف ہو گا اور مسلمان زبان بسین گئے اور مطالب
 و آخرت سے بولنے والے اور بیرون ملک مقلد مشر فساد و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کو باہر زمین ایک لکڑی تھی اور خانہ کعبہ کے گرد زمین جو سارہ جہاں تھی اور وہ شیشہ
 و غیرہ سے زمین پر تھی جو چھ برس پہلے حضرت علی اللہ علیہ وسلم اس لکڑی سے
 اول زمین کی طرف اشارہ فرما کر اور یہ بیت کہ یہ قُلْ جَاهِلُونَ بِاللَّهِ وَرَبِّهِمْ
 تلمذ فراتے ہیں وہ تب اس لئے لکڑی پر پڑتے اور اس پر کڑی ہوئے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس زمین میں نہ ہو مہو تھا ہے کہ یہ پیش گوئی تھی کہ
 مقلد کی تھی اور جو اس میں کہ مقلد میں تہذیب اور باطل یعنی مشرک کفر و سید
 کہ مقلد سے نکل جاگا و لہذا انہو جو دہوں پیشین گوئی سورہ انبار آخر رکوع میں فرمایا
 وَكَذَلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ الْقِصَّةَ الْأُولَىٰ وَذِكْرَ الْآيَاتِ الْآخِرَةِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ
 اسکا ایک ٹکڑا اور سبب کہ دیا ہے زاوین اقصیت کے یہی کہ آخرین
 سبب کہ زمین کے میر و ملک بندہ سے زمین سے خاتمہ اس کتاب میں اس
 مکتوب کا نشان تیار دیا ہے اگر مابین تو مطالب حاصل ہے اور اخبار یا صحت
 اور اگر شاید اپنی میں اگر مابین تو پیشین گوئی صادق ہے اسلی کی کہ یہ کہ زمین
 زمین کے مالک ہوئے اور ہزاروں شہر انہوں سے فتح کئے اور اور مہ محمد یہ
 بھی شروع سے مغرب تک مالک زمین ہوئے ہندو میں پیشین گوئی سورہ حج
 کی تھی رکوع کہ شروع میں فرمایا اَذِیْنِ لَیْسَ یَقَالُ لَیْسَ بِاَسْمَاءِ
 کہ ان پر ظلم ہوا اور اسداو کی بار د کرنی پر قادر تھے اپنے یہاں یہ کہ یہ ہجرت سے
 برس روز کے بعد نازل ہوئی اور اس پر کہ یہ میں پیشین گوئی ہے کہ اللہ کی مدد
 مسلمان فتح پاویں گے اور قریش مقلد ہوئے اور سجد اللہ یا یہی ظہور میں آئے

[illegible]

ت وعده دیا اللہ نے جو لوگ تم میں ایمان لائے میں اور کہے میں نیک کام
 اللہ تعالیٰ حاکم کرے گا انکو ملک میں جیسا حاکم کیا ہوتا اگلوں کو اور جہاد لے گا انکو دین
 اور لگا جو نہ کر دیا انکو اور دے گا انکو انکو دے کے بدلے اس میری زندگی
 کریں گے شریک نہیں گے میرا کوئی اور جو کوئی ناشکری کرے گا اس سے پیچھے
 وہی لوگ ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ
 عنہم کو خطاب ہے اور موافق وعدہ الہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام علیہم
 السلام اور دین الہی کی ترقی ہوئی اور انہوں نے اللہ وحدہ لا شریک کی عبادت
 کی اور سکھایا اور کاش شریک نہیں کیا اور اس وعدہ کا زیور سے سمجھ نشان ملتا ہے اور خاتمہ
 اس رسالہ میں یہ ملاحظہ کرنا چاہیے۔ سولہویں چین گوئی سورہ قصص کی آیتوں
 رکوع میں فرمایا اِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَّاحِمٍ

[illegible]

است و جب تک کہ میں روئے لکھتی ملک میں اور وہ اس میں پیچھے اب غالب ہو کر لکھی برس میں
 اب کو اہل تہمین کے پہلی اور پہلے اور اس کے خوش ہون کے مسلمان اللہ کی مدد سے
 مدد کر کے جو چاہے اور وہی جو زبردست رحم والا اللہ کا وعدہ ہوا اختلاف نہ کرے
 اللہ اپنا وعدہ لیکن لوگ بہت نہیں جانتے اس لیے کہ یہ کاشان نزول ہے جو کہ عبت
 اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نوین بہن بن خسرو بدیز شاہ فارس اور لشکر
 ولایت روم پر پہنچا اور وہوں نے کچھ شہر ملک عراق سے دیوں کے شہر دن کے
 لیکر اور لشکر اور لگا ہوا گیا اس وقت کہ میں یہ خبر ہوئی کہ قریس خوش ہو کر غور ہون
 سے کہو لگے کہ تم اور نصرانی اس کتاب ہو اور ہم اور فارسی امی ہیں اس جیسی جلدی بہانی
 تمہاری بہانوں پر غالب ہو کر میں میں بھی امید ہے کہ ہم بھی بہر غالب ہوں گے اور
 مومنوں کو ان کی اس خوشی سے بہر پہنچا اس جیسی حوجہ سجانہ ذیہ ایتہ کریمہ نازل کی اور
 فرمایا کہ اب واقعی رومی مطلوب ہو گئے ہیں اور تم بھی تو اس سے مخلوب ہو مگر نصیحت سنیں کی
 اللہ ہی بہر غالب ہوگی اور تم بھی قریس پر غالب ہو گئے ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ فر
 اس لیے کہ یہ کہ نزول کر لے شکرین سے کہہ کہ تمہاری بات پوری نہ ہوگی اور تمہاری
 دشمنی نہ رہیں گی دیکھو اب چند برس میں کوئی بہر غالب ہو کر ابی ابن خلعت
 شکر کے حکام رومی غالب نہ ہو کر اور اگر غالب ہوں تو میری تمہاری شرط ہی دس
 دس جوان ہوں پر اگر رومی غالب ہو تو میں دو لگا نہیں تو تم دیکھو اور میں
 کی مدت قرار پائی ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ فی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
 میں ہر تمام قصہ بیان کیا اپنی فرمایا اصع تین سے تو تک ہوتی ہیں جا مال اور مدت
 میں زیادہ کہیں صدیق رضی اللہ عنہ نے نوٹ نوٹ میں کی مدت سو سو اونٹ کے
 شرط پر مقرر کرے اور چاہیں سے ضامن لے گئے اور اسی مدت میں بہر قریس
 در دیوں میں لڑائی ہوئی اور موافق خبر الی رومی پر غالب ہو کر اور ملک

اس خبر کی تحقیق فتح پور کے دن یاغزوہ حبیب کے زمانہ میں ہو کر اور دونوں
 دن مسلمانوں کو فتح کی جی بلی دن کی فتح ظاہر ہو کر اور دوسرے دن اپنی
 صورت صلح پیش کر کے جس سبب سے مکہ منقطع ہوا اور صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی تقدیر
 پر اپنی ان خلف کو سواوٹ لیا اور دوسری تقدیر پر اوکو کھانا میں سے سواوٹ لیا
 اس واسطیکہ اپنی ان صف خیز وہاں میں مقتول ہو چکا تھا انماروں میں پیش گوئی معبر
 احزاب کی پانچویں رکوع میں فرمایا مَا كَانَ مُحَمَّدٌ ابًا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ
 وَخَاتَمُ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا محمد نہیں باب
 کسیکاتہاری مردوں میں لیکن رسول ہے اللہ کا اور ہر سب بیوروں پر اور بھی اللہ
 سب چیز پر اتنا انتہی اس پر کہ یہ میں پیش گوئی ہے کہ کوئی ناجزادہ اس حضرت علی
 اللہ علیہ وسلم کا حوالہ نہیں ہوگا اور ایسی ہی ظہور میں آیا۔ انیسویں پیش گوئی
 سورہ صافات کی پانچویں رکوع میں فرمایا وَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا
 الْمُرْسَلِينَ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنصُورُونَ وَإِنَّ جُنَدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ قَوْلًا
 عَمَّوهُمُ حَقًّا حَقًّا وَأَبَعُوهُمْ قَسَمًا فَيُصِوَرُونَ
 پہلی ہو چکا ہمارا حکم ان پر بندوں کو حق میں جو رسول میں بی شک نہیں کو وہ
 ہونے ہو اور ہمارا لشکر جو بھی بی شک وہی رہے سو تو انہی پر مالک وقت
 تک اور اوں کو دیکھا رہے کہ اکی دیکھ لیں گے انتہی اس پر کہ یہ میں پیش گوئی ہے
 کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غالب ہوگی اور کفار مغلوب ہوں گے جبکہ اللہ
 اعظم الیاسی ظہور میں آیا پس میں پیش گوئی سورہ دخان کی پہلی رکوع میں فرمایا
 فَإِنَّ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هَذَا عَذَابٌ
 أَلِيمٌ رَبَّنَا أَلْفِيفًا غَمًّا الْعَذَابُ إِنَّا نُنْصِرُ مَنِ اتَّبَى لَسْتَ بِمَعْلُومٍ
 اَللّٰهُ كَسْرِي وَقَدْ جَاءَهُمْ دَسْفٌ مِّنْ مَّيْمَنٍ لَّهُمْ تَوَلَّوْاْ عَنَّا

444

وَقَالُوا لِمَ لَا تُرْسِلُ إِلَيْنَا دَلِيلًا مِّنْ رَبِّكَ
 كَذِبًا أَوْ تَأْمُرُ بِالْجَبَلِ أَنْ يَرْسِلَ
 عَلَيْكُمْ حَشْرًا ۖ قُلْ إِنَّمَا أَعِيتُكُمْ
 الْقُرْآنَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ ۚ وَلَوْ كُنْتُمْ
 تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا أَمْرِي
 وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۚ
 وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا
 أَمْرِي وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۚ
 وَلَوْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوا
 أَمْرِي وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۚ

پیکر میں کیا کوئی ہے مار لیتے اور قتل کر دیتے اور پہلے صحیفوں میں بھی غزوہ
 بذا کریبان من لفظ دن دل قمع ہوا ہے۔ اور بیان غزوات میں وہ بشارت منقول
 ہو چکی بائیسویں پیشین گوئی سورہ محمد کی جو تہی رکوع میں فرمایا۔ **وَإِنْ تَقَاَلَوْا**
يُكْتَبِلْ قَوْلَ مَا عَيْتَرْتُمْ لَكُمْ فَتَقَالُوا مِثْلَ مَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ اور اگر تم پہر جاؤ گے بدل لڑو گے
 کوئی لوگ ہوا ہمارے پہر وہ ہوں گے تمہاری طرح کی اتنی اسس ایہ کریمہ میں
 پیشین گوئی بھی کہ سوای دیا عرب کے اور ملکوں میں بھی اصحاب دین مان تیار
 ہر آمہوں گے اور موافق مشہور ترین اقوال کے اس قوم سے فارس و اے مراد
 ہین اور ہزار ہا علماء اور فضلا وہاں پیدا ہوئے گئے نبی اور امام عظیم کوئی رحمت اللہ
 علیہ نبی فایں سے ہی اور حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ وہ کون ہیں اور مسلمان فاریں آپ کی
 پاس حاضر تھے آپ نے سلمان کی زبان پر ہاتھ مار کے فرمایا ہذا قوم یہ اور قوم
 ایسی تیسویں پیشین گوئی سورہ فتح کو شروع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کو خطاب کر کے فرمایا **إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا** ترجمہ ہند فیدلہ کر دیا
 تیرے واسطے صریح فیصلہ انتہی غزوہ حبیبہ میں یہ اتہ نازل ہوئی اور اس میں
 بشارت دی کہ یہی صلح باعث مکہ موٹھ کی فتح کی ہوگی اور ایسا ہی ہوا وقت
أَصْدَقَ مِنْ اللَّهِ فَيَا أَيُّهَا مُحَمَّدُ قَدْ جَاءَ بِكَ الْبَشِيرُ اور دوسری نزکوہ
 میں فرمایا **سَيَقُولُ الْكَافِرُونَ إِذَا انْطَلَقْتُمْ إِلَى مَغَاتٍ لِمَا تُحَدِّثُونَ**
ذُرُوفًا أَنْتُمْ تُبَدِّلُونَ أَنْ يَبَدِّلَ اللَّهُ قُلُوبَنَا کہ لو کہ
لَنْ تَسْبَحُوا بِكُنْزِ الْكُمِّ قَالَ اللَّهُ مِنْ قَبْلِ قَسِيْقُولُونَ
بَلْ تَحْسَدُونَ عَلَى آبَائِكُمْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا
 ترجمہ اب کہیں کی چھوڑ دے گئے جب جاؤ گے غنیمتیں لینے کو چور و دم حلیں ہمارے

ہاں ہے کہ بے لیں اللہ کا کہا تو کہہ تلخ ساتھ نہ جلو گویا ہی کہہ دیا اللہ فرمایا
 میرا یہ کہنیں کے کہنیں شہم چلے بنو مارے پہلے سے کوئی نہیں پروہ جیتی نہیں تو
 گھر تو ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حیووت عمرہ کا لہارہ کیا تو
 عجب قبیلوں کو جو مسلمان ہو گئے تھے مثل سلم اور اسع وغیرہ کا جو عمر کا بی کے لئے
 اشارہ فرمایا مگر وہ عمر کا بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سفر میں جو بندہ
 فتوحات تھا خرم ہی اور بیان حدیبیہ میں صلح ہو گئی اور لڑائی ہوئے ہوتے
 ہو گئی اور یہی الرضوان بھی ہوئی اور اللہ عزوجل اور اس سے راضی اور خوشنود
 ویکوہر حاجل اسن اطاعت و فرمان برداری جیسے نواح خیر عطا فرمایا اور
 اس کی اس ایہ کریمہ میں پیشین گوئی کی کہ او سکوا لیا فرمایا کہ گویا عنیت رکھی ہوئی
 تھی اور ٹالین کو فقط جاتا ہے چنانچہ موافق وعدہ الہی وفتح ہوا لیکن حکم دیدیا
 کہ جو اس سفر میں ساتھ نہیں ہوا وہ اس عنیت کے حاضر ہونے سے محروم ہے
 چنانچہ کوئی اور اس میں حاضر نہیں ہوا اور وہ حصہ خاص اصحاب بیعت الرضوان کا رہا
 چھپوین پیشین گوئی سورہ فتح میں اس ایہ کریمہ کے بعد فرمایا قُلْ لِلّٰهِ الْخَلِيفَتِ
 مِنْ اَعْرَابٍ سَتَدْعُوْنَ اِلٰی قَعْدَمٍ اُولٰٓئِیْ یَاۤسِیْنَ شِدِّیْنَ
 تَقَالُوْا ثُمَّ اَوْسِلْهُمْ فَاِنْ یَطِیْعُوْا اِیُّوْکُمْ اِنَّ اللّٰهَ اَعْلَمُ بِمَا
 فَاِنْ تَتَّقُوْا اَکْمَلُوْکُمْ مِنْ قَبْلِ یَعْنٰی بِکُمْ
 عَزَّ اَبَ الْاِیْمَانِ کہہ چھپے رہ گئے گنوار و نکو آگے تھک ملا دین گے ایک لوگوں پر بی
 سخت لڑو اگئی تھم اون سے یادہ مسلمان ہونے پہ اگر حکم مانو گے و سو گا
 اللہ تم کو نیک اچھا اور اگر بیٹ جاوے جیسے پلٹ گویا بی بار بار و لگا تم کو دکھ کی
 بار بار اور اس قوم پر بھی سخت سے بات ہر ای مسلمانہ گد آپ کی مراد میں اور حدیق
 رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں یہ لڑائی واقع ہوئی اور اللہ عزوجل نے فتح فرمائی اور

مسیحا کذاب مارا گیا اور یا قہیلاہ جو ان مردوں سے جو غزوہ حنین میں مقابل تھے اور
 یافارس اور روم والی سرزمین اور چاروں تقدیر پر پیشین گوئی پوری ہو چکی
 چیسویں پیشین گوئی سورہ فتح کی تیسری زکوع کہ شروع میں فرمایا لَقَدْ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُكَ لَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
 فَعَلِمُوا فِي قُلُوبِهِمْ أَنَّهُ لَ الشَّكِينَةُ عَلَيْهِمْ وَأَنَّهُمْ مُخَافَتُهُ
 وَمَخَافَتُهُ كَثِيرَةٌ يَأْخُذُ وَفَاؤُكَ كَانَ اللَّهُ يُعَزِّزُكَ كَيْفَ
 ترجمہ اللہ خوش ہوا ایمان والوں سے جب ہاتھ ملایا لی تجھ سے اس درخت کے
 نیچے پر جانا جو انکی حنین تھا سر امارا ان پرچہ اور انعام دے اگر ایک فتح نزدیک اور
 غنیمتیں جو انکو ملیں گی اور ہی اللہ زبردست حکمت والا انتہی اس آہ کریمہ میں خیر کو
 فتح قریب فرمایا چنانچہ اس صلح حدیبیہ کے بعد ہی فتح ہوا اور بہت سی غنیمتیں فارس
 و روم وغیرہ کی آمد و عروج فی مسلمانوں کو عنایت کی ستائیسویں پیشین گوئی
 سورہ فتح کی تیسری زکوع میں فرمایا آم يَقُولُونَ نَحْنُ جَمِيعٌ
 مُّقْتَصِرُونَ وَهُمْ لَمْ يَأْلُوا لِكُلِّ دَابَّةٍ يَنْسِفُهَا رَبُّهُمْ حَيْثُ يَبْتَغِيهَا رَبُّهُمْ لِيَوْمٍ يَكُونُ فِيهِ
 سبیل ہی بدلالتی والے اب شکست کہا و یگانہ میل اور ہوا گین گے پیٹہ دیکر انتہی
 یہ عروہ بدلتی شکست کفار کی بقیہ پر قبضہ خیر و اور ایسی ہی واقع ہوا ہے اور
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عروہ بدلتی راہ پر تہی تھے اور فرمائی تھے میری ہمت
 و لو لوں اللہ اور اس سے اشارہ تھا کہ وہ نہایت کفار پر ج واقع ہوگی اور حضرت
 فاروق رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ہے اہل ایسولین پیشین گوئی سورہ نصر میں
 فرمایا إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِهِ
 فَهُمْ لَنْ يَأْخُذُوا بِمِلَّةٍ مِّنْ دُونِ الْإِسْلَامِ وَاسْتَغْفِرُوا لَهُمْ يَوْمَئِذٍ يُغْفَرُ لَهُمْ
 أَنَّهُ كَانَ لَوْ بَاقٍ جَبَّيْنِهِمْ يَكْفُرُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَنَّهُ كَانَ لَؤُبَاقٍ

لوگ بیتہ اللہ کی دین میں غرت فرما کر تبت یا کی بول اپنی رب کی خوبان
 اور گناہ بخشوا اور اس سے بی شک وہ مہات کریم والا ہے یہ سب سورت فرمائی
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نازل ہوئی اور اس میں فرمایا کہ کیا حضرت تاب
 فیصلہ کا آپ مکہ فتح ہو چکا اور ملک عرب میں مسلمانوں کی دل جوڑنے کے
 وعدہ سچا ہوا اب اس مسئلہ کی گناہ بخشش کی طلب کرو تا درپہ شفاعت کا مل
 اور اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سمجھ لیا دنیا میں جو میرا کام وہ پورا
 ہوا اب فقط کار خیرت باقی رہا ہے شفاعت اکت ہی اور سفر آخرت قریب آیا اور
 اس سورت پر نزول کے دو برس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا
 اور کوئی پوری سو چھتر سو تالی نازل ہوئے بعد نازل نہیں ہوئی روایت ہے
 کہ بعد نازل ہونی اس سورہ کے آپنی یہ سورت تیرہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ
 روایت ہے آپ نے فرمایا کیوں روتی ہو عرض کیا کہ اس سورت میں آپ کی انتقال کی خبر
 آپ نے فرمایا ہاں او کشفات میں روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے اس سورت کی نازل ہونے کے بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا اسی
 میرے پیٹھ میرے وفات کی خبر دی ہے شعر نامہ رسید ازان جہان ہر شخصیت
 برم و غم رجوع ہنگام رفت بعش می برم پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پر
 یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری اہل بیت سے میری پائیں پہلی
 تم پوچھو گی پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہنس کر چہین اور ایسی ہی ظہور میں آیا کہ تمام
 اہل بیت بنوئی سے پہلی بعد انکی انتقال حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا چہین کر گئے
 کے بعد اس جہان فانی سے انتقال فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
 ملاقات کی و وسر امقصد حدیث شریف کی پیش گوئیوں کے بیان میں بکھلی
 پیش گوئی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْجَزَائِرِ تَقْنِي أَعْنَاقَ الْوَيْلِ بِبَصْرَى
 طَرَاةَ الْبَغَايِ وَالْمُسْلِمِ ثَابِتِ ابْنِ سُرْمَةَ رَوَيْتَ عَنْ أَبِيهِ أَوْ سَمِعَ مِنْهُ قَوْلَهُ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِيَامَتِ نَهْنِ قَلْبِمْ سُبُكِي ثَابِتٌ قَتِيلٌ نَهْنِ لَكُنْكَ
 أَكْ جِجَارِ سَمْعِ سُرُوشِمْ مَوْلَا دِينَ كَرْدِمْ اَوْ مَوْلَا نَهْنِ بَصْرَى مِنْ اِسْنِ رَحْمَتِ
 كُوْ جِجَارِ رِی اَوْ سَمِعَ مِنْ رَوَايَتِ كِي اَوْ اَوْ يَهْ اَكْ جِوْ عِلَامَتِ قِيَامَتِ تَهْ پُشْتِ
 عَجْوَ سِی مِنْ جِجَارِ مِنْ لُكْلِ اَوْ نَكَلَا اِسْكَ اَوْ تَابِتِ ثَابِتِ اَوْ اَوْ رِی اِنْ اِسْكَ اِهْ سَمْعِ
 كَسَمْتِ مَذْكَوْر كُو كِي مَاهِ جِمَادِی الْاٰخِر كُو مَذْهَبِ سُوْرَهْ سَمْعِ اِيَكِ نَزَلِ كُو فَاَصْلَهُ مَرْغَبَتِ كُو
 دِنِ يَهْ اَكْ ظَاهِرِ مَوْئِی اَوْ رُوشَنِی اَوْ سَمْعِ اَكْ كِي اِیْسِی تَهْ كِي اَنْ رَاتُوْنَ سَمْعِ دِنِ
 شَرَامَاتِهْ اَوْ رَاتِ كُو ۷۰ اَهْلِ مَذْهَبِ نَكْرَ مَانْدِ كَامِ كَر سَكْتِ تَهْ اَوْ جَانِ اَوْ سَمْعِ كِي رُوشَنِ
 اَلَنْ دَلُوْنَ مِنْ مَانْدِ مَوْكِي تَهْ اَوْ رُوشَنِی اَوْ سَمْعِ اِیْسِی اَوْ رِی اِنْ اِسْكَ اِهْ سَمْعِ
 مِنْ دِكْلِی اَوْ مَنَكْلِ اَكْ نَحْوِ اِسْكَ اَكْ رِی اَوْ رِی طَبِیْعِ اِسْكَ اَزَادِیَهْ اَوْ اِیْسِی وَجْهِ سَمْعِ
 مَبْعُوْدِ نَهْنِ كِي اَوْ كِي تِسْرِی جِمَادِی الْاٰخِر كُو مَذْهَبِ دِنِ يَهْ اَكْ ظَاهِرِ مَوْئِی مَكْرِ
 صَحْحِ يَهْ سَمْعِ كِي شَرْعِ اِسْكَ اَعْرَ جِمَادِی الثَّانِی كُو مَوْ اَوْ رِی اَزَادِیَهْ نَاهِ مَذْكَوْرَهْ كِي
 تِسْرِی تَارِخِ كُو مَوْئِی اَوْ رِی اَرْبَعِ اَرْبَعِ سَمْعِ مَذْهَبِ اِیْسِی سَابِتِ اِیْسِی اَوْ سَمْعِ زَمِنْ اِیْسِی
 اَوْ اَوْ سَمْعِ خَلِی كُو مَوْئِی اَوْ رِی طَبِیْعِ اِیْسِی اَوْ رِی اِیْسِی اَوْ رِی اِیْسِی اَوْ رِی اِیْسِی
 ذِخْرِ اَكْ اَمَاجِ مِنْ دَلُوْ اَنْ دُولِ هُوْی اَوْ رِی اَمَامِ اِلِ مَذْهَبِ كُو اِنْ مَذْهَبِ سَمْعِ
 بَزْ اَكْ لِيَا اَكْ اَقْبَسِمْ اَوْ اَوْ رِی كُو تَوْبِ كِي اِیْسِی نَاهِ سَمْعِ اَوْ رِی اَوْ رِی اَوْ رِی اَوْ رِی
 مِنْ دَمَ اَنْ اِیْسِی اَكْ مَثَلِ اَكْ سَمْعِ اَوْ رِی اَوْ رِی اَوْ رِی اَوْ رِی اَوْ رِی اَوْ رِی اَوْ رِی
 يَهْ دَمَ اَنْ اِیْسِی اَوْ رِی اَوْ رِی اَوْ رِی اَوْ رِی اَوْ رِی اَوْ رِی اَوْ رِی اَوْ رِی اَوْ رِی
 كُو دَمَ اَنْ اِیْسِی اَوْ رِی اَوْ رِی اَوْ رِی اَوْ رِی اَوْ رِی اَوْ رِی اَوْ رِی اَوْ Rِی
 اَوْ رِی اَوْ رِی اَوْ رِی اَوْ Rِی اَوْ Rِی اَوْ Rِی اَوْ Rِی اَوْ Rِی اَوْ Rِی اَوْ Rِی

وہ گذرتی تھی اسی ٹکری ٹکری کر دی تھی اور پہلا دیتی تھی اور درختوں کو چلاتی
 تھیں اور پتھروں کو پانی کر دیتی تھی اور اس سے ایک بہر شریخ اور ایک نیلی لکھتی
 ہوئی نظر برقی نہیں اور گرج کی آواز اس میں سے نکلتی تھی اور ہلکڑوں اور
 پتھروں کو اپنی الگی رکھتے تھے بلکہ کثرت رحمۃ اللہ علیہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 کے مدینہ منورہ میں ہوا ہی سردانی تھی اور ایک پتھر ادا حرم مدینہ میں داخل تھا
 اور ادا خارج تھا خارج کو بیونک دیا اور اس کو جو حصہ مدینہ منورہ میں تھا بلکہ
 چلانے کے اور دھان اکسر دیکھ کر اور تائیدی جب شب سراج میں وہ آگ
 موقوف ہو گئی اور امام مصلیٰ شام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رسالہ
 مسو جہل الماشی فی الاعجاز بنا را لہجہ از اس آگ کو حال میں کہا ہے اور اس آگ
 کا ظہور سے صدق اکثر پیشین گوئیوں کا جو بہ نسبت احوال آگ دوزخ و جہنم و حیات
 میں واردین ہو گیا اور اس پر سے یہ علامت قیامت ہو دوسری پیشین گوئی
 عَنْ آتِیَ بَکَرَاتٍ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قَالَ یُنْزِلُ نَاسٌ مِّنْ اُمَّتِیْ
 یَخَاطِبُوْنَہُ الْبَصْرَ عِنْدَ نَعْمٍ یَّقَالُ لَہٗ دَحْلَہٗ یُکُوْنُ عَلَیْہِ جَسْرٌ یَّکْشُرُ اَطْلَہٗ
 وَ یُکُوْنُ مِّنْ اَمْصَارِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ اِذَا کَانَ اَخِرَ الزَّمَانِ جَاءَ بَقِیُّ قَطُوْرٍ اَعْرَاضَ
 الْوُجُوْیْ صِغَارِ الْاَعْمٰی حَتّٰی یَبْنُوْا عَلَی سَطْرِ السَّہْمِ
 فَيَنْفَرُقَ اَطْلَہٗ ثَلَاثَ فِرَاقٍ فِرَاقٌ یَّخْذُوْنَ فِیْ اَذْنَابِ الْبَعْرِ
 وَالْبَرِیَّةِ وَ هَلَاکُوْا فِرَاقٌ یَّخْذُوْنَ لَا فِیْہُمْ وَ هَلَاکُوْا
 وَ فِرَاقٌ یَّجْعَلُوْنَ ذَرَارِیْہُمْ خَلْفَ ظُہُوْرِہُمْ وَ یَقَاتِلُوْنَہُمْ وَ ہُمْ
 السَّہْمُ اَعْرَہٗ اَوْدَہٗ سَبَّحَ اِلٰی بَکَرَاتٍ رَوٰیثِہٖ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے فرمایا میری امت کی کچھ آدمی ایک میدان میں اوتریں گے حکانام لہجہ
 رکھتے ہیں ایک تھر کی پاس جو جلع کہتے ہیں اور اس کے سے دالے بہت کم ہوں گے

اور وہ مسلمانوں کے بڑے شہزادوں میں سے ہو گا اور جب آخر زمانہ ہو گا تو آدمیوں کے
 نقشہ پر اس کے بیٹے چڑی ہوئے۔ آدمی مرنے اور انہیں جوئی ہوئی تھانگ
 کہ وہ اتریں گے کناری پر بس شہزادے تین فرس ہو جائیں گے ایک فرس زمین
 اور بیوں کی دیوں کے خیمے ہو گا اور ہلاک ہو جائے اور ایک گروہ
 امان جیہیں گے اور بھیجے ہلاک ہو گا اور ایک گروہ اپنی اولاد کو اپنی پشت پر ڈالیں گے اور لٹکیں
 اور پھر پشید ہوں گے ابو داؤد نے اس حدیث کو روایت کیا ہے میں نے اس حدیث سے بتایا
 کہ آبادی اور سمورے کی خبر دی اور بصرہ بغداد کی قریب ایک جگہ ہے اور بغداد
 کا پانچواں طرف کا دروازہ ہے اور یہ شہر جلدی پر آباد ہوا اور جاری
 تخت شاہان خلافت عباسیہ اور ۱۵۶۱ ہجری میں حبشی اپنی خبر دی تھی ظہور
 میں آیا کہ ترک چڑھ آئے اور ابالی بغداد میں گروہ ہو گئے ایک کسان پوچھی وہ
 بھی ہلاک ہو کر نیک گروہ امان چاہتے ہوئے لٹکے وہ بھی مار گئے اور
 منقسمہ بالہ راخیر خلیفہ عباسی ہے اسی گروہ میں تھا اور ایک گروہ لڑا اور لڑتی
 لڑتی میدان میں شہید ہو کر اور زندگی ابدی حاصل کی تیسری پیشین گوئی
 وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 لِيَفْتَحَنَّ عَصَابَةُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَنْزًا لِيَسْرِي إِلَيْهِ
 فِي آخِرِ بَيْتِي رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ وَرَوَاهُ جَابِرُ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الثَّابِتِ كَمُونِي گے ایک جماعت مسلمانوں کے خزانہ
 ال کسری کا جو شک سفید میں ہے اس حدیث کو مسلم نے نقل کی ہے
 کسری فارس کے بادشاہ کا لقب تھا اور امض مدائن ایک قلعہ تھا اور فارس
 والی اسی سفید کو شک کہتے تھے اور اب اسکی جگہ مدائن میں مسجد ہے اور یہ
 خزانہ مسجد ناظر القارون رضی اللہ عنہ کی زمانہ میں مسلمانوں نے نکالا۔

چوتھی باتیں کہ گویا دشمن نے یہ بھیج دیا کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 مَزْرُونَ حَزْبُ الشَّرِّ يَنْتَهِي إِلَيْهِ تَقْرُونَ فَارِسٌ فَيُفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَقْرُونَ
 الْيَوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ ثُمَّ تَقْرُونَ الدَّجَالَ فَيَفْتَحُهَا اللَّهُ وَأَوْمٌ يَكُونُ
 رَوَايَتِ رَجُلٍ رَافِعِ بْنِ عَدْبَةَ سَمِعَ كُفْرًا أَوْ سَمِعَ فَرِيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 تَمَّ بِهَا دُكْرُوكَ فَرِيَّةَ عَسْبِ بْنِ يَرْبُوسَ الْفَتْحِ عَنَايَتِ كَرِگَا تَمَّ بِهَا دُكْرُوكَ
 كَرِگَا فَارِسِ بْنِ يَرْبُوسَ الْفَتْحِ دُكْرُوكَ أَوْ سَمِعَ فَرِيَّةَ عَسْبِ بْنِ يَرْبُوسَ
 رَوْمِ بْنِ يَرْبُوسَ الْفَتْحِ عَنَايَتِ فَرِگَا أَوْ سَمِعَ فَرِيَّةَ عَسْبِ بْنِ يَرْبُوسَ
 دُجَالَ كَ سَمِعَ يَرْبُوسَ الْفَتْحِ دُكْرُوكَ أَوْ سَمِعَ فَرِيَّةَ عَسْبِ بْنِ يَرْبُوسَ
 نَقْلُ كِ سَمِعَ أَنْتَهَى فَرِيَّةَ عَسْبِ بْنِ يَرْبُوسَ الْفَتْحِ عَنَايَتِ فَارِسِ وَرَوْمِ
 مَفْتَحِ هُوَ أَوْ رِيَّةَ عَسْبِ بْنِ يَرْبُوسَ الْفَتْحِ عَنَايَتِ فَارِسِ وَرَوْمِ
 وَهَ دُجَالَ يَرْبُوسَ الْفَتْحِ عَنَايَتِ فَارِسِ وَرَوْمِ هُوَ أَوْ رِيَّةَ عَسْبِ بْنِ يَرْبُوسَ
 فَتَحَ عَنَايَتِ كَرِگَا أَوْ رِيَّةَ عَسْبِ بْنِ يَرْبُوسَ الْفَتْحِ عَنَايَتِ فَارِسِ وَرَوْمِ
 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ لَا تَقُوتُوا السَّاعَةَ حَتَّى تَقُوتُوا
 فَتَاتَ عَظِيمَتَانِ تَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ
 عَظِيمَةٌ دَعَا هُمَا وَاحِدَةً ثُمَّ جَمَعَهُمَا
 ابْنُ هُرَيْرَةَ سَمِعَ رَوَايَتِ هُوَ كَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَرِيَّةَ عَسْبِ بْنِ يَرْبُوسَ الْفَتْحِ عَنَايَتِ فَارِسِ وَرَوْمِ هُوَ أَوْ رِيَّةَ عَسْبِ بْنِ يَرْبُوسَ
 جَمَاعَتِ هُوَ دُكْرُوكَ أَوْ سَمِعَ فَرِيَّةَ عَسْبِ بْنِ يَرْبُوسَ الْفَتْحِ عَنَايَتِ فَارِسِ وَرَوْمِ
 هُوَ دُكْرُوكَ أَوْ سَمِعَ فَرِيَّةَ عَسْبِ بْنِ يَرْبُوسَ الْفَتْحِ عَنَايَتِ فَارِسِ وَرَوْمِ
 سَمِعَ رَوَايَتِ هُوَ كَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جین اور دونوں کا ایک عوی تنہا کہ ہر ایک اپنی حقیقت کا دعویٰ کرتا تھا مگر حق سبحانہ
 سیدنا علیؑ کو کہہ کر لیا تھا جسے شیخ محمد بن ابی بکرؓ نے کہا قَالَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنِيرِ وَالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ وَهُوَ يَقْبَلُ عَلَى النَّاسِ
 مَوَدَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَ يَقُولُ إِنَّ ابْنِي هَذَا أَسِيدٌ
 وَلَعَلَّ اللَّهَ يَصْلَحُ بِهِ بَيْنَ الْعِشَّتَيْنِ الْعَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
 رواہ البخاری وایت ہے ابی بکر سے کہا دیکھا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
 منبر پر اور حسن بن علیؑ ایک پہلو میں بیٹھے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک طرف
 لوگوں کی طرف توجہ فرماتے تھے اور دوسری مرتبہ حسن بن علیؑ کی طرف یعنی لوگوں
 کی طرف واسطے و غلط و انصیحت توجہ فرماتے تھے اور حسن بن علیؑ کو ازراہ شفقت و محبت
 دیکھا کہ انہی مبارک ٹہنڈی فرماتی تھے اور اسی وقت آپ فرماتے تھے کہ یہ بیٹیا
 میرا سیدہ اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکی سب سے اکیہ و بڑی جماعتوں میں
 مسلمانوں کی صلح کرادے گا۔ اور یہ دو بڑی جماعت عمرانیان حضرت امام حسن اور
 عمرانیان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما ہیں اور دونوں مسلمان تھے اور یہ لڑائی
 برابر مسلمانوں میں چل رہی تھی مگر طفیل وجود مبارک حضرت امام حسن رضی اللہ
 عنہ کو مسلمانوں میں صلح ہو گئی اور لاکھوں بندگان جذام گئے اور پشیمان گوی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی ہونے لگی مسلمانوں میں شیخ محمد بن ابی بکرؓ نے
 اِنْفَادَ خَلَّتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ
 يَا رَسُولَ اللَّهِ اِنِّي رَأَيْتُ جُلُمًا مَثَلًا اللَّيْلَةِ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَتْ
 اِنَّهُ شَدِيدٌ قَالَ وَمَا هُوَ قَالَ رَأَيْتُ كَأَنَّ قُطْعَةً
 مِنْ جَسَدِكَ قُطِعَتْ وَوُضِعَتْ فِي حِجْرِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ خَيْرًا اَيْلًا فَاِطْمَءَنَّا اِنْ شَاءَ اللَّهُ غُلَامًا

يَكُونُ فِي جَبْرِكَ فَوَ لَدَتْ فَاطِمَةُ الْحُسَيْنَ فَكَانَ فِي جَبْرِكَ
 كَمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَلَتْ
 يَوْمَئِذٍ أَعْلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَ شَعْنُهُ
 فِي جَبْرِكَ فَكَانَتْ مَتَى الْيَفَاسَةُ فَإِذَا عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْرُ يُقَاتِ الدَّمُوعَ قَالَتْ فَقُلْتُ
 يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَا بِي أَنْتَ كَرَامِي مَا لَكَ قَالَتْ أَتَسْأَلِي
 جِبْرِئِيلَ فَأَخْبِرَنِي إِنْ أُمِّتِي سَقَتِ ابْنِي هَذَا فَقُلْتُ
 هَذَا أَقَالَ نَعَمْ وَأَنَا فِي بَرْزَخِي مِنْ رَبِّهِ حَمْرًا ع

ت روایت ہے ام الفضل حارث کی بی بی سے کہ وہ بیان کرتے تھے کہ
 میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا
 کہ یا رسول اللہ میں نے آج کی رات ایک خواب خوفناک دیکھا ہے آپ نے
 فرمایا کیا ہے وہ میں نے عرض کیا وہ سخت ہی آپ نے فرمایا کیا ہے وہ میں نے عرض
 کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک لڑکا ایسی جہ مبارک سے کاٹا گیا اور
 میری گود میں رکھا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو نے اچھا
 خواب دیکھا ہے انتا اللہ فاطمہ کے لڑکا پیدا ہوگا اور وہ میری گود میں ہوگا
 یعنی یہ ورش کو واسطے پس حسین فاطمہ سے یہاں سے اور وہ میری گود میں
 تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے موافق پس ایک روز میں
 خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور میں نے حسین کو انکی
 گود میں رکھ دیا یہ بتورستہ ہے اور طرف بہ توجہ ہوئی تھی کہ ناگاہ
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکوں مبارک سے آئوہ سے پہنچا
 اس میں عرض کیا میں نے کہ انکی سیکری مایا سید قربان اپنے کے انکوں مبارک

[illegible]

اور سلم فرمایا صحیح میں روایت کی ہے کہ جو وقت حجاج نے عبد اللہ ابن الزبیر کو
 شہید کیا کہا اس پر اس نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے دشمن کوئی
 کی ہے کہ قسین میں ایک کذاب اور ایک بھلا کو ہوگا پس کذاب تو عم دیکھہ حکم
 لینے وہ مختار تھا اور بھلا کو میری خیال میں تو حجاج بن یوسف وہی بھلا کو بھی جانتی
 اجماع انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی تو یوں پیشین گوئی عن ابن عباس
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الذَّنْبَ
 يَسُوقُكُمْ أَصْحَابِي فَكُونُوا الْعَدَّةَ اللَّهُ عَلَى شَرِّكُمْ رَوَاهُ الْقُرْمِذِيُّ
 عبد اللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ اس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 جو وقت دیکھو تم ان لوگوں کو کہ برا کہتے ہوں میرے صحابہ کو پس کہو تم اللہ
 کی لعنت ہو تمہاری شہ پر اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور مصداق
 ابن سیرین گوئی کہ خوارج و روافض بن مہد اہم اللہ و سون پیشین گوئی
 وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 عَلَيْكُمْ دَسَلَمِي مَرَضُهُ دَعَى إِلَى أَبَابُكَرٍ لَكَ
 وَلَخَاكِ حَتَّى أَكْتُبَ كِتَابًا فَإِنْ أَخَافُ أَنْ يَتَّقَى
 مَتَمِّتْ وَيَقُولَ قَائِلٌ أَنَا وَكَأَيَّابِي اللَّهُ وَالْمُؤْمِنُونَ
 إِلَّا أَبَابُكَرٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِي كِتَابِ الْمُعَيَّدِي
 أَنَا أُولَى بَدَلٍ أَنَا وَكَأَيَّابِي رَوَاهُ عَائِشَةُ سَعْدُ كَمَا أَوْسَعُ فَرَمَا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پاس اپنے باب اور بہائی کو بلا دی
 تاکہ لکھہ دول میں سند خلافت کی پس تحقیق محکیو خوف ہوتا ہے کہ تمنا کرے
 کوئی تمنا کرے والا اور کہے کوئی کہنے والا کہ میں مستحق خلافت ہوں اور میرے
 ہوا کوئی مستحق خلافت نہیں ہے انکار کرے گا اللہ اور مومن مگر ابو بکر کو

یعنی خلیفہ با فضل میری پیر ابو بکر سی ہوگا اللہ بھی ابو بکر کو ہی خلافت کے
 لیے پسند فرمائے گا اور مسلمان بھی ابو بکر کو ہی پسند کریں گے اور ایسا پھر پھر میں آیا
 نے یہ حدیث نقل کی ہے اور حمیدی کے کتاب میں انہوں نے لاکھ جگہ لفظ انا اولیٰ ہے
 ابو بکر ہی کہ میں بہترین خلافت کرنے والا ہوں میں نے اسے خود گفت اے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اولیٰ فی حاکم
 میں حیطان اللہ نے مجھے نبی بنا دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اولیٰ فی حاکم
 صلی اللہ علیہ وسلم انا اولیٰ فی حاکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اولیٰ فی حاکم
 فاذا ابی بکر فبشرته بما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اولیٰ فی حاکم
 فحمد اللہ ثم جاء رجل فاستقم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اولیٰ فی حاکم
 صلی اللہ علیہ وسلم انا اولیٰ فی حاکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اولیٰ فی حاکم
 فاخبرته بما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا اولیٰ فی حاکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اولیٰ فی حاکم
 ثم جاء رجل فاستقم فقال لی انا اولیٰ فی حاکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اولیٰ فی حاکم
 علی بقی ما تبیینہ فاخبرته بما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انا اولیٰ فی حاکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اولیٰ فی حاکم
 علیہ وسلم فحمد اللہ ثم قال اللہ المستجاب
 متفق علیہ روایت ابو موسیٰ اشعرسے یہ کہا اوستہ تھا
 میں ساتھ ہی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک باغ میں مدینہ کرباخون سے اور اس بارے کا دروازہ
 بند تھا پس آیا ایک شخص اور اوستہ دروازہ کھولا اور پہنچے اوستہ نے یہ بیان کیا
 فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوستہ کے لئے دروازہ کھول دیا اور خود شخص ہی جنت کی اسی
 سنادی پس یہ دروازہ حاکم کو لایا گیا ابوبکر نے اسے اشارت دی میں ساتھ
 اوستہ کو فرمایا تھا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے چھوڑ دیا ابوبکر نے اسے چھوڑ دیا
 آیا اور اوستہ نے دروازہ کھولا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوستہ کو

دروازہ کہلوایے اور بہشت کی خوشخبری اسی وحی پس کہلوایں نے دروازہ
 اویں شخص کے لئے پس ناگاہ وہ شخص عمر بنی پس خبر دی گئی ساتھ اویں
 امر کے کہ فرمایا تھا بلی اللہ علیہ وسلم نے پس تو نصیب آیا اللہ کی عمر عمر بنی
 تھا کی عتدہ و اسر شاہ سید ایک شخص نے دروازہ کہلوایا پس فرمایا حضرت
 نے اس کی اتنی دروازہ کہلوایے اور بہشت کی خوشخبری سنادی ساتھ بلای عظم
 کہ کہو چنگی او سکوں پس کہلوایے نے دروازہ پس ناگیاں وہ شخص عثمان بن
 پس خبر دی گئی ساتھ او سکے کہ فرمایا تھا حضرت نے پس شکم کیا اللہ کا
 عثمان نے پھر کہا اللہ سے بد و چاہا گیا ہے یہ حدیث بخاری اور مسلم
 نے نقل کی ہے اور عثمان رضی اللہ عنہ کی بیٹیہ بلوئی اور بلا کے ساتھ شہادت
 علی بنی طاسر و باہر سے باہر بنی شہن گوئی عوف بن عبد الرحمن بن سلیمان قال
 قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبائی تلک من ملوک الیم فیطعم علی اللد اثب
 طوا الا دیشقی رد ابا ابی ذؤوفی حدیث روایت ہے عبد الرحمن بن
 سلیمان سے کہا اور انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ
 یہ کہ اوسے گا ایک بادشاہ حج کی بادشاہوں سے پس غالب ہو گا تمام
 شہروں پر سوا ہی دشمن کے قتل کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے اور یہ
 امیر تہرانی نے خبر اور یہ بادشاہ سوا سے دمشق کے اور تمام شہروں
 پر اور اس ملک کے غالب کیا تھا اور علم و علمہ اتم و حکم۔

دوسرا باب کلام محمد کی بیان میں

اسی فصل اس بیان میں کہ محمد عربی رسول اللہ علیہ وسلم نے کیا کلام الہی نازل ہوگا اور وہ قرآن شریف ہی دلیل اولیٰ بشارت معطیٰ الہی کی دوسری اور تیسری گیارہویں درس میں ہی خداوند کے لئے ایک نیا گیت گاؤا ہی تم جو سمجھ رہے ہو کہ یہ کلام الہی کی ایک گیت کا نیا گیت ہے کلام الہی ہے اور زبور کا ترجمہ گیت کے ساتھ بیسبل میں کرتی ہیں اور نیا گیت قرآن شریف جو صاحب بشارت پر نازل ہوا دوسری دلیل بشارت بیت الدین کے تیسریں درس میں امین ہوا دوسری سب فرزند ہی خداوند سے تعلیم پاؤنگی خطا کچھ شریف کو بھی اور فرزند ان کو یہ شریف الہی تعمیل و بیج الہی اور ان کی تعلیم قرآن سے ہی ہوتی ہے دوسری فصل اس بیان میں کہ قرآن شریف مثل تورات کے احوال پر لکھا ہوا نازل ہوگا بلکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر آدلا نازل ہوگا اور بواسطہ زبان نبوی پر نازل ہوگا۔ اس میں امین اور ان کے لئے ان کی بہاموں میں سے تہجد سا ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اور سکے موہنے میں دالوں گا اور اپنا کلام قرآن مجید کلام اللہ ہے اور موہنے میں ڈالنے سے یہی مطلب ہے کہ اولاً قلب رسول اللہ صلی علیہ وسلم پر نازل ہوا اور آپ کو انہیں کلمات اور نظم سے محفوظ رہے اور آپ اپنی زبان مبارک و راست کو ہونچا ستن دوسری فصل اس بیان میں کہ قرآن شریف ایک امر ہے ہی پر نازل ہو جائیگا بلکہ تہور اتہور نازل ہوگا اور وہ بھی ایک جگہ نہیں بلکہ ازمنہ متعددہ اور مقامات مختلف میں نازل ہوگا بشارت شریفہ درس ۹ و ۱۰ کو دانش سکھاویگا اور کسکو وعظ کر کے سمجھاویگا ان کو چکا دوہ چکا لایا جرحا تبون سے جدا کر گئے ان کو نہ حکم بر حکم نہ حکم قانون پر قانون قصہ قانون پر قانون چوتھا تا تہور ایمان تہور ایمان ایمان وہ وحشی کی تہنہ ایمان اور

ابو ذر غفاریؓ سے اس گروہ کی ساتہ باتیں کر لیا۔ ۱۲۔ اور ان سے دوستی کما رہ
 دو اور آدمی تھے جو زمین آرام و سجاوید میں کی حالت پر مرد و ستون
 نبویؐ ۱۲۔ سو فی الواقعہ کلام انسی یہ ہوگا حکم بر حکم بر حکم قانون بر قانون قانون
 بر قانون تو یہ اس حال ہو ا وہاں تاکہ وہی حال جائزین اور گنہگار کی گنہگار شکست
 کہ ان میں اور دامن میں ہیں اور گرفتار ہو دین یہ بشارت قرآن شریف کی نسیل کی ہو
 اور خیر اس بات کی ہے کہ قرآن شریف سورہ سورہ اور آیت آیت ہو کر نازل ہوگا اور دفعہ
 واحدہ میں نازل ہوگا اور ایزہ کریمہ قل اٰمِنُوْا بِمَا دَاخَلَ مِنْوَاۤلَّذِيْنَ اٰوْنُوْا اَللّٰهُمَّ مِنْ هٰذَا
 اِذَا نَبِيٌّ اَتٰكُمْ مِنْ بَعْدِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ قَاتِلْهُمُ اَوْ يَفْقُوْا يَفْقُوْا سُبْحَانَ رَبِّيْٓ اِنَّ سَاعَاتِ
 وَعَدِّ رَبِّيْ لَمُنْفَعَةٌ لِّمَنِ اِسِيْ بشارت کی طرف اشارہ ہے اور اہل علم اسی بشارت سے
 جانتی تھی کہ قرآن شریف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دفعہ واحدہ میں نازل ہوگا
 بلکہ لکھی لکھی ہو کر نازل ہوگا اور پیدائش کی سولہویں باتیں نسبت ہما علی
 علیہ السلام کی مذکور سے وہ وحشی آدمی ہوگا اور زبان اسماعیل فریخ اللہ عربی
 تھی پس قرآن شریف کی عربی زبان میں نازل ہوگی اس بشارت میں خبر جو تو فصل میں بیان کی تھی
 کہ انہوں نے نبیؐ کو ساتہ ہوگا بشارت بیت العتیق اس پہاڑ تو جاتی ہیں ان کو پہاڑ میں یہ ہرانی جو
 شہر سے کہی غائب ہوگی اور میری صلح کا عہد جنتش نہ کرے گا خداوند جو تیرا رحم
 کرنا والا ہے یوں فرماتا ہے درس ۱۲۔ اور تیری سب فرزند ہی خداوند سے
 تعلیم پاویں گے یہ خطاب کہیہ منظمہ کو ہی اور خبر ہے کہ اللہ تجھے رحم کری گا
 اور کلام محمد تیری فرزندوں کی تعلیم کو وسطے نازل ہوگا پس شروع میں اوسکی
 اسم اللہ الرحمن الرحیم ہو تو سنا سب سے یا تجوین فضل اس بیان میں کہ
 قرآن شریف میں نسخ احکام ہی ہوگا بشارت تیرے لیے درس ۱۳۔ خداوند
 کا کلام ان سے یہ ہوگا حکم بر حکم حکم بر حکم قانون بر قانون قانون

تہو را یہاں تہو را وہاں تاکہ دوسری جلی جابین اور سہارسی گریں اور شکست نہاویں
 اور دامن میں بہن اور گرفتار ہو دیں اس میں سے صاف ظاہر ہے کہ کلام حق
 کو کسی مرتبہ نازل فرما کر پور کر دیں گئے اور سکا فائدہ یہ ہو گا کہ کفار گرفتار ہو دیں
 اور اسکی صورت یہ ہے کہ صنف اسلام میں آئے کہ تم دینکم ولی دین
 نازل ہوا اور یہ قوت اسلام میں **وَأَقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ كَمَا قُتِلُوا لَكُمْ** کافران کا قتل
 کا قتل نازل ہوا اور اسکا نام نسخ ہے جسکی فصل اس بیان میں کہ قرآن میں
 آیت کہ **مَنْ قَاتَلَ فَإِنَّ لَكَ الْآثَرَ** **يُجِدُ اللَّهُ خَالِقَهُ مِنْ دُونِ الْمَنَاسِقِ** **وَأَقْتُلُوا**
الْمُوتِ **يَا كُنْتُمْ صَادِقِينَ** **وَلَكُمْ مَنَاسِقُ** **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ كَفَرُوا**
 ہوگی اور اسکی دلیل یہ ہے کہ بشارت تشریف لائے کہ رسول مذکورہ کے بعد یہ وہیں
 میں وہیں ۲۱۱۱ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ كَفَرُوا** **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا**
 کہ تم جو خداوند کا کلام سنو اس کے تم کہا کرتے ہو کہ تمہاری موت سے کچھ باندہا
 اور عالم غیب سے یہاں کہا جاتا ہے کہ وہ ملک تازیانہ حج سے ہوگی جلد کا وہ
 ہم سب سے بڑا کہ ہم نے جھوٹ کو اپنی پناہ کیا ہے اور دروغ کوئی کی آتشیں
 اپنی میں چھاپا ہوا ہے اور خداوند خداوند یوں فرماتا ہے **وَلَكُمْ مَنَاسِقُ**
 میں بنیادی کے لئے ایک تیر کہوں گا ایک منہک منہک ایک مضبوط چھو والا پتھر
 کہ اس جو ایمان لاؤ گے اُن کی مگر لگاؤں ۱۱ اور تمہارا عہد جو موت سے
 ہو اٹھو مگر ان درسون میں ذکر اس کا ہے کہ ای ہوا جو تم دعوئی اس
 امر کا کہ تم ہو کہ دار آخرتہ تمہارے واسطے ہے اور عالم غیب سے تم نے
 عہد باندہا ہے یہ عہد اور دعوئی تمہارا زمانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم میں ٹوٹ گیا اور تم سے کہا جا رہا ہے کہ تم ایک فقیہ ہی تنہا ہی موت کہ اور
 تم نہ کہو گے مگر تمہاری کلام مجید کے ساتھ ذکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے

کہ بواسطہ قرآن شریف اس عرصے میں جو انقض ہو گا اور اس میں یہ کہہ کر مہر فی الکائنات
 لَمْ يَكُنْ لَكَ خَوْفٌ اَنْ يَنْزِلَ مِنْكَ رَحْمَةٌ يَوْمَ تَكُونُ اَرْضٌ مَوْجٌ اور کہنے ہو دی گئے تھے
 موت نکلی اور اگر کرتے تو بیکار ہوتی اسلئے فرمایا ہوتا یَتَمَنَّى اَبَدًا اَلَا يَدْرِي
 تیسرا باب کعبہ شریف کے بیان میں

اور اس باب میں کمی و فضل بن پہلی فصل اس بیان میں کہ سیدنا محمد رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام القبلین ہو گئے اور کعبہ رب کی طرف کو تو آپ نماز
 قائم کیا ہی کہیں گے اور وہ ایک اور آپ کی است کا ہمیشہ کے لئے قبلہ ہوئی گا
 مگر کچھ زمانہ تک آپ مسجد اقصیٰ قبلہ بنی اسرائیل کی طرف کو نماز قائم فرمایا تھا اور
 اتنی مدت تک وہ ایک قبلہ رہا تھا اور ذیل اس دعویٰ کی یہ ہے کہ غزل
 انہ لات کر با بنون باب میں ہے اسی پر وسلم کہ بیٹوں میں تمہیں قسم دیتی ہوں
 کہ اگر تمہیں محبوب مل جائے تم اسے کہو کہ میں عشق کی بجائے ہوں مسجد الحرام
 کی زبان سے یہ عبارت حضرت سلیمان علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے
 اور مخاطب مسجد اقصیٰ ہے اور محبوب کعبہ شریف محبوب خدا محمد رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم ہیں اور ماننا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر بیٹوں
 سے یعنی اہل عباد و شجائون سے جو اس کی طرف کو ہتھیار ہوئی تھی اس کی
 طرف کو نماز پڑھتے ہی اور سوا کہ جہنم تک بدینہ منورہ میں ہونے لگا حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد اقصیٰ کی طرف نماز پڑھی تھی اور اس مدت تک
 وہی قبلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور بعد اوسے یہ حکم منسوخ
 ہوا اور آپ اپنی عاشری کی طرف متوجہ کر گئے اور عشق کعبہ منظرہ نے قلب
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برا کر کیا اور کہا اِنَّا جِئْنَا مِنْ بِلَادِ آلِہِ کہ ہم
 قَدْ نَزَلْنَا نَقْلًا وَجِبْرًا فِي السَّمَاءِ اس آیت کو مان فرمائیے

دوسری فصل اس بیان میں کہ کعبہ شریف ہی قبلہ دائمی آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت کا تہو کا صحیفہ سیماء علیہ السلام قنارت زمزم
 باب ۵ اسی بانجھ توجو نہیں جتنی خوشی سے لنگارتو جو عالمہ نہیں ہوتی
 سہوہد کعبہ کا اور خوشی سے جلا کیونکہ خداوند فرماتا ہے کہ نبی کسی شخص پر
 ہوگی اولاد ختم والی کی اولاد سی زیادہ ہیں اپنی جنمی کی مقام کو بڑا ہادی
 ہاں اپنی مسکنوں کی پیردی پہلا دیع منت گرائتی دوریان یعنی اور اپنی پھیر
 منسوب کرے۔ اسکو کہ تو دامنہ اور مائیں طرٹ میریگی اور تیری نسل تو ہوں
 کی وارث ہوگی اور اوچار شہرون کو بسا دیگی متاڈر کہ تو پریشان نہو گے کہ اپنی جوانی گنگا
 پاؤ اپنی بیوہ کی کا عار پر یاد نہ کیگی ۵ کیونکہ تیرا خالق تیرا شوہر ہی ایک نام
 رب الفواج ہی اور تیرا سجات دینی والا اسرائیل کا قدوس ہے وہ ساری
 زمین کا خدا کہلائیگا ۱۱ کیونکہ تیرا خدا کہتا ہے کہ خداوند فی تجھے طلاق کی
 ہوئی عورت اور دل آزرہ عورت سے ہی اور جوانی میں ایک جور و کرماند
 جور و کی گئی ہو پھر ظاہر میں نے ایک دم کر لئے تجھے جو تیرا لیکس اپن
 بہت سی مہربانیوں کے ساتھ تجھی سمیٹ لو لگا قمر کی شرت کے حال میں میں نے
 اپنا مونہہ تجھ پر ایک لختہ چھپایا پر اب میں اندھی عنایت سے تجھے میرے رحم کر دنگا
 خداوند تیرا بھائی والا یون فرماتا ہے ۹ کہ میری اگر نوح کی پانی کا سا عالمہ
 ہی کہ جطرع میں نے قسم کہانی ہے کہ پیر زمین پر نوح کا سا طوفان
 کہی نہ آو لگا اسطرع اب میں نے قسم کہانی کہ میں تجھے ہی پھر کسی آزرہ نہ ہونگا
 اور شکوہ نہ کرے کو لگا ۱۰ پہاڑ تو جاتی رہیں اور کوہ مل جائیں پھر میری مہربانی
 جو تجھے میری وہ کسی غائب نہ ہوگی اور میری صلح کا عہد جنبش نہ کرے لگا خداوند
 جو تیرا رحم کرے والا یون فرماتا ہے ۱۱ اسی تو جو آزرہ خاطر ہی اور آندھی

کی دنیا جانی پہونی ہی اور تسلی سے محرومی دیکھ۔ میں تیری تدبیر و تدبیر
 سے لگا رہا اور تیری بنیادوں سے ڈالوں گا۔ ان تیری نفسان کو
 معلوم ہے اور تیری ہاتھوں کو پہچانتی ہو جو ابھری اور تیری ساری احاطی
 بیش قیمت بہرہ کی بناؤں گا۔ اور تیری سب قدر بزرگوار و مذی تعلیم
 یا دنیا کی اور تیری فرزندوں کی سلاطین ہوگی۔ اور تو را استبشاری ہی پادار
 ہو رہا ہے اور تو ظلم سے دور رہی اور گہرینہ سے کہ وہ تیری قریب نہ آوے گی۔ ا
 حکم ہے کہ وہی کہی آوےں میری حکم سے۔ میں جو تیری خلاف جمع ہوں وہی
 اپنا جو جوڑ کی تیری طرف آوے گی۔ اور دیکھ میں نے تو ہزار کو میدا کیا ہی جو کو ملی
 آگ میں ڈال لی وہ تو نکلتا ہی اور اپنی کام کی لپی ہتیار لگا لے گا ہی اور غارتگر کو خراب
 کیونکہ لپی میدا کرنا کوئی ہتیار جو تیری برحلاف بنا گیا کام نہ آوے گا اور جو زبان ہو
 میں تجھ سے برحلافی تو او سی مجھ کر کی اسٹے۔ درس اقولہ اری باجہ تبدیلی
 کعبہ شریف کے کوئی رسول اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی پہلی الیہم
 علیہ السلام ہی کہ مختلف مہوت ہیں ہوا اس سبب ہی کعبہ شریف کو باجہ قرار دیا اور
 سبب اقصیٰ کی لانی کی آل سی موسیٰ و عیسیٰ علی بنیاد علیہ السلام طرح رسول موسیٰ
 میں اور نہارون یا یسوی قولہ خوشی سی جلا اور وجہ کرئی کا الہم صیوت میدا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موسیٰ کعبہ شریف خوشی سی جلا اور نہارون یا یسوی
 کعبہ شریف سی آواز آئی قل جاء کثر رسول من آذنیب معرفتہ تحقیق آیا
 نہار ہی طرٹ ایک رسول تم میں اور قریش اس آواز سی بہت گہرا لگی تھی قولہ کہ
 خداوند فرماتا ہی کہ بی کس جوڑی ہوئی اولاد خیم والی اولاد سے زیادہ ہی
 کعبہ شریف کی اولاد ائمہ محمدیہ اور ائمہ محمدیہ کی زیادتی ائمہ موسوی اور
 عیسیٰ سی ظاہری اسلئے کہ حضرت موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کی امت

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور رسالہ قوسوی اور عیسوی خاص نبی اسرائیل کی لکھی تھی اور رسالہ
 نبی عیسیٰ نقیسن کی واسطی اور پردوں نون شریفین منسوخ ہو گئیں ہیں اور شریعت
 احمدی باقی ہے اور منسوخ ہوئی ہے پہلی کتب ایتہ مجہدہ سے انہن تھی ہیں اور
 بی کس کعبہ شریف کو فرمایا اور حکم دیا کہ اسے اتنی کہ اس وقت قبلہ انبیاء علیہ السلام
 دہی تھا درس ۱۳۔ اپنی نبی کی مقام کو بڑا دی الہم تازانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 مسجد الحرام فقط اتنی ہی تھی جس کا اب طواف کرتی ہیں اور اسی مقام پر ابھی ہیں
 اور اب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرش کے مکانات خرید ہو سجدین شامل ہو کر اور
 مسجد نبی انجری کی مقام کو بڑا کیا اور مسجد الحرام اتنی ہو گئی کہ اب موجود ہی اصل مسجد
 بیسویں ہو گئی ہے اور اس درس میں اس سے زیادہ ہوئی مسجد الحرام کا بیان ہے اور اشارہ
 اس طرف ہے کہ کعبہ مسجد الحرام زیادہ موجودی مگر وہ اصل مسجد کی حکم میں ہے اور نیز
 میل جوج خانہ کعبہ کہتی ہی وہ فقط عرب تھی اور تمام عالم حاجی ہو گیا ہے اور کعبہ
 قبلہ عالم انگلیاں درس ۳ تو دسے اور بائیں طرف بڑی اور تیسری نسل قوموں کی
 ولایت ہو گئی مسجد الحرام ہی دائیں اور بائیں طرف تیسری اللہ محمدیہ ہی دائیں اور بائیں
 زیادہ پہلی انتہا مشرق اور انتہا مغرب تک پونہ چھائی اور نسل کعبہ شریف اللہ محمدی
 آل اسماعیل فریج اللہ قوموں کی وارث ہوئی نو شیر و انیون سی ایران اور قطر انون
 سو شام وراثت میں بی اور اور بہت سی ملکوں کو وارث ہوئی قولہ اور اد جا شہر و رن
 کو بادلی ہزار دن شہر مشرق سے مغرب تک امت محمدیہ سے آباد ہیں والحمد للہ علی
 ذالک درس ۴ مت در کہ تو بہر شیمان ہن گاہ کہیں کہ تو بہر سوانہ ہوگی کہ تو اپنی
 چوالی کی ننگ بھول جائی اور اپنی ہوگی کا عار بہر یاد نہ کی وہ کیونکہ تیرا خالق تیرا
 شوہر ہے اسکا نام رب الافواج ہے تیرے خات دینی والا اسرا مل کا قدوس ہے
 وہ ساری زمین کا خدا کہلائے گا کہ خداوندی تیری طلاق کی موئی عورت اور دل پر وہ

عورت سی تو اور دانی میں ایک جو روکی بانڈہ جو روکی گئی، جو میری بیابانی سے جس حد
ابراہیم اور اس کے بیٹے علیہما السلام کی کعبہ شریف کو قہر کیا سی اور حضرت ابراہیم
حضرت اسماعیل اور حضرت اسماعیل بنی بنیاد علیہم السلام کعبہ شریف کو ہر ایسا تہ
سبقت پتی اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو بنیاد مسجد اقصیٰ کی گھنٹی کا حکم دیا اور شیطان
علیہ السلام کی اور کو پورا کیا، اسلیٰ بنی بنیاد علیہ السلام کا یہ قبلاً قرار پایا اور زمانہ
بنی اسرائیل کی رعایت سی یہ سوال ہے کہ تمکنت مسجد اقصیٰ قبلہ امتہ الشریعہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا قرار پایا کہ وہ حکم پر مشروح ہوا اور حکم ہو گیا کہ قیام قیامت تک قبلہ جمع
عالم کا کعبہ شریف سی، یہ سکا اور اول درسون کی یہی معنی ہیں اور خالق العز و جل جلالہ
شور قہر قرار دیا اور محاورات بیل سی قسم کہ میں اور کعبہ شریف کو جو رد قرار دیا سی اور
دو روکی ہوئی سی، بانڈہ پتی سی کہ ایسا اور سی بنیاد پیدا کیا اور اپنی مول اپنی ہر سی طرف
پہنچی شروع کر دی اور اپنی شد میں کو اسکی دامن پر کیا حکم دیا اور اسکی طرف نہ
کوئی رسول پہنچا نہ کثرت سی بنی اسرائیل بلائی ہوئی ہوگی کہ اپنی رسول محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طرف بھیجا اور حکام شد میں کہ اسکی دامن پر کیا حکم دیا اور
پہر شیطان نہ ہوگی اس بات کی خبر دی سی کہ کسی وقت میں اور کوئی ایسا قبلاً نہ ہوگا بلکہ قہر
مہر کہ قبلاً اور محدث ہو و عالم سی اور یہ رسول بنی اسرائیل سی ہر سی طرف کو نماز میر
پر میں کہ اور جلد وہ ساری زمین کا حاکم کیا گیا سی کعبہ شریف کی سی اور تکلف
سی جو اوی توفیق عبادت سی تو بھی ہتی ورس، میں نے ایک دم کی ہر بھی چھوڑ لیکن
اب میں بہت سی ہر زمینوں کو ساتھ بھی سبقت لگا، قہر کی شدت کی حال میں میں نے
گو ایسا میری بھی لگا خطہ سی یا ابراہیم اب میں ایسی عنایت سی کہ تم میری حکم کر دے کہ خداوند
تر شایا انوار الارض فرماتا ہو کہ میری الکی میری فوج کیانی کا سامنا نہیں ہے جس طرح میری
قسم کہانی ہے کہ میری زمین پر فوج کا سا طوفان کہی نہ اور کیا اگر میری طرح اب میں فی

قسم کہانی کہ میں تجھی پہر کسی آرزو نہ ہو فیکا اور تجھ کو نہ کہ کو لگا بہار تو جانی رہن اور
 کو دل جانیں پر میری آبرو کی جو تجھی کی کہی غائب نہ ہوگی اور میری صلح کا عہد خستہ
 نہ ہوگا خداوند جو تیرا رحم کرنا والا ہے یوں فرماتا ہے کہ ذکر غزوات میں بیان ہوا
 ہے کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی خواص مہتہ صحف الہی میں
 ایک یہ امر بھی تھا کہ حرم محترم میں ایک مرتبہ ایک کی لمی قتال جلال ہوا اور حرم میں
 قتال واقع ہوا اور یہاں کی عیسیٰ کی پہلی حرمت تھی واپسی ہی پہر یہ ثابت ہو چکی
 اسی امر کا ان درسون میں بیان ہے اور یہ بیان دفعہ گد کتبہ شریف کا ہی جو طے ہے
 وقت شاید کہی کہ یہ عجب علاء اور تیار ہو کہ پہلی ہی بی غزنی اور بی حریتی کی اور
 دفعہ اسکا اس طور پر فرمایا کہ جسکے زمانہ فوج ولید السلام میں بسبب شامت کفار کے
 ظہور بہت قہارت ہوا اور قلعہ عالم کو ڈوب دیا تھا اور تیری جگہ ہی بانی بہر گاہ تھا ہی
 ہی اس وقت میں بسبب سزای تکلیف تیری رسول کی اور شامت کفار فجار کی
 بی حریتی ایک دم کی لمی ہوئی اور یہ اس بی حریتی کی ساتھ تھی پنجاس اہنام سے
 پاک کر دیا کہ جسکے قسم کہانی گئی ہی کہ فوج کا سا طوفان پہر کسی زمین پر نہ آوے گا اسی
 ہی قسم کہانی گئی کہ تیری حرمت پہر کسی زلزلہ ہوگی اور تجھے میں پہر کسی قتال جلال
 نہیں ہوگا اور تیری رسول فی یہ جگہ جہاں لوہا میں بنادیا ورس ۱۱۔ اے ای تو جو آرزو
 خاطر ہے اور علی ہی حرم ہی دیکھ کہ میں تیری پتروں کو سرمے لگاؤں گا اور
 تیری بیٹا و ملیون ہی دالو لگاؤں ۱۲ میں تیری قحطیوں کو اعلیٰوں ہی اور تیری ہاتھوں کو
 حکمتی ہو جو ابرسی اور تیری ساری احاطی بیش قیمت پتروں ہی بناؤں گا جس زمانہ کتاب
 ہی تازہ سید الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتبہ شریف کی گریہاں است
 حرم محترم اور چار دیواری مسیٰ الرحیم ہی نہ تھی بلکہ کتبہ شریف کو قرب اور اور دوسرے
 قریب مکانات تھی مگر بعد زمانہ انکسرت صلی اللہ علیہ وسلم واسطیٰ لوہا موٹی

دینی الیٰ بنی قریظہ حضرت اسی مہوئی کہ خوبی اوسکی بیان میں نہیں آسکتی مگر
 تباریکہ مہوئی میں ہی حبیب کہتے ہیں مہوئی مسلمانوں کی زمانہ خلافت عمر ابن الخطاب
 رضی اللہ عنہ میں اور مسلمان مہوئی کے اوسے گہری مہوئی تھی مگر
 کہ انہوں نے اور اوسکی گہر کی اجازت وغیرہ نہ تھا پس عمر رضی اللہ عنہ نے تجویز کی کہ
 جو بدتر مہوئی جاوے اور قریظہ کے مکانات خرید کر اور ڈاکر مسجد میں داخل کی اور
 بعضی قریظہوں نے مسلمانوں کی جینے سنی انکار کیا تو ان سے زبردستی لیکر مسجد میں
 داخل کی اور انکی قبرت پر چار آدمیوں نے مقبرہ کی وہی کتبہ شریف میں لکھی اور
 گہر والوں نے عجب پر کر تہیت لی لی اسلی دیواروں کی بنانی کا حکم دیا جو قدامت
 کم ہوں اور پھر دیکھتے ہیں دیوار تیار ہوئی اور ان پر چراغ بوسن مہوئی سنبھ
 اور اس دیوار میں دروازہ پہلی دروازوں کی سامنے بنائی گئی تھی اور یہ تعمیر ہوئی
 سن پنجویں مہوئی پہر چپ از حد زیادتی مہوئی مسلمانوں کے زمانہ میں حضرت
 عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کی پہر زیادہ کیا مسجد کو حضرت عثمان نے اور پیش
 کی گہر خرید کر مسجد میں کی اور حبشی انکار کیا اوسے قید کا حکم دیا اور یہ زیادتی سینہ
 چھاپس چھری ہوی علی علیہ السلام میں مہوئی اور دالان مسجد میں پہلی مرتبہ حضرت
 عثمان رضی اللہ عنہ اس دفعہ کی زیادتی میں بنانی پہر زیادہ کیا مسجد اکرام کو عبد
 بن الزبیر رضی اللہ عنہما فی اور قریظہ کی گہر خرید کر اوسمیں داخل کی یہ تعمیر صحابہ
 ہوی علی علیہ السلام کا بیان ہے اور ثانی اول انہیں سے وہ بن چکی ثانی میں
 زبان وحی ترجمان ہی وارد ہوئی کہ کان نبیا بعدی لکان قبل اور یہ تجویز
 زیادتی مسجد میں انہیں امیر عبدی تھی جو امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ
 کہ قلب پر عالم عجب سے زبان تھی اور اب اور سلطان اہل اسلام کی تعمیر کا ذکر
 پہر تعمیر کیا جو عبد الملک بن مروان فی اور بنڈ کیا اوسکی دیواروں کو اور

اور چیت ایسکو نکالنے والی اور بیستون کی سب پر اس میں شغال سونا لگایا اور عمدہ قسم
 اور پیر و لیسین عبد الملک بن عبد الملک کے ڈاکٹر اور شہر نو تعمیر کی اور یہ تعمیر کیم اور مشہور
 تھی عبد الملک کی تعمیر بہاؤ تک تعمیر لاطین مروانیہ کا بیان ہو اب تہا چین
 عباسی کی تعمیر کا بیان ہے اور سہنہ ایک سو اکیس ہجری میں حکم کیا اور جوہر منصوص
 عباسی کی دست سے زیادہ کرنی ہوئی تعمیر کے مکانات خرید کر کمرے میں زیادہ
 کی گئی ہو کر کن شامی کی طرف جو قریب ہو دار اللہ دہین مصلی حنفی کی اور زیادہ
 کیا اور اسکی امتین میں اہل مذہب تک کہ باب ہوئی سہم میں ہو اور جوہر کی طرف میں رو کی
 درسی کچھ بناسکا اور سکو و لیسای ہو اور اہل زیادہ عمارتی متونی عمارت فی زیادتی کی
 اہل سیوین اور امیر ابو منین عبد اللہ بن ہی زیادتی کی مسجد الحرام میں اور تعمیر شدہ
 کی مسجد الحرام کی اور تعمیر کی مکانات خرید کر کمرے میں کی طرف ہی اور منہضم
 کر کی مسجد میں داخل کی اور یہ مکانات کباب فی دیگر کمرے میں کنگل دنیا کی خرید
 تھی اور ازرق کی ایک نوین بنائی اسارہ ہزار کو خریدی تھی اور حراچہ کے
 مکان کی اثرات کش کسرا ہزار بنائے تھے اور کمرے میں داخل کیا اور اسی عبد اللہ صدیقی
 ونگہ کر کے ہزار ہجری ہجری ونگہ وائی اور سیوین لکوائی اور زمانہ حساب یہ ہے
 الحرام کی بہت خوب و نیک بنائی اور باطن اور مدری کچھ شریف کی گرد
 بہت بنائی گئی یہ بیار تعمیر محمد بن عبد اللہ اور بہتر قریب حبشی بیان آئی قمار و طبر
 ہر دین احمد بن عبد اللہ اور ہزار ہجری ونگہ وائی اور سیوین لکوائی اور زمانہ حساب یہ ہے
 یہ قریب شریف کے نول آباد ہیں اور قریب ہجری ونگہ وائی اور سیوین لکوائی اور زمانہ حساب یہ ہے
 مدوکی گئی شخص کبابی صاحب سلطنت و حکومت کیوں ہو تو امام ائمہ
 کو جو فرزند ان کچھ شریف ہیں طراک نکر کنگہ اور حیرت و معجزہ کیا کہ فرزند ان
 مسجد اقصیٰ میں ہو بیان نہ ہو کہ اگر حیرت و معجزہ کیا کہ فرزند ان

میں داخل ہو گا دس ۳۴ اتوار استبدادی کی باریک جادوی کی تہذیبی دور رس
 کہ نہ ڈر کی اور گہرے سہی کہ دوسری قریب زاد کی ہے ممکن ہے کہ ہی کبھی الگ ہی ہون
 برسر ہی حکم ہی نہیں جو کوئی تیری خلافت جمع ہون دی اتنے کو تیر کی تیری خلافت
 اذیت کش استبدادی کہ بہت شرف کی ہے کہ تیر ندان کہ یہ شرف راست کہ ہیں اور
 الحی بعد کہ سب فرزندان کہ بہ شرف راست گو میں اور اور در و غلو فرزندان کہ تہذیب
 لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہ ہی میں ہے میں اور اور اس کی خلافت کہ ہی میں اور
 یہ ہیں اور کہ بہ شرف کہ بہرے کہ ہی نہ ہو گی یعنی بعد فقہ اصحاب قبل اور وہ ہی تو
 ملا کہ ہی ہری اور بند رہوں در میں حضرت عبداللہ ابن ابی ربیع رضی اللہ عنہما
 کی شمارت کا بیان ہے اور اکی ختم بابت تک اسی امر کا بیان کہ قبل قیامت کوئی
 کہ بہ شرف کہ ہندم نہ کہ کیا اور جلد ہند کی ہند کی سیراٹ سے اور
 راستبازی محسوس ہی اس امر کی پیش گوئی ہے کہ کہ مطلقہ قیامت تک مسلمانوں
 کی ہی حکومت رہی اور اس شہادت کی جملہ توہم پریشان نہ ہو گی کہ استبدال راہی کہ
 شرف کا نام ہے دوسری دلیل شہادت طلوع جلال الہی صلی اللہ علیہ وسلم
 باب ۱۲۰ اور روشن ہو کہ تیری روشنی آتی اور خداوند کی جلالت سے تجھے پر طلوع
 کیا ہی کہ دیکھتا رہی زمین پر چلتی اور تیری قوموں پر لیکن خداوند تجھے پر طلوع ہو گا
 اور اس کا جلال تجھ پر ہو گا سہ اور قومیں تیری برکتوں میں اور شامان تیری
 طلوع کی شہادت میں چلتی ہیں اس کی انکسار اور ہر طرف لگا دے کہ وہی سب کی
 سب اکٹھی ہوتی ہیں وہی تجھے پاس آتی ہیں تیری بیٹی دوری آونگی اور تیری
 ہٹان گہر میں اور مٹائی جاوونگی وہب تو دیکھ گی اور تیر اول اولیاء اور کشتادہ
 ہم گاہیوں کہ ہند کی افرادانی تیری طرف ہر گاہی اور قوموں کی دولت تیری
 پاس فرہم ہو گی ۶-۱۰ و تحنین کثرت ہی تجھی لگی جہاں لگی مدیان اور عقیقہ کی

جوان اور شیریں وی سب جوانی میں اور نیکی اور سونا اور لہزار لہریں اور خداوند کی تعالیاں
 کی بشارتیں سننا دیکھنا قیدار کی ساری بہترین تیری پاس جمع ہونے کی منیت کی منیت ہی تیری
 خدمت میں حاضر ہونے کی وی میری منظوری کی واسطے میری منیت بہترین ہادی جاوے گی اور
 میں اپنی شوکت کی گہ کو بزرگی اور نگاہی کون میں جو بدلی کی طرح اور حق آتی ہیں اور
 کہوترون کی مانند اپنی کابک کی طرح یقیناً سبھی ممالک بڑی بات کی نیکی اور تیرے
 کہ جہاز پہلی آونگی تاکہ تیری ہونے کو اونکی روپی اور سونے نہایت دوری خداوند تیری خدا
 اسرائیل کے قدوس کے نام کی لہی لاوین کیونکہ ادنیٰ تجھی بزرگی وی ہی اور اچھیوں کے
 بیسی ہی تیری دیوار میں اور ہادنگی اور ان کی بادشاہ تیری خدمت گذاری کرنیکی اگرچہ
 میں نے اپنی قسمی تجھی مارا پرانی ہر بانیوں ہی تجھ پر رحم کرے گا اور اور تیری بہانہ نہایت
 کہلی ہونگی وی دن رات کہی نہ ہونگی تاکہ قوموں کی دولت تیری پاس لاوین
 اور اون کی بادشاہوں کو دھوکہ دیا کہ وہ قوم اور مملکت جو تیری خدمت گذاری
 نکرے گی بان وی قومیں ایک لخت لہاک کی جانیگی ۱۲ لہیان کا جلال تجھے پاس اور لگا
 سر اور جو سو پر اور دیو دار ایک ساتھ تاکہ میں اپنی مقدس مکان کو راستہ گردن اور
 اپنی پانوں کی کہ سیکور رونق بخشوں ۱۳ اور تیری غارت گردن کی بیسی ہی تیری اگی تیری
 ایونگی ہان وی سب جنوں فی تیری تحقیر کی تیری بانو تیرے نیکی اور وی خداوند کا
 شہر اسرائیل کی قدوس کا چھوٹا تیرا نام رکھنے کی ۱۴ اور اسکی بدلی کہ تو برک کی گئی
 اور تجھے ہی نصرت ہوئی ایسا کہ سی آدمی نے تیری طرف گہ زبہ نیکیا تجھی شہر افت رہی
 اور پشت در پشت کی لوگوں کا سرور بناؤں گا ۱۵ تو قومیں کا دورہ ہونی چوس لگی
 ہان بادشاہوں کی حیاتی چھوٹکی اور تو جانیگی کہ میں خداوند تیرا بچاؤں والا اور میں بچو
 گا تھا در تیرا چھوٹا لہوں ۱۶ امن پیل کی بدلی سونا لاؤں گا اور لوسی کے بدلے
 روپا اور لگاؤں گا پیل اور تیروں کی تیل لوہا اور میں تیری جاکھوں کو سلامتی اور

اور تیری جانوں کو صداقت عبادت گزارا الکی کو تیری سرزمین میں ظلم کی یاد دہانی
 نہ سنی جائیگی اور بہتری مسجدوں میں خرابی یا بربادی کی تو اپنی دیواروں کا نام
 نجات اور اپنی دیواروں کا نام ستودگی کہہ سکی ۱۹۔ الکی کو تیری روشنی دن کو
 سورج سے اور رات کو تیری جاذبہ جاذبہ سیڑھی کی ملکہ خداوند شیرا بدی نور اور تیرا خداوند
 تیرا جلال ہوگا تیرا سورج بہرہ بخشی نہ دیکھگا اور تیری جاذبہ کار زوال نہوگا کیونکہ خداوند
 شیرا بدی نور ہوگا اور تیری ماتم کی دن آئے ہو جائیں گے اہل اور تیری سب لوگ
 راست باز ہوگی موی میری ابد تک سرزمین کی وارث اور میری لگائی ہوئی مہینی اور
 میری ہاتھ کی کاریگری تیرنگی تاکہ میری بزرگی ظاہر ہو ۲۲۔ ایک چھوٹی سی ایک ہزار
 ہوگی اور ایک حقیر سی ایک قوی گروہ ہوگی میں خداوند اسکی عین وقت میں ہمہ سب
 کو یہ یاد کر دے گا میں دین شہر تیرا ہو کہ تیری روشنی اتنی شگبہ معظمہ کو خطاب ہی اور
 سید الشہداء حضرت علی علیہ السلام کی وقت ایک نور ظاہر ہوا جس سے نصیری شام
 کی محل کی والدہ ماحدہ فی دیکھی تھی اور پسی روشنی باطنی کہیہ شریف کو مثل قلبہ ہوئی
 تمام عالم کے اور مثل پاک ہوئی دامن کہیہ شریف کی تبون کی نیاست سی الی غیر ذلک
 موجود باوجود سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل ہوئی ایسی ہی روشنی
 ظاہری ہی حاصل ہوئی اب کئی ہزار قندیل حرم مجسم میں ہر شب کو روشن ہوتی ہیں
 اور ایسی روشنی کی رونق ہوئی ہے کہ بیان میں نہیں آسکتی ورس ۲ دیکھ تار کی زبرد
 پر چاگئی اور تیرگی قوموں پر لیکن خداوند تیرے طالع ہوگا اس ورس میں زمانہ نصبت
 نہ دے گی کو کہیہ شریف ہی فرمایا یہی حق ہے وقت میں تمام عالم عرض شرک و کفر میں گرفتار
 تھا اور میں حق پر بعض اس کتاب میں تھی اور یہ مضمون حدیث شریف میں وارد
 ہوا ہے ورس ۳۴ اور قوین تیری روشنی میں اور شاہان تیری طلوع کی نیاست
 دینگی اس ورس کی پہلی جہلی میں اس امر کا بیان ہے کہ جب قوین لڑائی سے تیری

اس وقت اور پندرہ تین ہندسوں کے ساتھ جاتے ہیں اور قوت میں تیری روشنی میں جانیں گے
 تیری نورانی اور حاکم کی رنگی اور دوسرے جملہ اس کے بیان فرماوی ہی کہ اتنے مختصر میں
 فقط غرض ہے کہ ہونگی رنگ اس روشنی ہی سے شاہان زمین ہی بہرہ ور ہوگی اور تیری
 بادشاہ تیری خادم ہونگی اور اپنا لقب خادم الحسن البشیر فیضی رہنمائی حقیقی کے لئے
 فیہم القوادیس ۲۱۔ اپنی انکسین اور ہاکیا چاروں طرف نگاہ کوئی سب کی سب اکوئی
 ہوتی ہیں وہی تجھے پاس آتی ہیں تیری ہستی دور سی اونگی اور تیری بیٹیاں گود میں
 اور ہائی جاؤنگی یہ بیان حج ہی اور چاروں طرف سی حجاج مثل جانوران پرندہ
 شریف اسی چلی جاتی ہیں اور ثبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی پہلی اسی
 کہاں ہوتی تھی وہیں وہ شب تو دیکھیں گی اور روشن ہونگی ان تیرا دل اوچھلے گا اور
 کشادہ ہوگا گنیز کہ سنت کی فراوانی تیری طرف پہرگی اور قوموں کی دولت تیری
 پاس فراہم ہونگی جس سے اس دور میں بیٹیاں ہی کہ حسب وقت سی حجاج تیری
 کی ہی چاروں طرف سی اونگی اس وقت میں خلافت تیری آل کی ہوگی اور اونگی
 تیری اولاد کی پاس اس وقت میں اکہٹی ہونگی اور اسی ہی محمد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 حجاج کی خلیفہ ثانی سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سی شروع ہونگی اور پھر
 بروز ترقی ہی ہوتی رہی درس ۶۔ اوٹھیں کثرت سی سچی اگر چہ اللہ کی دریاں
 اور غنیمت کی خوان اوٹھیں ہی سب جو سب کی ہیں اونگی اور خداوند کی قوتوں
 کی رہائشیں ہندو کی کثرت اونگی کہ موسم حج میں حرم محترم میں ہونگی ہر دیکھو
 سی خلق رکھتی ہی اور ہر طرف سی اونگی پر حجاج آتی ہیں اور شہادت تیری اللہ
 پاک شاہد تلبہ کو فرمایا سی واللہ اعلم درس ۷ قیاد کی ساری بہترین تیری پاس
 جمع ہونگی بنیط کی ہندی تیری خدمتگاری میں حاضر ہونگی وہی تیری منظور
 کی واسطی میری مذبح پر خیراتی جاؤنگی اور میں اپنی شوکت کی گہر کو بزرگی

تس و برین قرانی وغیرہ کی بیج کا بیان ہی اور قیاد اور ضبط و ہر حاجت وادی
اسما عمل علیہ السلام کی تہی اور قیاد ارجحی از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
بہرین اور ضبط تہی منسلوب کی بیج سے میری بیج پر چیرائی حادین کے اس امر کو بیان
دینی ہی کہ مسابین بیج ہادی وغیرہ ہوا کہ میری کہ بیج النبی و بیج استیسی کہ ابراہیم
اور سید علیہ السلام سے وہن امتحان ہوا اور ایک پہلی منہ ہوا و برین بیج
ہوا تو لہ اور برین انہی شکوک کی لہ کو لرزگی دون کا بش رب البیت فی جنہ قمر کی کتبہ ستر
کو ساتھ نزول ایہ کہ قول و جمالت شغل المسجد الحرام و حیث ما لکنتم قلوبکم

شغل کی بزرگی غلط فہمی ہی اظہر من الشمس ابن من الامس ہے کہ درون
و بیج سیکر کی طرف موندہ کر کے سجدہ و حارہ لاشربک بجالاتی ہیں اور نہ درون او سکے
قربان ہوتی ہیں سیکر و ان شکاد اسن بگڑ کے رب البیت سی عرض و معروض و سنا جا
کرتہ ہیں نہ درون جانور نام خدا ہر سال و بان بیج ہوتی ہیں لاکھوں خلوق خدا امیر و
غریب و شاہ و فقیر ایک و ردی سی حاضرین سر کلمی ہیں یا لکیری ہوی ہیں چہرہ پر
غبار عاشقانہ پرا ہوا ہی قربان ہوتی ہیں پرتی ہیں ہوید الاسلام کو گیارہویں صفحہ کے
حاشیہ پر پندہ کر کے لکھا ہی کہ یہ کی عمارت میں حکو اہل السلام سب سی زیادہ مقدس
سمجھتی ہیں ایلو لکڑی کے ستون لگی ہوئی ہیں اور اون ستونوں کے بیج میں چاندی کی
جلیغ اویران ہیں اور سونی کا پیر بالائی جس سے تمام خیرت کا پانی کرتا ہی تمام دیوار
باہر کی طرف سیاہ شجرہ کی ہوئی ہیں اور او سکے پردی میں ظلامی و ڈیران
آرستہ ہیں یہ پردہ ہر سال شاہ روم کی طرف سی بدلا جایا کرتا ہی ہر خستہ حصہ
جنون فی حال میں کہ منظرہ کی بیان میں ایک کتاب لکھی ہے یہ فقرہ لکھتی ہیں ہر گاہ
کا اثر او سکی عجیب طرخی پردی چاندی اور سونی کی اخرا طرچہ انون کی روشنی
اور لاکھوں ارمیوں کا مسجد و ہونا گمان اور خیال کی طاقت سے باہر ہی

ورس ۸ کی کون ہن جو بدلی کی طرح اور قی آتی ہن اور نیز کینو نروں کی مانند اپنی
 کا باب کی طرح فٹ لاکھون حاشاں الہی ہر سال مثل کینو نروں کی اور کہ جو حرم حرم
 جو اتنی لکھو مثل کا باب کی امن اور حرم زمین ہی پوختی ہن اور وہاں جا کر قمر لون کے
 مانند اپنی اوقات یاد خدا میں گذارتی ہن اور حرم حرم میں کینو نروں کی بھی کثرت
 ہی مدراج النبوت میں ہی بعض سیر کی کتابوں میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
 سی روایت ہے کہ خانہ کعبہ کی گردنیں سو سائے میت رکھی تھی اور قبائل عرب اور ہن
 کی لمبی قربانی وغیرہ کرتی تھی اور تلبیہ میں بھی اور ہنیں شریک کرتی تھی پس خانہ کعبہ
 کی جناب بارہی میں عرض کیا کہ الہی سیری گردان تو نکی کب تک پوجا ہو کر گئی اور
 کب تک تیری عبادت میری گردنوں کی پس اللہ عزوجل نے خانہ کعبہ کی طرف تھی
 بھیجی کہ قریب ہی کہہ کر وں میں تیری لمبی ایک صاحب نور کو اور بھیجوں میں
 تیری طرف ایک قوم کو اونگی وہ تیری طرف کر گسوں کی مانند اور میل کر نگی تیری
 طرف جیسا کہ میل کرتا ہی پرند اپنی بیٹوں کی طرف اور آواز کرینگے تیری گرد
 تلبیہ کی ساتھ ورس، یقیناً سحری ممالک میری راہ نکینگی اور نہ سینس کے جہاز
 پہلی اونگی کہ تیری بیٹوں کو اونگی روپی اور سونی سمیت دور ہی حد اور تیرے
 خدا اور اسرائیل کے قدوس کی نام کی لمی لاوین کیونکہ اوسنی سچی بزرگی دی ہے
 ش سحری ممالک راہ نکیتی ہن اور تیرے کسی پشہر فارس کا نام ہی اور وہاں سی
 ہی بوسیلہ دریا ہی حج کو آتی ہن اور چاندی سونا اور کا جہازوں میں ہی لدا ہوا
 رہتا ہی ورس ۹ اور حبشیوں کی بیٹی تھی تیری دیوارین اور شاؤنگی اور اونگی
 بادشاہ تیرے خدمت گذاری کو نگی سلطنت عثمانیہ کے زمانہ میں
 دیوارین کعبہ شریف رو کی حد مدہ سی سمیت ہو کشتن تہذیب پہر طہین
 عثمانیہ کی وقت میں تعمیر ہوئی اور سلاطین عثمانیہ ادام السدا قبلہم اجنبی محض

کہ شریفیت ہی میں نہ اسماعیل نے نہ ابراہیم علیہ السلام کی الہیت
 میں اور انہیں کا لقب خادۃ الحرمین ہے۔ ورنہ اگر قبیلہ بنی اسرائیل
 تھی یا پرانی صیہون کی تھی پھر ہم کو کنگا ہو یا نہ صلیب قتال حرم حرم کا ہے
 جو آپ کے لئے ہوئی اور پھر حرمت ابدی کی حاجت ہوتی درس اور
 تیری پہا نگین بیت کبلی رنگی دسی دن رات کبھی جہنم پہون کی اس میں پیش کوئی
 الہی کی موافق دن رات حرم شریفیت کی پہا نگین کبلی رہتی ہے وہی دن رات کسی
 بندہ نہیں ہوتی میں ومن اصدون میں اشد قیلا اور سجدہ ہوتی کے دروازے
 رات کو بند ہو جاتی ہیں درس ۱۲ کہ وہ قوم اور مملکت جو تیری خد شگداری نہ کری
 سرباد ہو جاوی گی ان دی تو میں ایک لوح ہلاک کی جاسگی شمس ہو د خد شگدار
 کو یہ مغلطہ تھی ہلاک ہوئی ایسی ہی کہ شیر والی پہی خد شگدار کہ یہ مغلطہ تھی وہ بھی
 ہلاک ہوئی اصحاب فیل عدا کو یہ مغلطہ تھی وہ بھی ہلاک ہوئی قرامطی جو خد شگدار
 کہ یہ مغلطہ تھی وہ بھی ہلاک ہوئی ایسی وہ کہ کون خد شگدار کہ یہ مغلطہ تھی ہلاک بی ادب
 تھی اور سلطان محمود خان صر جو مغلطہ کی وقت میں جرمین پر ہلاک ہو گئی تھی ہلاک
 ہوئی درس ۱۳۔ لبنان کا جلال تجبہ یاس آویگا سرو اور صنوبر اور دیو دار ایک ساتھ
 تاکہ میں اپنی مقدس مکان کو آراستہ کروں اور اپنی بانوں کی کہ سیکور و فون بختون
 ش لبنان ایک چار شام کا نام ہے اور وہاں کی لکڑی شاید اپنی ہوتی ہو اور ہل حرم
 شریفیت کی تعمیر لکڑی بہت صرف ہوئی تھی پھر جب آگ لگ گئی اور بہت تھنہ
 ستون بھی اس میں خاک ہو گئی تھی حیت لداو کی ہو گئی ہے اور قبیلہ عالم عودا کہہ
 مغلطہ کا یا تو بن کی کہتے ہوئی پر صاف وال ہے اور در حقیقت یہ لفظ از قبیل
 متشابہات ہی درس ۱۴۔ اور تیری خار تگروں کی بیٹی یہ کہ تیری ہوتی
 اور شکی بان وہی سب جہنوں سے تیری تختیر کی تیری بازو بہر شریفیت اور وہی خد

اسٹیل کی قدوس کا جیہون تیر نام رکینگی شہ کئی ہون کی غارتگر اصحاب فیل سہی
 و ردہ شکر مین سے آیا تھا اور تمام اہل بین سلمان ہوئی اور کعبہ شریف کو بانوں پر
 بہری اور الایمان جان والکھتہ ایمان زبان وحی ترجمان سے اونکو بنارہشت ملی
 و رشا و بخش تھی مسلمان ہوا اور اسکی انتقال کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 فی صدر ہا کوس کے فاصلہ سے اسکی نماز جنازہ تیر ہی اور مدارج النبوت میں لکھا
 ہے کہ مکہ منظمہ کرنا ہون سے صدیوں ہی ہی اور اگر نہ تھا تو اب ہو گیا ہا اسکی
 بدلی کہ تو شرک کی گئی اور تجھ سے نفرت ہوئی ایسا کہ کسی آدمی فی تیری طرف گداز
 ہوئی نکلیا مین سچی شرافت والی اور ریشہ در ریشہ کی لوگوں کا سرور بنادولنگا
 کہ منظمہ مین قبل نوشت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی اکمل افراد انسان سینے انبیاء
 علیہ السلام کے پیدا نہیں ہوا اسلامی فرمایا کہ کسی آدمی فی تیری طرف گداز نہ کیا
 اور شرافت دایمی ہی ہی کہ قبلہ دائمی ہسیر ۱۶۱ اور سن تو قوموں کا وہ بھی
 چوس بیگی ہاں بادشاہوں کی چاتی چوس بیگی اور تو جانین کے کہ مین خداوند تیر
 سچا موالا اور مین یعقوب کا قادر تیرا حیران موالا ہون مین قوموں کی دود چوسنے
 کی ہوسنی ہن کہ اور سب شرائع اس وقت مین منسوخ ہو جاتن اور بادشاہوں
 کا چہانی چوسنے کی ہوسنی کہ ایسی خدمت کہ مین جو حق ہوا اور وہاں کی رہنمائی والوں
 کو مثل اپنی شیر خواہ چوکی پرورش کریں اور خادم الحرمین الشریفین اوام اللہ اقبالہ
 ایسا ہی کرتی ہن ورس، اسین پتیل کی بدلی ہونا لاولنگا اور تو ہی کی بدلی ہو
 اور لکھئی کی بدلی پتیل اور بہرون کی بدلی ہونا اور مین تیری حاملوں کو سلامتی
 اور تیری حاملوں کو صداقت بناؤن گا اس ورس کی پہلی جہا مین بیان ہے
 کہ حرم محترم مین بنی بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سوئی بہت بکثرت
 ہو گئی اور پتیل کے بدلی ہونا صرف ہوگا اور ایسا ہی ظہور مین ایضا لہذا تو اسخ
 منظمہ مین تیرا اور اول جیہون لا لکایا کعبہ پر وہ عبد الملک بن خردان ہی اور

اور او شہنشاہ راجہ برہمنا لکھا یا تھا اور یہ ولیمہ بنی خدا اللہ سے
پتیس ہزار دینار پتہری خانہ کعبہ کو دروازی اور شہنشاہ راجہ اور گویہ شریف سے
اندک ستونوں پر لگائی اور امین ابن ہارون رشتہ فی مسلم کی یاس انہار دہر
دینا پہنچی اور یہ مسلم اس کی طرف سے کہ مسئلہ کا عامل تھا اور حکم دیا کہ ان کی سونے کی
پتہری بنو ان کی خانہ کعبہ کی دروازی پر لگوا دو پس مسلم نے پہلی پتہری اوکھڑا کر ان کی
ساتھ ملا کر اور پتہری بنو انی اور دروازی خانہ کعبہ پر لگائی اور مین اور درونوں جلجلی
اور شہکین ہی سونے کی لگائی اور جلجلیہ متوکل عباسی بنی اسحاق سفار کو حکم
دیا کہ تمام گوشہائی خانہ کعبہ کو سونے سے بنادی اور اس کو سونا بہت سا اس کام کو
واسطے دیا اور مصطفیٰ داراؤسکی اہلکارہ ہزار عشال پتیس اوس کام کو پورا کیا
اور جو بہت کعبہ شریف کی پورانی سال کی ہو گئی تھی او سکوبھی بدل دیا او اس کو
جانب کی پتہری لگوائی اور سترہ ہزار درہم سے مقام ابراہیم کو بجلی کیا اور
الہ مقتدر نے حکم دیا تھا کہ خانہ کعبہ کی اندر کی ستونوں پر سونا پسٹ دین پس
ایسا ہی کیا گیا ستہ تین سو دس ہجری بنوی میں صلی اللہ علیہ وسلم اور پتہری
دیار در رحال بن علی الجوانی ۹۲ھ ہجری بنوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچی
واسطے لگائی سونے کے پتہرون کی خانہ کعبہ کی اندر کی ستونوں پر اور پتہری اوکھڑی
جنون نے محلی کیا خانہ کعبہ کو غسانی ملک منظر صاحب میں سے ہے اور
اوسکا پوتا ہی او بن میں ہی ہے اور نام اسکا ملک محالہ ہے اور محلی کیا ملک
ناصر صاحب مصر نے خانہ کعبہ کو ساتھ پتیس ہزار درہم کی اور اس کی پوتی نے ہی
محلی کیا خانہ کعبہ کو اور ۹۶۱ھ ہجری بنوی میں سلیمان خان کے حکم سے
جانب کی پتہری جبرائی گئے اور نیز خلاصہ تواریخ مکہ متظہ میں ہے روایت کی
گئی ہے کہ جب عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی وقت میں مدائن کسری

فتح ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دو ہلال کعبہ شریف کو بھیجی اور وہی خانہ کعبہ کے اندر
 لٹکانی گئی اور شام جب اس نے ایک رکعت کی سب سے پہلی ہی دو ہی خانہ کعبہ شریف میں
 لٹکانی گئی اور یامون رشیدی نے ایک یا قوت سب سے پہلی ہی اس کے ساتھ بھیجا اور موسم
 حج میں خانہ کعبہ کی درہ ازہی پر وہی لٹکانی گئی اور یہ سب کچھ جاسی نے ایک کاس طمانی
 مرصع بھیجا پس لٹکایا گیا وہ وہی کعبہ شریف پر اور اس میں موتی عمدہ اور یا قوت اور
 زمرہ دی بہا لگی ہوئی تھی اور محکم باللہ نے ایک قفل خانہ کعبہ کے واسطے بھیجا تھا اور
 انرا انتقال سونا تھا اور جب شاہ سلیمان ہوا اس کے بھائی میں تو اس نے خانہ کے
 واسطے ایک طوق سونکا و مع بھیجا اور اس میں جو بہرہ بھی لگی ہوئی تھے اور ایک یا قوت
 بھی اس نے خانہ کعبہ شریف کے واسطے بھیجا تھا پس لٹکایا گیا وہ کعبہ شریف پر متحدہ
 ظلیفہ کی حکمت سے اس کے نقاشی شاد رہیں اور بادشاہ پہنچتی تھے قندیلین
 سونکی واسطے لٹکانی کی کعبہ شریف میں اور یہ جب واقع ہوئی فتی ملی میں اور محتاج
 ہوئی خادم حرم شریف کے لیکے بعض دن نقاشی سے اور کہا گئی اور یہی عادت
 انکی کہ جب ان باس مال ہوتا تو صرف کہ فی اس کو حوائج خانہ کعبہ میں اور محتاج
 ہوئی تو صرف کہ فی ان کو اپنی حاجات اور اخراجات اہل جہاد اور دفع فساد میں ملکہ
 خرچ کرتی تمام اوقاف و اعیان و مدرسوں اور رباطوں میں اور مدرسوں کی کتابوں
 میں یہی ان کا معمول تھا پتا تک کہ کہا ایک شیخ نے جب کہ لکھا گیا وہ اور اسکی
 استین میں سونی کا انکرا تھا خانہ کعبہ کی قندیل کا کہ یہیں نفع دینا زناہ کعبہ کو
 لٹکانا اسکا اور یہیں ہر دینا ہی اس کو نہ لٹکانا اسکا نہ تو پہلی مضمون اس میں کہ
 شرح موعی رہا و سہرا مضمون اور وہ یہی کہ تیری جا کلمہ سلامتی حلق کی
 باعث ہوگی اور چیرا ہوگی اس کا بیان یہی کہ حاکم خانہ کعبہ کی اہل ایمان میں جو
 باعث امن خلق میں اور پہلی حاکم بن نور خدا علیہ وسلم صدیق اکبر میں

ورس ۱۸ اگلی کو تیری سرزمین میں ظلم کی آواز سنی نہ جائیگی اور نہ کھتری سرحدوں
 میں خزان باہر بادی تو ابھی دیواروں کا نام نجات اور اپنی دروازوں کا نام سود کی
 رکھیں گے شرک ظلم عظیم ہے اور وہ دیوار سے سے سد و دم ہوا اور دیوار میں مسیحا
 کی نجات ملی دیوار میں ہیں اور نہیں اگر اگر قاتل ہی تیار لے لی تو ہمارے نزدیک و
 دیوار سے پھر نا جائز نہیں ہے ورس ۱۸ اگلی کو تیری روشنی دن کو سورج سے
 اور رات کو تیری چاندنی چاند سے نہ ہوگی بلکہ خداوند تیرا ابدی نور ہوگا اور
 تیری ماتم کے دن آخر ہو جائیں گے تصدیق کامل اس ورس کی اوسکو نصیب
 ہو جو مشرف برباریت خانہ کہہ ہوا ہو اور قول برخت صاحب کا پہلی منقول ہو چکا
 سی اور بت پرستی کو شریف کی گھر کی موقوف ہونا ماتم خانہ کعبہ کا ختم ہونا ہی
 ورس ۲۰ تیری سب لوگ راست باز ہونگی وہی اب تک سرزمین کی وارث اور میری
 لگائی ہوئی ٹہنی اور میری ہاتھ کی کار لگی تیری تاکہ میری بزرگی ظاہر ہو رہے
 محمد سیکی شریف ہو اور ہاتھ محمدیہ کی راست باز ہو نیکی سند کی لہی مؤید الاسلام سے
 قول ان خون کا نقل کرتا ہوں وہ صدق مقال و دیانت معلانہ کی بیان میں ہے
 حال سلطنت اروم کی سلطانوں صدق دیانت داری کا لکبہ کرکٹا ہی واقعی یہ بات
 تمام قوم کی دیانت کر سبت ہے اور اس قوم کی دیانت اور امانت ضرب التل
 ہے اور امانت محمدیہ ہی لگائی ہوئی ٹہنی برکت کی ہے اور تیشول میں مسیح
 علیہ السلام نے بھی اس قسم کے معنوں امانت محمدیہ کی نسبت بیان فرمائی ہیں اور
 اس اشارت کی پند رہیں ورس کے جملہ میں بھی شرافت دہلی اور شرف در
 شرف کی لوگوں کا سرور و شاد لگا سی ثابت ہے کہ کعبہ شریف ہر دامن قلم
 رنگا اور یہ شرافت اوسکی کسی موقوف نہ ہوگی اور یہ بھی کعبہ شریف کی اشارت
 ہی تھیں یہ نبیاء علیہ السلام باب ۴۹ ای بحجری سرزمین تیری استوا سی

تم لوگو جو دور ہو کان دہر و خداوندی بھی رحمت سے بلایا میں جب سے انجو
 مال کے بیٹ سے نکلتا ہے اسے اوسنی میرا نام مذکور کیا ۲۰ اور اوسنی میری
 ہونہ کو تیرا توار کے نامذکور کیا اور مجھ اپنی ماہیہ کے سالیہ تے چھپا رکھا اوسنی میری
 تیرا بار کیا اورا۔ پنے ترکش میں مجھے چھپا رکھا ۳۰۔ اور اوس سے مجھے سے کہا
 تو میرا مذہ پر تجھ میں اسی اسرائیل میں اپنا جلال ظاہر کیا لگا در میں ۶۰ وہ فرماتا ہے
 کہ یہ تو کم ہے کہ تو یسویٰ کی فرعون کی بر بار کرنے اور اسرائیل کے بھی ہوونگی
 ہر آنکی لئے میرا مذہ ہو بلکہ میں سے تجھ کو جو قوموں کے لئے نور بخشا کہ تجھ
 میری نجات زمین کی کناروں تک پہونچی، خداوند اسرائیل کا قدوس
 اور اوسے سپانے والا اوسے جسی انسان چھپر جاتا ہے اور اوسے
 است کو نفرت ہے اور اوسے جو حاکمون کا چاکر ہے خداوندیوں فرماتا ہے کہ شاہان
 نظر کریں گے اور اہمہ کھڑی ہونگی شاہزادی ہے اور سجدہ کریں گے خداوند سے لئے
 جو صادق القول ہے اور اسرائیل کا قدوس ہے جس نے تجھی برگزیدہ کیا ہے
 کہ میں تے قبولیت کے وقت میں تیری سستی اور نجات کردن میں نے تیرے
 مرد کی اور میں نے تیری حفاظت کی اور است کی لئے تجھے ایک عہد بخشا تاکہ
 او برقرار رکھی اور ویران میرٹ وارثوں کو دیوی ۹ تاکہ توفیق یوں کو کہے کہ کل
 چلو اور او کو میرا مذہ ہونی میں سے ہیں کو اب کو دکھلا دو اوسے راسوں میں خبریں گے
 اور ساری اونچی حکمہ اونکی چراگاہیں ہونگی نہ سوکی ہونگی نہ پیاسی اور نہ گرمی کا جوش
 اور نہ سردی کا کھوپا اور بار بار کیا کہو کہ وہ جس کی رحمت اور میرے اہنچ لے طلیکا
 اور پاتے لے ہو تو ان کی طرف اونکی رہبری کریگا ۱۱ اور میں انی ساری
 کوستان کو ایک راہ گذر والوں گا اور میری شاہ راہ میں اونچی کی جائیں گے
 ۱۲ دیکھو سے دور سے افسانے اور دیکھ لے ان سے اور رحمت سے اور فی ستم

کہ ملک سے ہوا اسی اسماعیل کا و خوش ہوا ہی زمین اور ازانہ اور ہوا و ای ہمار و
 کہ خداوند اپنی لگو کو نکو تسلی بخشا ہے اور اور نور نور و ہر رحم فرما ہے ہر انگلیں
 صہون کہتے ہی ہوا وہ نے مجھے ترک کیا اور اور خداوند مجھے پہول گیا ہے
 دیا۔ کیا ہو سکتا ہے کہ کوئی عورت اپنی دودہ پیتے بچے کو پہول جاوے اور اور
 رحم کے فرزند پر مرنے نہ کہاؤے ہاں دی شاہ پہول ہوا و ہر میں سبجے
 نہ ہو لونا کا دیکھ میں نے تیری تصویر اپنی ہتھیلیوں پر کو دی ہے اور تیری
 شہرناہ ہمیشہ تک میری مانتے ہی، اتیری بیٹے آنے میں جلدی کرتی اور
 وی جو تجھی برباد اور اور جار کرتے تھی تیری بیج سے نکل جاتی ہے اور اپنی انگلیں پر
 کہ اور چاروں طرف نگاہ کند سب کی سب تلک اکٹھے ہوتی ہیں اور تجھے پائسن
 آتی ہیں خداوند کہتا ہے اپنے جات کی قسم تو انی مسجد نکو زنی کی مانند ہیں کہ
 اور او تہنیں اپنی پردہن کے مانند باندھ گئی ہیں کہ تیری خراب اور اور جادو کا ٹون
 اور برباد کئے ہوئے ملک میں اب بستیوالوں کی کثرت سے گنجائش نہ رہی
 اور وی جو تجھ کو خارت کرتی تھی دور دفع ہو گئی ہے بلکہ تیری وی لڑکے جو
 تجھ سے لڑ گئے تھے تیری کالوں میں پہر کینگر کہ عکس ہنسی کے لئے تنگ ہو
 ہیں جگہ دی کہ ہم پسین ام تب تو اپنے دلہن کینگے کولن سیرے لڑا نکالیا ہے
 ہوا کہ میں تولاد ولد ہو گئی اور اکیلی تھی میں تو خاج کی ہوئی اور پردیس میں رہی
 سو کس نے انکو پالا دیکھ میں تو اکیلی ہو رہی گئی یہ ہر یہ کہاں تھی ۲۲ خداوند
 ہوا وہ یوں فرماتا ہے دیکھ میں غیر قول میرا یا نا تہہ اور ہوا و نکا اور امتون پر
 اپنا چند اگر کر وں گا اور وی تیری بیٹیوں کو اپنے گود میں لے کر آؤں
 تیری بیٹیوں کو اپنی کاندھوں پر چڑھا کی لویا جائے گی ۳۴ اور اور تیری یا انیوں
 باب جو نک اور اول کی بیگمات تیری بالینوالی مانتے وی تیری اس کے اور

ہونہ میں رہ گئیں کی اور تیری باتوں کی خاک چائے اور تو جانے کیے کہ میں
 ہی خداوند غوں کیونکہ وہی جو میری راہ نکلتی ہیں نشان نہ ہوں گے ہمارے
 نزدیک یہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی اور کعبہ شریف کی شہادت
 وعظمت کا جو یہ جدید ایش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اوکو حاصل ہوئی اس
 بیان پر اسلئے کہ بگزیدہ ترجمہ مصطفیٰ ہی اور مصطفیٰ لقب خاص بھی رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور تیرا اسلئے کہ ترکش میں چھپا رکھا اسطرح مشہور کیوہ
 رسول الہی جنکی یہ بشارت ہی خاتم النبیین ہوا اور تمام امتیاء و رسل کے بعد پیدا ہوا
 اور وہ بشارت امتیاء کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں اور تیر
 اسلئے کہ تیسری درس میں پیشہ بشارت ہذا عبد اللہ فرما کر لگا رہا ہے
 اور عبد اللہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی القاب سی ہی اور آپ کی والدہ
 ماجدہ کا ہی نام ہے اور تیرا اسلئے کہ انہوں میں درین میں ہی میں تیری حفاظت
 کرونگا اور ہماری نزدیک گو سیدنا مسیح علیہ السلام مصلوب نہیں ہوئے
 بلکہ آگلی آجہار کو یہ بات نصیب ہوئی مگر یہ لفظ اس طرف مشہور ہی کہ امت
 میں رہ کر حفاظت کیجائی اور اس قسم کی حفاظت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 کی ہوئی کہ اب اعدائین رہ کر حص حصین والہ فہمک من الناس میں محفوظ رہا
 اور تیرا اسلئے کہ تو میں بادشاہوں کی نظر کر نیکا ذکر ہے اور یہ حاجہ آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ بادشاہوں نے نظریں اور ہڈی اور تحفی خدمت
 نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں بھیجی اور تیرا اسلئے کہ اسی انہوں میں سے
 اور امت کی لئے تجھے ایک عبد نبی اور یہ مقام محمود کا جو مخصوص آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میں ہی بیان ہے اور حضرت مسیح علیہ السلام
 بھی آگلی امتی ہوئے اور کتاب اعمال کی تیسری باب سے یہ دعویٰ ثابت

اور نیز اس کے کہ نوین اور دسویں ورس میں ہی تاکہ توقیر یوں کو کہی کہ نکل چلا اور یہ
 صحابہ کرام کی ہجرت کا بیان ہے اور پانی کے سوت مدینہ منورہ میں تب بھی
 جاری تھی اور اب بھی جاری ہیں اور نیز اس کے کہ بائیسویں ورس میں ہاں الفاظ
 و کتبہ خاوندیہ وہ یوں فرمایا ہے کہ میں غیر قوموں پر ایسا ہاتھ اٹھاؤں گا شاہ
 حبش اور اور مسلمانوں حبش کا بیان ہی ہر ایک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ
 بابرکت میں مشرف باسلام ہوئی اور خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں مدینہ
 منورہ میں حاضر ہوئی اور ایتہ کہ یہ کہ اگر السمعو ما نزل الی الارسل انہیں کے
 شان میں نازل ہوئی ہی اور شاہ حبش نے مسلمانوں کو بہت سی راحت سے
 رکھا اور خود مسلمان ہوا اور یہ صحابہ کرام کو مدینہ منورہ میں خدمت نبوی صلی
 اللہ علیہ وسلم میں بارگاہ تمام پونجا با و السجی اللہ علی ذلک تیسری و فصل کتبہ
 شریف کی لباس کے بیان میں غزل انوارات کی پہلی باب میں ہی میں سیاہ
 فام پر حملہ یوں اسی برس و اسلام کے بیوقوفان کی خیموں کے بازو سیاہان کے
 پردوں کے مانند یہ کلام کہ کتبہ شریف کا ہے جسکو سلیمان علیہ السلام نے
 گویا کہ نقل فرمایا ہے اور کتبہ شریف کی تعمیر ہی گو سیاہ پتھر سے ہو مگر قیدار کی
 خیموں اور سلیمان کی پردوں کی تشبیہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انہی
 لباس کے سیاہی کا بیان فرماتی ہی آخر کار اس میں گوئی کے موافق خانہ
 کتبہ کا لباس سیاہ ہے قرار پایا اور بیان اسکا یہ ہی کہ خلاصہ تواریخ
 مکہ منظمہ میں ہے اسد تیج حمیری نے ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
 سے ہزار میں پہلی خانہ کتبہ کو خلاف پیرایا اور اس میں دروازہ بھی رکھا اور
 یہ خلاف اونٹن سے خواب و کتبہ کہ کہ وہ خانہ کتبہ کو خلاف پیرایا ہی رکھا
 کیا تھا اور یہ بھی روایت آتی ہی فی اس خلاف پیرائی کے وجہ میں کہ اسد

بیج حمیری قریب مکہ کی دروہوا اور کوئی اہل مکہ سے اس کے ملنے کو نہ آیا اس
 پر غضب ہوا اور کہا کہ بیشہ شریف کو من ضرور منہ صم کرونگا اس لئے کہ یہی ان کی
 تکبر کا باعث ہے پس وہ بیمار ہو گیا اور ایسا بیمار ہوا کہ سب طبیب اس کے
 علاج سے عاجز ہوئے اور کوئی خود اس کی نفقہ نہ منجھتی تھی پس کہا الکن بیری
 نے میری راسی من یہ بیماری اس ارادہ بد کی وجہ سے ہے پس توبہ کی اسد
 نے اپنی اس ارادہ بد سے اور تندرست ہو گیا اور حاضر ہوا کہ معطلہ میں بیکار
 خانہ کعبہ کو اور تنظیم کی مکہ کی رہنما ہوں کی اور کعبہ شریف کو برا قیمتی خلافت
 پہرایا اور مورخوں نے لکھا ہے کہ اصل کعبہ شریف کے واسطے عمدہ محمد
 خلافت ہدیہ پہنچتی تھی وہ خلافت امین کی چادروں کی اور غلط کے پیروی ہوئی
 تھی اور غلط ایک عمدہ کبریا ہوتا ہے اور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے یہی کعبہ شریف کو من کی چادروں کا یہ خلافت پہرایا یہی اور یہ حضرت عمر اور
 حضرت عثمان بن عفان قباطی خلافت پہرایا اور یہ معاویہ بن ابی سفیان بنی النخعا و دنیا قباطی
 خلافت پہرایا اور یہ بنی چادروں کا اور یہ مال کعبہ شریف کو دینا کا خلافت پہرایا جاتا تھا اور بنو
 کی خلافت بن ایک برس بن تین مرتبہ خلافت پہرایا جاتا تھا انھوں نے دیکھ
 کو دنیا ہی سرخ اور پہلی رجب کو قباطی اور عید کو دیہی امض اور یہ بعد
 صحت خلافت عباسیہ کے ہوتا تھا لباس کعبہ شریف کا کبھی مصر سے اور
 کسی مین سے اور یہ خرید اس سلطان ملک مصر نے ایک گائون کی اور وقف کیا اور سکوا
 علاء بن کعبہ شریف تیرا اور یہ عرب محالک عرب کے سلاطین ال عثمان مالک ہوی
 پس انھوں نے کعبہ شریف کا غلاف دیہی رکھا جیسا پہلی ہوتا تھا
 لیکن سلطان خان عثمانی نے حکم کیا کہ کعبہ شریف کا غلاف ہمیشہ
 سیاہ رہے جیسا کہ آج تک رہا کعبہ شریف کا غلاف ہمیشہ سیاہ ہی

ہوا اور اس پیشین گوئی کی تصدیق ہو گئی اور باعتبار ذات اگر کسی کو پیشہ کو مبادرت
 سے پہلے ہی اوقیانوس کی بھی اکثر غریبی سیاحتی پہنچتی ہیں امیر سلیمان علیہ السلام
 نے اپنی بیوی سیاحتی بنوائی ہوئے چوتھی فصل کتبہ مختلفہ کے خوارق کے بیان
 میں وہاں کتبہ مختلفہ کے خوارق سے یہی ہلاک ہونا اصحاب فیل کا مبادرت
 ستر سے کہ وہ جانور اور ہنسے اذکی کنگری ماری تھی جسکی گنتی تھی گوئی زیادہ گناہ دی تھی
 عرض یہ کہ ان جانوروں نے انہیں لکھ لیاں سترے دن سب کو ہلاک کر دیا اور
 ذکر اسکا مکاشفہ یوحنا کی سولہویں باب کی اکیسویں ورس میں ہے اور اسکا
 ستر آدمیوں پرین میں ہیرا دلی گری اور آدمیوں کے آفت سے آدمیوں کے
 خدا پر نکر لگا اور یہ کنگری وہ کام دیوین کہ میں ہیرا کا مولا اتنا ہی کام دی
 اور تمام بیان اذکی ہلاکی کا پہلی باب میں مذکور ہو چکا (۲) اور کتبہ مختلفہ کی بھی
 سے تھا وہ کہ عنودہ جندسہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناقہ مبارک
 جسکا نام قصواتا تھا یہ گز اور نہ اونٹوں اور گوں سے کھا اونٹنی کی عادت یہ تھی جوئی اپنے گز یا
 نہیں ہلاک ہوا اسکو اس نے جس نے روکے یا اصحاب فیل کو یعنی اللہ
 عزوجل نے بس آب نی قسم رب البیب یاد کی اور فرمایا کہ جو کفار قریش
 ایسے بات کہیں گے جس میں حرم محترم کا احترام ہو گا میں وہ سب قبول
 گز لگا اس ناقہ مبارک اور کہ ہر گز ہر گز (۳) اور کتبہ مختلفہ کی تھی خوارق
 سے تھا وہ کہ قرامطیوں کے خدا کی زمانہ میں ایک فرامطی میراب حمت
 تھانہ کو بیٹھو میراب سے اوکھا تھی حیرتا فہ گز کی مرابہ دوسرا جہازہ بھی
 کہ کی مراب اور پی تیل مقصود دولوں ووزخ میں پو بھی (۴) انہیں خوارق
 کہ شریف سے ہی نکلتا برق کا بنیاد قدم کہ شریف تھو اور بنیاد قدم کہ
 شریف جسے سنگ سبر سے ہر تیس جہا قریش کی فیل بشت آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی عالم شباب میں پھر از سر نو خانہ کعبہ کی تعمیر کی وہ
 بنانا تھا سرکاری لیس اور شہر کی گلیوں پر اور از سر نو خانہ کعبہ کی تعمیر اس قسم
 کی تھی کہ قریب ہزار گز اونگو کہا جاتی اور اونہوں نے پھر اس سے پھر
 اور اس پر خانہ کعبہ کی دیوار قائم کی اور اونہوں نے جوارق سے پیار ہوئے
 کہ سوتیلے جیری نا اوس ارادہ کی وجہ سے اور اسے ارادہ کیا تھا کہ کعبہ
 شریف کو مہینہ کم کر دیں اور نہ صحت پائی کسی دوا سے اور صحت پائی کعبہ کو بہ
 کر دیں اس ارادہ سے لے کر اور اونہوں نے جوارق سے ہی یہ ایک عالم تک
 نے اس زمانہ میں خانہ کعبہ کی داخلی چابی خدام کعبہ شریف نے اس وقت
 کسی وجہ سے انکار کیا اور اسے خانہ کعبہ کی بروز حکومت کئی منگو اکی کہ
 جرم خود قبول لینا پس ہوا وہ کعبہ شریف کا قفل ہرگز نہ کھلا عاجز ہو کر اونہوں
 کے خدمت میں آویس کیا کہ قفل کعبہ کی ایند لایا دے کے لئے رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے لیں وہ منوں نے اپنے بیٹے شہوار
 کو بھیجا کہ اسکا ہاتھ کھینچ کر کعبہ کو قفل کھل جائیگا پس منوں نے ایسا ہی کیا اور قفل ہوا وہ
 شریف کا کھل گیا اور اونہوں نے جوارق سے ہوا کہ زمانہ سابق میں خانہ کعبہ کا اندر ایک مرد عورت فی
 ہر کام کیا تھا وہ دونوں تیرنگہ تیرا ایک کا نام اساف تھا دوسرا کا نام تھا اور انکو عورت
 کہی اسطر کہ چھوڑا تھا اور پھر رفتہ رفتہ اونکی پوجا ہوئی لگی تھی اور اونہوں نے جوارق
 ہی یہ کہ سلطان میں کعبہ شریف کی باس مقام ابہم ہر ایک مقدمہ خون میں ازبائش
 اور سونے نے چھوٹی شہین کہا میں ہر ایک پیرس پروردگار نہ کر اور اونہوں نے جوارق سے ہوا کہ
 طواف کرنا اور سو خالی نہیں رہتا کوئی نہ کوئی بد وقت طواف کرتا رہتا کسی ہی گز
 نہوا کر کسی ہی اندہ پیری اور باتش کیون نہ ہو بلکہ کوئی نہ کوئی قرآن پڑھتا رہتا اور اونہوں
 جوارق سے ہوا کہ اب ہر مضر کو اسطر شہین اور اونہوں نے جوارق سے ہی قفل خانہ کعبہ سے ہوا

بسم الله الرحمن الرحيم - خلافتہ الکاتب خلافت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان میں مکاشفات پر مباحثہ باب (۱۴) ورس (۱۴) او سکی لباس اور او سکی زبان پر یہ نام نکلا ہی خداوند و نکاح خداوند اور بادشاہ و نکاح بادشاہ -

پہلی باب میں شرح اس بشارت کی مذکور ہو چکی اور وہاں معلوم ہو گیا ہی کہ اس جہان میں تیسرے نبوت کا بیان ہے اور بجز اخیر اس ورس میں خلیفہ اول تمام انبیاء و خاتمہ خلافت مدیقہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی تشریف خلافت کا ذکر ہی اور کتب اہل تہجد جو ان یار خاد پر تھا اور حکو امایک راہب فی ملک میں و دیگر بشارت خلافت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم اور روضۃ الاحباب سی ذیل میں شرح بشارت ہذا کی یہ کل قصبہ منقول ہو چکا ہی صحیفہ اینال باب (۲۴) ورس (۲۵) اور وہ حضرت علی کی خلافت میں باتیں کر گیا اور حضرت علی کی تشریف بیکر تدریجہ دیکھا اور چاہیگا کہ قتیق ان تشریف کو بدل دے اور وہ اس وقت میں ہے جہاں شہر اکابرین اور تہذیب اور آؤ دیت گاہیگا - ۲۴ پر غرض اس جہاں اور وہ اسکی سلطنت اس کے الیگ کہ اور تہذیب کر لیتے دے اور وہ کرین بد اس بشارت کی شرح میں معلوم ہو چکا کہ ان ورسوں میں خلافت ثلاثہ یعنی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی حضرت عادل عمر رضی اللہ عنہ اور خلیفہ ثالث حضرت ذی النورین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا بیان ہی اور مدت خلافت کا بیان اس بشارت میں نشان معلوم ہوتا اسلئے کہ نصف خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر دیگر و بادشاہ اس سلطنت کا ہلاک ہوا اور مدت اول قرن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مدت نصف خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور مدت باقیہ خلافت شیخین ہی اور کوی مدت نصف خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہے

پس اس انداز کی بیان کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مدت نصف خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی تمام مدت خلافت کو نصف اسلام ہو گئی اور کوی مدت خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ معلوم ہونے سے واضح ہو گئی اور اسی واقعہ کا بیان فرمایا یہی ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی عمر بیان کی تھی و انہی اعظم و علمہ اتهم و احکم - بزبور - (۲۵) مذکور ان کے سبب

قسمت کرہ بری کام کر نیوالو سرتو جس نہ کر (۲) کہ وی جادی گناس کر مانند کات ڈالو
 جائینگے اور بری سبزی کی طرح چھاؤنگو (۳) خداوند بر تو کل رکھو اور نیکی کر تو سر زمین میں
 زندگی بسر کر اور دیانتداری پر چر کر (۴) خداوند کی یاد میں سرور دہ کہ وہ تیری دل
 کو مطالب پوری کریگا (۵) اپنی راہ خداوند پر چوڑی او سیر تو کل کر وہ خدا نیلیگا (۶)
 وہ تیری فطرت کو نور کی طرح ظاہر کریگا اور تیری عدالت کو وہ بہر کسی اور کی نہیں کریگا (۷) خداوند
 چپکے پر جو ہو اور آؤ انتظار میں ہزارہ اوکس شخص کے سبب جو اپنی راہ میں کامیاب ہوگا موت کرہ
 (۸) غصہ کر نہیں باز آؤ غصہ کو ترک کر اپنی تین مرتبہ او سکالیا ساند کہ تو نجات میں لری
 (۹) کہ بدکار کات ڈالی جائینگے لیکن جو خداوند کر منتظر ہیں زمین کو میراث میں لینگے (۱۰) کہ آہ
 تھوڑی سی تھوڑی کہ شریعت کو گانو خور کر او سکالیا سکان ڈھونڈ لیا اور وہ نہیگا (۱۱) لیکن وہی
 جو حلیم ہیں زمین کے وارث ہوئو اور بہت سی راہا کر خوشی ہوگی (۱۲) شریعت پر صادق کی فطرت
 بند ہیں باندھا اور او سیر دانت چکی تاجو (۱۳) خداوند او سیر ہشتابی کیونکہ وہ کھنڈی کہ او سک
 دن آگاہ (۱۴) شریعت اپنی تلوار نکالتو اور اپنی کمان کھینچو تاکہ مسکین اور محتاج کو گراوین اور غلام
 جنگی راہیں میں ہیں جانے مارین (۱۵) ادنیٰ تیار او ہیں کہ او میں پیشی کی اوکی
 گناہیں لوٹ جائینگے (۱۶) تھوڑا سا جو صادق کماہی بہت سی شریعت کے مال و اسباب و اثبات
 (۱۷) کہ شریعت کو یاد تو لوری جائینگے پر خداوند صادق تو نیکیا شہادتو والا (۱۸) خداوند وہیدار
 کر تو کو پچھتاہی اور اوکی شریعت ابدی ہوگی (۱۹) دسی دسی وقت میں شریعت نہ ہووینگے
 بلکہ کمال کر تو نہیں سیر لینگے (۲۰) لیکن وہی جو شریعت میں ہلاک ہوئو گے اور خداوند مذکور
 بروں کے چرل کی مانند فنا ہوئو وی دھونین کی مانند حالی لینگے (۲۱) شریعت او بار لیاہو
 او انہیں کرتاہی پر صادق رحم کرتاہی اور انعام دیتا (۲۲) کہ جن پر او کی رحمت ہو زمین
 وارث ہونگی اور خیر او کی لعنت ہو کہ جائینگے (۲۳) انسان کے قدم خداوند ثابت رکھتاہی
 اور اوکی راہ کو وہ نہیگا کہ شہادت کر وہ کہ جہاد پر شہادت ہوئے تاکہ خداوند او سکارتا ہو والا

(۲۵) میں جو ان تمام بوبرہا پر مبنی صادق کو ترک کئی ہوئی اور اسکی نسل میں سے
 کسی کو مٹ کر یا مانگی نہ دیکھا (۲۶) وہ سدا رحم کرتا ہی اور قرض دیا کرتا ہی اور اسکی نسل مبارک ہی
 (۲۷) برسی ہی ہالک اور شکی کر اور اب تک آباد رہا (۲۸) کہ خداوند عدالت کا دوستدار اور اپنے
 مقدس لوگوں کو ترک نہیں کرتا اور وہ ابد تک محفوظ رہینگے پھر بیرون کی نسل کا ٹی جائیگی (۲۹)
 صادق کو زمین کو دارت ہو گا اور اید تک سب زمین کی (۳۰) صادق کا ہونہ و انانی کی بات
 کہتا ہی اور اسکی زبان عدالت کا کلمہ نکلتا ہی (۳۱) اسکی خدا کی شریفیت اور اسکی ولین ہی اور اسکا پانچواں
 کہی نہ بیسے گا (۳۲) شریض صادق کی گمات میں لگتا ہی اور اسکو قتل کر دہی رہتا رہا (۳۳) خداوند
 اسکو اور اسکو قتل ہو گیا اور عدالت کی وقت اسکو مجرم نہ ٹھہرایگا (۳۴) خداوند کا منتظر
 رہا اور اسکی راہ کو یاد رکھہ کہ وہ چھکوزیل کی دارت کر کر مفرانہ بخشید گا اور جب شریہ کا شے
 جائیگے تو تو وکی کا (۳۵) مٹی شریہ پر نظر عبداللہ کو ایکو اس بھر درخت کی مانند جو خود
 رہا ہو پیدا تا تا بر وہ گذر گیا گو یا تہا ہی نہیں مٹی اسوی دھونڈنا وہ کہیں نہ ملا (۳۶) کمال
 کو ناک اور سیدی کو دیکھہ کہ ایسے آدمی کا انجام سلاستی ہی (۳۷) یہ خطا کار اسکی سب ہلاک
 جائیگے شریہ کا انجام نیستی ہی (۳۸) دماز قون کی نجات خداوند ہی دیکھہ کہ وقت وہ اونکا
 حکم قلعت ہو (۳۹) خداوند انکی مدد کر گیا اور ان میں رہائی دیکھا اور انکو شریہ و شریہ چھڑا دیا
 اور بجا دیا اسنے کہ اونکا ہر وسا و سپر ہی اس بشارت کی شرح کا پہلو ہی وعدہ کیا اتنا
 پناچہ اپنا وعدہ ایفا کر دین اور اس بشارت کی شرح کہ زمین پس معلوم کہ پہلی دہائی میں
 پانچویں دہائی تک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحت ہی اور وعدہ نصرت و فتح ہی اور پنا
 شہر کی ان دہائیوں میں وہ فتح مذکور ہی اسی مسمی کلام اللہ شریف میں ہی آیات الہی میں فتح اور شہر
 کو عدی صرح اور شہر میں اور نالیبیا بلکہ تھیں جو کہ شروع بشارت بنائیں ہی شری
 بشارت حسین کے یا محمد ہو گا مگر شری تحریف بشارت زبور (۴۰) کہ اس زبور میں ہی تحریف
 اور نام سرور رسل صلی اللہ علیہ وسلم اس بشارت ہی دیکھہ کہ اسے اپنا نام قمر صالحین ہی عطا ہوا ہے

شہزادہ جلیل فرعون اس امت کا ہی اور صادق یا القیام حضرت علیؑ علیہ السلام ہی اور
 صادق صدیق ہیں اور روز بدر ایو جیل کا دن تھا اور او رسیدن وہ ہلاک ہوا اور کھام
 بین یوم شیش البطلشہ الکبریٰ انا منتقمون قریبا اور بیان غزوہ بدر میں لفظ لوم
 لای تاکر ملایق صحف شہین ہو مانی درس (۱۴) سی (۱۵) تک مسلمانوں کی فتح اور کفار کی
 خواری کا پیر بیان ہی اور اونکی گمانیں غزوہ بدر میں ٹوٹ گئیں اور وہ ہلاک ہوئی اور
 جل جلالہ فی آنحضرت علیؑ علیہ السلام کو اونکی شرسی محفوظ رکھا اور درس (۱۶) میں
 غزوہ احد کا ذکر ہی درس (۱۷) میں خلافت صدیق رضی اللہ عنہ کا ذکر ہی اور درس (۱۸) میں
 فتح مکہ منظمہ اوسی واقعہ قبل کا بیان ہی حسین شہر کا فرار یگی درس (۱۹) میں
 کا ذکر ہی اس زبور سی خلافت حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اور خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 کا بیان اور یہی معلوم ہو گیا کہ خلیفہ اول صدیق ہوئی اور خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ
 ہوئی اور یہی معلوم ہو گیا کہ زمانہ ترقی اسلام ہی ہو گا حسین خلافت حضرت عمر العادل
 کی ہوگی اور اگرچہ اور رضا میں عذہ اس شہادت میں ہے مگر وہ باخلافت سی فعلی نہیں رہے
 زبور (۲۰) درس (۲۱) پر آخذا دند و دست رہ اسی کیر توانائی جلد میری مدد کئی آ (۲۲) میری
 جان کو تلو اسی میر و حیدہ کو کئی ہانتہ ہی بچاہ درس (۲۳) بزرگ جماعت میں مجھ سے تیری
 ستایش ہوگی میں آؤ اگر جو اوس کے درتی ہیں اپنی نذرین ادا کر دنگا (۲۴) وی جو جلد میں
 کما دنگا اور سیر ہو وی جو خداوند کی طالب ہیں اوسکی ستایش کرنیکی پرتما دل اپنی
 جیتا نہ ہی (۲۵) سار جہان کو سرسراؤ آویگا اور خداوند کی طرف رجوع لاؤ یہ نسب تو ہو
 اگرانی تیری آگے سجدہ کرنیکے (۲۶) کہ سلطنت خداوند کی ہی قوموں کے درمیان تھی عام
 (۲۷) دنیا کی سار دولتیں آموگیا تھیں اور سجدہ کو کئی وی سب ہی جو خاک ہیں باوجود
 حضور ہمیکس کے اور وی تنگی جہال نہیں کہ اپنی جان بچا دیں (۲۸) ایک شہر ہوگی جو
 اوسکی نبد کی کینگر وہ خداوند کی ایک شہت گنی جائیگی نہ نامون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی بیان میں پہلی باب میں معلوم ہو چکا ہے کہ میرے اشارت حضرت علیؓ کے ساتھ علیہ وسلم کی ہی اور حضرت
نام پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی اب شرح و سون بالعبور کی ضرورت ہی نہیں ہوتی اور
شرف میں سورہ حج میں فرمایا: وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصالحات لیستخلفنہ فی الارض
کما استخلف الذین من قبلہم و لیکن ہم و بنیہم الذی ارتضیٰ لہم و لیسب لہم من بعدہم انہم لعلیہم
لا یشکون فی شئ و من کفر بعد ذلک فاو لئک ہم الذین استحقوا ترجیرہ و عدہ و یا اللہ فی جہنم
تہم لیسب لہم لانی ہن اور کئی ہن نیک کام اللہ شہر حاکم کرے گا ان کو مالک میں جیسا حاکم کیا تھا
اونسی اگلوں کو اور جہاد یگا اونکو دین اونکا جو پسند کرے یا اونکو اوروں کو اونکو اور کی بدل
اس میں نئی کی کرے گا شریک نہ کرے گا کوئی اور جو کوئی نا شکر کی پکڑا اس سے سو گنہ گار ہوں گے اور اس قدر کہ پیدہ وعدہ ہی
جو اس زبور میں منقول ہے اور میرے عینہ گو یا کہ ترجمہ زبور مذکور ہی لیکن سبب تفسیر اکثر
کی استقریٰ فرق ہو گیا ہے درس (۲۱) ہی شرح ہی اور فرمایا وی جو حلیم ہیں کہ پیغمبر
اور میرے ہو گئے وی جو خداوند کی طالب ہیں اسکی شالیہ کر تے ہیں اس درس میں خلافت
کا ذکر کیا اور مقصود اس سے یہ کہ خلافت مہاجر مہاجرین میں ہی ہوگی اور قرآن مجید میں
ارشاد فرمایا و من یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مہاجرین کثیرا و سعة اور مال اللہ ہونے
مہاجرین اللہ اور مہاجرین ہی فتوحات انہی اور نعمانی الہی بر حمدہ و ثناء الہی بجا الایات فی درس
(۲۲) ساری جہان کو سرسرا دے اور یگانہ چین رسالہ عامہ خیر الرسل کا بیان اور مقصود بیان
خلافت عام ہی درس (۲۳) کہ سلطنت خداوند کی ہی قوموں و زمینوں کی
ہی گو یا کہ ترجمہ لیستخلفنہ فی الارض کا ہی اور خلافت نبوت سلطنت خداوند کی ہی
یور اور انشعبت کی موافق جب عمل ہو گا تو یا کہ وہی حاکم ہی درس (۲۴) دنیا کی ساری زمین
کما و لیسب لہم و بنیہم الذی ارتضیٰ لہم کا ہی اور سب ہی جو خاک میں ہیں اس
حضور حبیبین اور جو خلیج حلال نہیں کہ اپنی جان بچاویں گو یا کہ لیسب لہم من بعدہم انہم
کو ترجمہ ہی اور بنیہم و بنیہم کا بیان اور درس (۲۵) ایک سال ہوگی جو اسکی نبی کی کرے گی

[illegible]

کتاب رساله اخبارات محمدری بر مبنای سنج انوار حسین صاحب تسلیم سوسوانی محمد فیضیه

حمد رب العالمین که در محراب خورشید غنمت خود را بطریق تو افاضت تاج الکلام است و نعمت خاتم النبیین که در محرابی انوار از کبریا
لوی عزتش بر اوقات مزلج الاسلام است - تجرید بیاض کبار که خالق عالم در توبیت بیادشان چهره آنگاه که در
ایقانست و منقبت آل انبیا که بپوشان دوره اتساع رقم ساخت حریر بار نومی ایمانست - در صورتی معنی بود را
و انور عیان و ندان سپید - که شرح تفصیل این مزلج از حد مرتبه قیاس متجاوز است که طلاقات تقریر و طاعت تحریر در کتاب
یکی از هزار عاجز - اگر غور بدو کاری کند و فکر بخواری - اینجا گرم خروشی بهیود بهیود و خاشوشی عین صفات گویان
ایا بعد نرم اسرار کج زبانی محمدری انوار حسین تسلیم سوسوانی - دست را آشنای خامه سیازد و خامه را میل خنجر آینه
که از همه حسن الظاهر و بدنی دارد و بی پوی معنی شنیدنی دارد و حاصل مدعا ایمانست که این سلاخ خیرینی دارد و در این
سیمت انجام وزمانه فین التیام - سیاح و ابله اغتیا سیاح محمدری افصاحت منشاخ خزانه سلاطین صبا کاشانه مشافهت التفتین
فخر المتانیرین - قبله اصحابین کویله بالیقین - نور ناصیه علم قره باهره حلقه قدود متشرعین اسوه متبوعین - سر بانه
تسلیم و رقتا - روح روان جسم حیا و وفا - عالم با عمل فاضل فی بدل میل بستان نوع و اصول به وانه معقول و معقول
محقق بی عدیل - مدقق بی مثیل - حاوی علم جامع مفهوم - کاشف مشکلات عقیده فلاح مخلوقات لقلیده محو چرخ خبر داری
مکرز دایره و پشیمانی رعین فرزند فطانت ابوالاباطات محمدری هر اسم سنت مدخیر الامام میل بیدک انوار کبار اسلام - و انا
رموز سیدی دیک مولانا دانا بارجم الهی که سینه سینه اسن از بر تو جمال الهی جلوه و طوبست و مدینه دل و اواز متاع عشق محمدری
معمور نقش پیش عینک چشم آینه پشیمان و حرف حق نمایان باز آید تا بالبال کوشان سار حمت ابوب مقالت بر اتساب و توفیق
رسالت ختم السیرین بلقیه و محراب حبه اللعان لایبیل یعنی از اخیل فی مکلف لقص و بی تکلیف تویل لستو و کی مستغیا بیان محمودی
معانی نوشته و بساط تصنیف که بخار کسانست که دست در نوشتند و خندند و مناد افروزی داد و او کمال از سیاحت نگذشتند
نقیب توحید از حیرت اخذند و آسرونی بر در روش کوشی نه تا - در زبان دایک نیک است عا سلیس لاجواب تا لیف این کتاب
نه کار انسانی است بلکه محض فضل نزدانی - اگر انوار محمد صادق خوش کجاست و اگر دعا و خاتم النبی (ص) شریک است اگر از کوا
و جلال رسول (ص) نامش هم حق تعالی است و اگر با هم در (مناظره و جلیب) گویم محرم است اسود از لطف حور و بیاضی چهره آن غلام سیاه
و عفا شود و بیعین از جلوه بی عمره - از انرا که قصه مخفی بهیچیکه این کیفیت است که بیایستد نیز آید تدوین و آواز او در بار سوسو
خبر از دست انداز صاحب سیرت و تقیین بم الفت شایان میگرد و اوقات نشانی در منا اتفاق گویند نظریه کجا خبری سخا و عا شریک
ستود که در حق انشای نهاده نشی شعر و ملاطیبه انوار الافراد که بیشتر از بیشتر یک بیشتر از بیشتر انوار است و در کار هم از
با عا نظایق از کمال لقا که سیمه که در خا او داده پیش می آید در شاعت علوم بی اتمام آمو سلا می چاکه باستی را نشانند است
بنا بخد و خیر کمال محمدری از حد و بیان نظم خیره که سلاوه یکا اندیشی و از ان کیشی بر این کمال است شرح و بساط و خوش طبعی
که حرفی از دوزخی لفظ از کمالی بر دوازده ایتمه پانزاد با بیایستد نموده و درین سنی مستحق قرون انوار منش خود اندک کار و از دوزخ و از
المنیر و مقام خیر انجام ختم کلام میرانم و بر کاشا بدین صنفه صنفه جامی اندازم باغشال بر دوازده کمالی به شد و طایفه از انوار و دم نایب تسلیم

ردیف	نام کتاب	مضامین کتاب	ردیف	مضامین کتاب
۱	ریب پھر	۳۵ سوال و جواب لطیف -	۵۶	دوسری شریعت مذاہب
۲	شہدائے کتاب	۳۶ سوال و جواب لطیف در بارہ	۵۷	تیسری شریعت مذاہب
۳	انصاف الیہم در تہذیب	۳۷ ماجرہ علیہا السلام	۵۸	چهارم شریعت مذاہب
۴	کرمیت جوت کہ بیان میں	۳۸ تیسری دلیل بشارت شریف	۵۹	پنجم شریعت مذاہب
۵	دوسری فصل خبر جوت کہ بیان میں	۳۹ بشارت پطر سب	۶۰	ششم شریعت مذاہب
۶	تیسری فصل خبر جوت کہ بیان میں	۴۰ سوال و جواب لطیف -	۶۱	ہفتم شریعت مذاہب
۷	سوال و جواب لطیف در باب بشارت	۴۱ بیان مباحثہ سنی و فہمی	۶۲	آٹھم شریعت مذاہب
۸	بشارت الیہم رسالت کہ جوت میں	۴۲ سوال و جواب لطیف -	۶۳	نہم شریعت مذاہب
۹	ایضاً فصل اول میں بیان کہ اسما جیل	۴۳ سوال و جواب لطیف در بارہ	۶۴	دسویں شریعت مذاہب
۱۰	علیہ السلام کی اولاد کی بیابا ہونا	۴۴ حفظہ رسول الہی علیہم السلام	۶۵	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۱۱	ایک سو و پچاس کتابت -	۴۵ بشارت بیان لطیف ثبوت حفاظت	۶۶	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۱۲	ایک سو و پچاس بشارت الیہم کہ بیان میں	۴۶ رسول الہی کے بیان میں	۶۷	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۱۳	دوسری دلیل بشارت قویہ جوت میں	۴۷ جوتی دلیل بشارت جوت میں	۶۸	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۱۴	بیان لطیف عنہ و اسما کی مبارک	۴۸ دوسری فصل الیہم قیداری	۶۹	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۱۵	محمد و اچہ صلی اللہ علیہ وسلم	۴۹ جوتی بیان میں	۷۰	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۱۶	سوال و جواب بشارت اسما جیل	۵۰ دلیل اول بشارت جوت میں	۷۱	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۱۷	اسما جیل میں	۵۱ دلیل اول بشارت جوت میں	۷۲	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۱۸	بشارت مہمہ	۵۲ دوسری دلیل بشارت جوت میں	۷۳	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۱۹	شہدائے کتاب	۵۳ بشارت لطیف -	۷۴	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۲۰	شہدائے کتاب	۵۴ بشارت مہمہ	۷۵	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۲۱	شہدائے کتاب	۵۵ بشارت مہمہ	۷۶	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۲۲	شہدائے کتاب	۵۶ بشارت مہمہ	۷۷	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۲۳	شہدائے کتاب	۵۷ بشارت مہمہ	۷۸	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۲۴	شہدائے کتاب	۵۸ بشارت مہمہ	۷۹	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۲۵	شہدائے کتاب	۵۹ بشارت مہمہ	۸۰	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۲۶	شہدائے کتاب	۶۰ بشارت مہمہ	۸۱	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۲۷	شہدائے کتاب	۶۱ بشارت مہمہ	۸۲	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۲۸	شہدائے کتاب	۶۲ بشارت مہمہ	۸۳	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۲۹	شہدائے کتاب	۶۳ بشارت مہمہ	۸۴	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۳۰	شہدائے کتاب	۶۴ بشارت مہمہ	۸۵	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۳۱	شہدائے کتاب	۶۵ بشارت مہمہ	۸۶	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۳۲	شہدائے کتاب	۶۶ بشارت مہمہ	۸۷	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۳۳	شہدائے کتاب	۶۷ بشارت مہمہ	۸۸	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۳۴	شہدائے کتاب	۶۸ بشارت مہمہ	۸۹	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۳۵	شہدائے کتاب	۶۹ بشارت مہمہ	۹۰	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۳۶	شہدائے کتاب	۷۰ بشارت مہمہ	۹۱	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۳۷	شہدائے کتاب	۷۱ بشارت مہمہ	۹۲	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۳۸	شہدائے کتاب	۷۲ بشارت مہمہ	۹۳	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۳۹	شہدائے کتاب	۷۳ بشارت مہمہ	۹۴	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۴۰	شہدائے کتاب	۷۴ بشارت مہمہ	۹۵	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۴۱	شہدائے کتاب	۷۵ بشارت مہمہ	۹۶	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۴۲	شہدائے کتاب	۷۶ بشارت مہمہ	۹۷	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۴۳	شہدائے کتاب	۷۷ بشارت مہمہ	۹۸	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۴۴	شہدائے کتاب	۷۸ بشارت مہمہ	۹۹	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب
۴۵	شہدائے کتاب	۷۹ بشارت مہمہ	۱۰۰	ایک سو و پچاس شریعت مذاہب

ردیف	مضامین کتاب	مضامین کتاب	مضامین کتاب	مضامین کتاب	
۱۱۹	بیان حسن احمدی -	۱۲۳	بیان باتون مبارک کا -	۱۵۱	بشارت باب ۵۲ و ۵۹ و ۶۰
۱۲۰	بیان قامت مبارک -	۱۲۴	بیان شکم مبارک کا -	۱۵۲	باب ۵۵ صحیفہ مذکور -
۱۲۱	بیان عظیم جسم مبارک -	۱۲۵	بیان نری شکم مبارک کا -	۱۵۳	بیان نام مبارک احمد
۱۲۲	بیان راستی قامت مبارک -	۱۲۶	بیان سفیدی شکم مبارک کا -	۱۵۴	بشارت فاطمہ
۱۲۳	بیان سر مبارک -	۱۲۷	بیان ناف مبارک کا -	۱۵۵	ذکر لقب شریف مصطفیٰ -
۱۲۴	بیان موی سر مبارک -	۱۲۸	بیان لطیف سر و کفایت کا -	۱۵۶	باب ۳۲ صحیفہ یسعیاہ -
۱۲۵	بیان کبیت موی شریف -	۱۲۹	بیان سببی شکم مبارک کا -	۱۵۷	باب ۳۲ صحیفہ یسعیاہ -
۱۲۶	بیان کیفیت راستی و تزکیہ -	۱۳۰	بیان شق صدر کا -	۱۵۸	ذکر اسم شریف و جید -
۱۲۷	موی شریف -	۱۳۱	بیان موی مبارک اعلیٰ صدر -	۱۵۹	بشارت و حیدر زبور ۳۲ -
۱۲۸	بیان رقت رسول اعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم -	۱۳۲	بیان ساق مبارک کا -	۱۶۰	دوسوین فضل اس بیان میں کرکچی
۱۲۹	بیان رنگت موی شریف عالم صلی اللہ علیہ وسلم -	۱۳۳	بیان ٹخن مومدی صلی اللہ علیہ وسلم -	۱۶۱	رسالت عام ہوگی -
۱۳۰	بیان سفونیت سر کربان کبریا کا -	۱۳۴	بیان نام مبارک محمد کا -	۱۶۲	بشارت طالعوی -
۱۳۱	بیان کوشش شریف عالم پیری -	۱۳۵	شفا و ولادت و زمان ولادت کا بیان -	۱۶۳	اگر بارہویں فضل اس بیان میں کرکچی
۱۳۲	بیان انکھون مبارک کا -	۱۳۶	تنبیہ	۱۶۴	آپ خاتم النبیین پہن بگے -
۱۳۳	بیان بینی مبارک کا -	۱۳۷	بیان چہرہ نبوت -	۱۶۵	بشارت و حجر زاہدہ قصہ نبوت -
۱۳۴	بیان خیر و اعلیٰ محبوب الہی کا -	۱۳۸	بیان خوشبوی جسم مبارک -	۱۶۶	بارہویں فضل اس بیان میں کرکچی
۱۳۵	بیان لبون مبارک آنحضرت کا -	۱۳۹	فونین فضل نامون مبارک کا بیان -	۱۶۷	نہادیب عالم کا حکم ہوگا -
۱۳۶	بیان مبارک محبوب الہی کا بیان -	۱۴۰	بیان نام پاک محمد -	۱۶۸	بشارت حسینہ زبور ۲۵ -
۱۳۷	بیان گردن شریف -	۱۴۱	بشارت بزناہ -	۱۶۹	بشارت صحیحہ -

۱۲۸۰ بیان غزوہ خیبر ۲۰۱
 ۱۲۸۱ بیان غزوہ خیبر ۲۰۲
 ۱۲۸۲ بیان غزوہ خیبر ۲۰۳
 ۱۲۸۳ بیان غزوہ خیبر ۲۰۴
 ۱۲۸۴ بیان غزوہ خیبر ۲۰۵
 ۱۲۸۵ بیان غزوہ خیبر ۲۰۶
 ۱۲۸۶ بیان غزوہ خیبر ۲۰۷
 ۱۲۸۷ بیان غزوہ خیبر ۲۰۸
 ۱۲۸۸ بیان غزوہ خیبر ۲۰۹
 ۱۲۸۹ بیان غزوہ خیبر ۲۱۰
 ۱۲۹۰ بیان غزوہ خیبر ۲۱۱
 ۱۲۹۱ بیان غزوہ خیبر ۲۱۲
 ۱۲۹۲ بیان غزوہ خیبر ۲۱۳
 ۱۲۹۳ بیان غزوہ خیبر ۲۱۴
 ۱۲۹۴ بیان غزوہ خیبر ۲۱۵
 ۱۲۹۵ بیان غزوہ خیبر ۲۱۶
 ۱۲۹۶ بیان غزوہ خیبر ۲۱۷
 ۱۲۹۷ بیان غزوہ خیبر ۲۱۸
 ۱۲۹۸ بیان غزوہ خیبر ۲۱۹
 ۱۲۹۹ بیان غزوہ خیبر ۲۲۰